تحفۂ جوبلی

جس میں ملکہ انگلستان و قیصرۂ ہند معظمہ [illegible] دام اقبالہا کے کامل

حالات [illegible] و واقعات تاریخی [illegible] جشن جوبلی [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے [illegible]

مصنف

منشی عبد الکریم مدرس [illegible] پیشکار انجمن [illegible]

[illegible] منشی حاجی غلام محمد صاحب [illegible]

بنام نامی

عالیجناب معلی القاب انجم خدم صاحب سیف و قلم برجیس طلعت

جم حشم مشتری منزلت خورشید ثیاب قمر رکاب استظہار اسلام

والمسلمین رافع لوائے دین متین عالیجاہ والا مراتب سپہر منصب

نواب سیدی احمد خان صاحب بہادر

فرمان فرمائی

جزیرہ حبشان خلد اللہ ملکہ و ریاستہ کی خدمت سراپا برکت میں

بسعی ترقی علوم ارسطو تدبیر آصف تحریر وزیر خاص

مشیر با اختصاص ... دولت مظہر عالی مراتب

خان بہادر مرزا عباس بیگ صاحب بی اے

دام مجدہ

بیادگاری جشن جوبلی جناب نوشابہ زمان ہمائے دوران

ملکہ معظمہ انگلستان قیصرہ ہندوستان وکٹوریہ دام اللہ

کتاب فیض انتساب تحفہ جوبلی ... عبد الکریم

... حاجی غلام محمد ... باجازت ...

... این ...

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

فہرست مضامین تحفہ جیوبلی

فہرست [illegible] تحفۂ جیوبلی

تصاویر

کتاب تحفۂ جوبلی

منیجر اُردو وانسٹرکٹر آفس واقع کھوکا بازار بمبئی کے علاوہ کتب فروشان مرقومۂ ذیل کی دکان سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے

نمبر	
۱	قاضی عبدالکریم و رحمۃ اللہ صاحب کولسہ محلہ بمبئی
۲	شیخ نورالدین جیوا خانصاحب بھنڈی بازار بمبئی
۳	علی بھائی شرفعلی صاحب بھنڈی بازار بمبئی
۴	قاضی اسماعیل و عبدالشکور صاحب بھنڈی بازار بمبئی
۵	یوسف علی کریم جی صاحب بھنڈی بازار بمبئی
۶	عبدالحسین ملاولی جی صاحب بھنڈی بازار بمبئی
۷	شیخ داؤد مجلد بھنڈی بازار بمبئی

۶۹۲۱
تحفہ ۱۹۵۸



اِس عہد حکومت میں تیری شاہنشاہ　　کیا ظلم کو ہے دخل نعوذ باللہ
شیشے کا اگر طاق ہی رپیتے ہے پا　　پتھر سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ

باب اوّل در کیفیت جیوبلی:

توضیح وجہ تسمیہ جیوبلی: جیوبلی. Jú-bi-lee یہ اصل عبرانی لفظ ہے - عبرانی زبان میں یوبل. Yobel میش اور شاخ میش کو کہتے ہیں اور اُسی سے بوق یا بوق بجانا مراد لی ہے: بنی اسرائیل میں یہ قدیم رواج تھا کہ جو بادشاہ صاحب تخت و تاج پچاس سال تک جلوس فرما رہتا تھا

مخفی نرہے کہ لفظ جیوبلی کے اوّل حصّے پر کسرہ ہے - اور جو صاحب اخیر پر زور دیکر جوبِلی پڑھتے ہیں سو محض غلط ہے: اسے عورت ملکہ وکٹوریہ کے لیئے بالاتفاق قیصر ہند کا خطاب مقرر ہوا ہے: پس تائے تانیث بڑھا کر قیصرہ لکھنا فضول ہے:

تو علی العموم تمام رعایا کو اسکی خوشی اور جشن کا اعلان بذریعہ بوق دیا
جاتا۔ اور سب چھوٹے بڑے خوشی مناتے ۔ تمام قیدی آزاد ہوتے
قرق کی ہوئی املاک اُنکے مالکوں کو بخش دی جاتی محصول زمین کا معاف
ہوتا قرض خواہوں کا دین سرکاری خزانے سے ادا کیا جاتا اور مقروض
سب بری الذمہ ہو کر بادشاہ وقت کے حق مین دعای خیر کرتے اور
تمام قلمرو مین اِس مصرع کا مضمون صادق سمجھا جاتا **مصرع**
روز نوروز ہی اور شب ہی شب عید اپنی ۔ ازبسکہ اس پچاس سالہ
جشن کا اعلام جیوبل یعنے بوق کے توسط سے دیا جاتا تھا ۔ بنا برین
اُسکا نام جیوبلی معین ہوا ۔ ہمارے یہان صاحب قرانی کا لقب
جیوبلی کے محل پر بر تین تو شاید بیجا نہو ۔ کیونکہ حضرت ابوالمظفر جلال
الدین محمد اکبر بادشاہ اور حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
اعظم نعمہ تر بتہما المسک والعبیر نے تخت ہند پر پورے پچاس
پچاس برس سلطنت کی اور پچاس سال تک وہ سریر آرا رہے
بنا برین صاحب قران کا لقب انکے لیئے نہایت زیبا تھا ۔ مدت
قرن بروایت مختلف بعض کے نزدیک سو برس اور بعض کی راے
مین پچاس سال بلکہ بعضون نے تیس برس بھی بیان کیئے ہین ؛

یہان جیوبلی سے مراد

اس جیوبلی کے جشن کا رواج اقالیم عرب وعجم مین مطلق نہین ہے۔ صاحبان انگریز نے بنی اسرائیل کے قدیم رسم کا تتبع کیا ہے اور یہان جیوبلی سے مراد ہماری قیصر ہند ملکہ انگلنڈ مدظلہا کی پچاس سالکی ریاست کی خوشی کا جشن ہے۔ سال حال یعنے ۱۸۸۷ عیسویہ مین ماہ جون کی بیسوین تاریخ کو ہماری قیصر ہند معظمہ مکرمہ ملکۂ انگلنڈ کی تخت نشینی کو برابر پچاس سال پورے ہو جائینگے۔ لہذا اکیسوین تاریخ کا روز کلھم برطانیہ مین جشن جیوبلی کے لیئے قرار پایا ہے اقلیم ہند کی تمام رعایا نے بباعث ناموافقت موسم۔ روز معینہ حقیقی سے کوئی چار مہینے پہلے یعنے ۱۶ وین ۔ ۱۷ وین فیبروری کو رسومات جشن جیوبلی بڑے کروفر اور شان وشوکت اور تجمل وجوش دلی وخرمی کے ساتھ۔ مانند نوروز شاہنشاہی ادا کیئے اس عالم افروز عشرت کی کیفیت جو ابھی ہماری نظر مین پھر رہی ہین۔ اسکا مختصر حال انشاء اللہ تعالی انگلستان کی حقیقی جیوبلی کے حالات کے ساتھ اس تحفۂ جیوبلی کے اخیر مین بیان کیا جائیگا۔

انگلنڈ مین کس کس بادشاہ کی جیوبلی ہوئی

اب یہان اسقدر کہنا بس ہے کہ انگلستان کی

دشمن پہ ظفر تجھے ہو شاہا ہر دم
اعدا کی صفیں رہیں ہمیشہ برہم



رہتی ہے یہ بندہ کی دعا میں دن رات
ہو زیر نگیں تیرے تمامی عالم

باب دوسرا قیصر کی اوائل عمر کی حالات مین ؀

روز ولادت قیصر

تاریخ ۲۴ وین ماہ مے ۱۸۱۹ کو صبح کے سوا چار بجے ملکۂ گریٹ برٹن وایرلنڈ اور قیصر ہند الکزنڈرینہ وکٹوریہ لنڈن کے کینسنگٹن محل مین مانند آفتاب جہانتاب کے۔ برج حمل سے نکلکر جلوہ افروز عالم ہوئین جنہین بفضل خدا ۶۸ وان سال جاری ہے ؀

والدین قیصر

والد اس ہونہار قیصر کے ڈیوک آو کینٹ Duke of Kent بادشاہ جارج ثالث کے چہارم فرزند تھے۔ والدہ انکی شہزادی وکٹوریہ میری لوئزا Victoria Mary Louisa ڈیوک آو کوبرگ Duke of Coburg کی دختر۔ اور شہزادہ لیوپولڈ Leopold جو بعد ازین بادشاہ بلجیم Belgium ہوئے۔ انکی ہمشیرہ یعنی شہزادی وکٹوریہ میری لوئزا یعنے ہماری قیصر کی والدہ کا پہلا نکاح پرنس لننگجن Leiningen سے ہوا تھا۔ اور شہزادہ مذکور کی وفات کے بعد دوسرا نکاح ڈیوک آو کینٹ Duke of Kent سے ہوا یعنی فقط یہی ایک دختر مشہور جہان قیصر ہندوستان پیدا ہوئین ؀

قیصرہ کا ملکہ ہونا شروع مین امر محال تہا

الغرض اس ہونہار ملکہ جہان و جہانیان صاحب قران کی پیدایش کیوقت یہ خیال محال نظر آتا تھا کہ کسی روز انگلنڈ کی سلطنت پر سریر آرا ہوکے تمام عالم مین یہ اپنی سلطنت و ریاست کو وسعت دینگین ؛ اور ملکہ کے علاوہ قیصر بھی پکاری جائنگین ؛ اور جیوبلی کے جشن مین دنیا بھر کی قومین انکی خیر منائینگین ؛ کیونکہ قیصرہ کی پیدایش کے وقت اُن کے جد بزرگ جارج ثالث George III تخت سلطنت پر موجود تھے اور انکی بیندرہ اولاد تھی جنمین گیارہ تو فرزند ہی تھے ؛ لیکن مطابق اس قول کے کہ

شعر

ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال ؛
کاریکہ خدا کرد فلک را چہ مجال ؛

فقط اٹھارہ ہی برس کے عرصے مین تمام راہ استحقاق - خس و خاشاک داعیہ دارون سے صاف ہوگئین اور سوائے قیصرہ کے سلطنت برطانیہ کا کوئی حقدار وارث نہ ٹھہرا ؛

سرزمین انگلنڈ مین قیصرہ کا تولد ہونا ؛

۲۹ مے ۱۸۱۸ء مین جبکہ قیصرہ کے والد کا نکاح ہوا ؛ اسوقت وہ اور انکی بیگم دونون ملک جرمنی Germany کے شہر امربک Amorbach مین رہنے لگے ؛

جہاں قیصر کے سوتیلے باپ متوفی شہزادہ لیننگن Leiningen سکے رہنے کا محل تھا۔ جب قیصر کے پیدا ہونے کی اُمید بندھی۔ وہین ڈچیس نے اپنے خاوند کے حسب دلخواہ یہ بات کہدی۔ کہ اب اس بچہ کا سرزمین انگلستان مین پیدا ہونا انسب ہے۔ پس ڈیوک آو کنٹ Duke of Kent بڑی حفاظت سے اپنی حاملہ بیگم کو لنڈن کے کنسنگٹن Kensington محل مین لے آئے۔ حمل کی پوری احتیاط اُن کے مدنظر تھی۔ لہذا تمام راستہ اپنے ہاتھ سے گاڑی ہانکتے رہے۔ غرض لنڈن مین آنے بعد بیلگونی بڑی بڑی آنکھین اور خوب صورت شکل مین ہماری قیصر ہند پیدا ہوئین

شعر

اُنہین دیکھہ طفلی مین کہتی تھی دایہ ::
یہ لڑکی طرحدار پیدا ہوئی ہے ::

چہرے سے جنکے شکوہ شاہنشاہی پیدا تھا اور مشابہت انگریزی خاص الخاص طور پر ہویدا۔ قیصر کی ولادت کے وقت گویا ہاتف غیبی کی یہ ندا تھی۔ مصرع

فتح خواہد شد ازین دُخت قلمروے چند

قیصر کا نام و اصطباغ ولادت سے برابر ایک ماہ بعد قیصر ہند کو اصطباغ دیا گیا Baptism دینی باپ اُنکے شاہنشاہ روس مقرر ہوئے ۔ اور اُنہین کے نام پر پہلا نام قیصر کا الگزانڈرینہ ٹھہرا اور دوسرا نام قیصر کے جد بادشاہ وقت کے نام پر جارجینہ Georgina تجویز ہوا تھا ۔ مگر ولیعہد سلطنت جو اسوقت موجود تھے ۔ انہون نے قیصر کی والدہ کے نام پر دوسرا نام وکٹوریہ Victoria معین کیا ۔ اگرچہ قیصر کے والد نے الزبتھ Elizabeth نام تجویز کر رکھا تھا ۔ جو تمام انگریزونکو دلسی پسند ہو لیکن اپنے بڑے بھائی ولیعہد کے روبرو کچھ بن نہ پڑی اور بالاتفاق الگزنڈرینہ وکٹوریہ نام تسلیم کیا گیا ۔ قیصر کے تمام اہل جرمن قرابتی اُنہین محبت سے

دہی لٹل می فلاور



اُنہین دیکھ طفلی مین کہتی تھی دایہ ؛ یہ لڑکی طرحدار پیدا ہوئی ہے ؛

کہا کرتے تھے کیونکہ ولادت انکی ماہ مے مین ہوئی ہے ؛
اور مے فلاور کی معنی گل بہار یہ ہوتے ہین ؛

نام کے بابت قیصر کے والد کا

قیصر کے والد ڈیوک آو کنٹ Duke of Kent کے خاص قلم سے لکھے ہوئے سات خط شہر پارس Paris مین ۴۰۰ روپئے پر اندنون فروخت ہوئے ہین ؛ اُن مین سے ایک خط کا مضمون قیصر کے نام کی بابت ذیل مین ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے جو ۱۸ اگست ۱۸۱۹ء کو لکھا گیا ہے ؛ (قیصر کا پہلا نام انکے دھرم باپ (دینی پدر) شاہنشاہ روس Russia کے نام پر الگزنڈرنہ Alexandrina اور وکٹوریہ Victoria جس نام سے کہ وہ ہمیشہ مکان مین پکاری جاتی ہین وہ انکی عزیز والدہ کے نام پر اخیر نام ہے ؛ شباہت مین وہ اپنے والدین سے ملتی ہوئی ہین ۔ اُنکا منہ اور انکے بال جکلے آگے بڑھکے گہرے سیاہ ہونیکی توقع ہے ؛ وہ انکے والدہ کی نشانی ہے ؛ اور سب کوئی یہی کہتے ہین کہ انکی آنکھین اور ناک مجھسے مشابہ ہین ؛ ابھی کل ہی انکی ولادت کا بارھوان ہفتہ تمام ہوا ہے مگر ظاہر مین وہ کوئی پانچ مہینے کی بڑی اور زورآور نظر آتی ہین ۔ اور دانت نکلنے کے آثار بھی سب

عیان ہین ۔

چیچک کا ٹیکا ۔

کہتے ہین کہ تمام شاہی خاندان مین قیصر
پہلی شہزادی ہین ۔ جنھین انکے سال ولادت کے اگست
مہینے مین چیچک کا ٹیکا لگایا گیا ۔

قیصر کی طلسمی زندگی

قیصر کی زندگی کو مورخین یوروپ Charmed
life طلسمی زندگی کہا کرتے ہین ۔ کیونکہ انکے سال ولادت
کے اخیر انکے والدین ان کو تبدیل ہوا کے لیئے لنڈن
London سے باہر لے گئے ۔ اور سِڈ موتھ Sidmuth نامی
گانو کے ایک جھونپڑی مین مقام کیا ۔ اتفاقاً اُس جھونپڑی سے
قریب ہی ایک لڑکا بندوق سے پرندہ کا شکار کر رہا تھا کہ
دفعتاً ایک گولی دریچے کو توڑ کے اندر آئی اور قیصر کے
سر کے قریب سے نکل گئی ۔ یہ پہلا حادثہ ہے جو قیصر کو
اپنے گہوارے مین گذرا ۔ اور اُس کے بعد اکثر ایسے جان
ستان حوادث گذرے ہین ۔ اُنکا ذکر موقع موقع پر بیان
کیا جائیگا ۔ غرض ہر وقت خدا ہی انکی جان کا نگہبان رہا ہے
اسی باعث اُن کی زیست نے طلسمی زندگی کا لقب
پایا ہے ۔

قیصر کا دانت نکلنا اور دودھ بڑھایا جانا

قیصر کا پہلا دانت چھٹے مہینے مین نکلا اور ساتوین مہینے کی شروع سے دودھ اُنکا بڑھایا گیا ۔

قیصر کی والدہ کا اتحاد

قیصر اپنی والدہ کو اتنی پیاری تھین کہ برابر دس سال تک وہ اپنی والدہ کے بستر سے الگ نہوئین بلکہ خاص قیصر کی والدہ ہی اُن کو اپنے سینہ سے دودھ پلاتین نہلاتین اور کپڑے بھی اپنے ہاتھ ہی سے درست کرتین ۔

قیصر کے والد کا انتقال

اس شیرخوارہ قیصر کی ولادت کو ابھی پورے آٹھ مہینے نہین گذرے تھے کہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء کو دفعتاً فلک ناہنجار نے اُس دُرِ یتیم کو بے پدر کر دیا ایسے ہردلعزیز شہزادے کے گذرنے کا غم رعایای انگلستان کے دلمین ایک عرصے تک باقی رہا ۔ الغرض ڈیوک آو کنٹ Duke of Kent کی وفات کے بعد ڈچس آو کنٹ Duchess of Kent والدۂ قیصر نے اپنے برادر حقیقی شہزادۂ لیوپولڈ Leopold کو اپنے پاس بلوالیا اور پھر قیصر اپنے عموی صاحب کی کفالت مین نہایت چاؤ چونچلے سے پرورش پانے لگین ۔

والد کی دعا

اگرچہ متوفی ڈیوک آو کنٹ Duke of Kent

کو اپنی دختر بلند اختر کی آئندہ رفعت کا ایک شمہ بھر بھی گمان نہین تھا۔ تاہم مصرعہ سالے کہ نکوست از بہارش پیدا۔ اس مثل کے مطابق اس ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ دیکھکے بعض اوقات آپ اس شیرخوارہ وکٹوریہ کو ہاتھون پر اٹھاکے دوستون کے روبرو صدق اعتقاد سے یہ کہا کرتے کہ دیکھو کسی روز یہ انگلستان کی ملکہ بنیگی سچ ہے کہ والدین کے کلام بشارت فرجام فرزندون کے حق مین کبھی کبھی شرف قبولیت کا کام کرجاتے ہین۔ دیکھئے کہ یہ والدین کی دعا کی برکت ہے۔ گو کہ اُسوقت یہ امر غیر ممکن معلوم ہوتا تھا۔ شان ایزدی ہے کہ وکٹوریہ کس عرصہ قلیل مین ملکہ بن گئین اور ملکہ بھی ایسی کہ تمام پادشاہان انگلستان پر سبقت لے گئین۔ انہین کے قدم کے طفیل برطانیہ کی عملداری کرہ زمین کے چارون جوانب مین اسقدر وسعت پاگئی کہ آپ پادشاہ چہارم فلک بھی جو بیس[24] گھنٹے ان کی عملداری پر شعاع فگن رہنے لگا۔ انہین کی اقبال مندی ہے کہ ہندوستان صاحبان انگریز کے ہاتھ آیا جسے وہ یوروپ کے گریٹ پاورز بڑے سلاطینون مین

اور انہیں پاس وفور عنایت وخوش نصیبی اہل ہند خطاب قیصر ہند قبول فرمایا ہے

قیصر کے والد کی مذہبی دلسوزی

ڈیوک آف کنٹ کی مذہبی دلسوزی کی بابت ایک پادری صاحب یون بیان کرتے ہین کہ : مجھے ڈیوک صاحب کے مکان مین جانے کی اجازت تھی ؛ اور اکثر مین اُنکے یہان جایا کرتا تھا ۔ ڈیوک کی وفات کے چند روز پیشتر کا ذکر ہے کہ مین انکی ملاقات کو گیا اور جب رخصت ہونے لگا تو وہ بولے کہ اب معلوم نہین پھر کب ملاقات ہوگی ۔ پس ذرہ تکلیف لیکر میری دختر کو دیکھ لیجئے اور اُسکے حق مین دعاے خیر کیجئے پادری صاحب کہتے ہین کہ مین اُنکے ساتھ قیصر کے گھوڑے کے پاس گیا اور یہ دعا کی کہ ۔ تیری عمر کی ساتھ تیری عزت بھی بڑھتی جائے اور خدا کا لطف اور آدمیون کی مہربانی تیری شامل حال رہے یہ کہہ ہی چکا تھا کہ جھٹ قیصر کے والد لفظ آمین بڑے زور سے پکار اُٹھے ۔ اور پھر کہنے لگے کہ آیا تم یہ نہین کہتے کہ ۔ دَور اسکا رونق دار ہو ۔ اور جو جو مشکلین اُسکی والد کی پیش آئی ہین وہ اس سے دور رہین اور

ہمیشہ ظلِ الٰہی اُسکی سر پر رہی ۔ یہ بھی دعا مانگی گئی ۔ اور شاید وقت قبولیت کا تھا کہ ایک ایک لفظ اُسکا درجہ اجابت کو پہنچ گیا ۔

قیصر کے والد کے انتقال کی

قیصر کے والد ڈیوک اوکینٹ کی موت کا سبب حکمای یوروپ خود انکی غفلت بیان کرتے ہین ۔ حال یہ ہی کہ جسوقت سدموتھ مین اپنی بیوی اور قیصر کے ہمراہ تبدیل ہوا کے لیئے گئے ہوئے تھے اسوقت ڈیوک ایک روز سیر کے لیئے بڑی دُور نکل گئے اور جب مکان پر لوٹ آئے اُسوقت اُن کو حکمت نظری کے قاعدہ کے موافق جوتے بدلنا ضرور تہا مگر نہ بدلے اور انہین سرد پانون سے جو لوگ منتظر تھے اُن سے ملاقات کرنے مین سرگرم رہے ۔ بعد اُس کے اُس قیصر کے پاس جا کر اُس گل بہار یہ کا شگفتہ چہرہ دیکھہ دیکھہ دیر تک برنگ گل کھلا کر ہنستے اور ہنسی خوشی کے ساتھہ اُن سے باتین کرتے رہے ۔ آخر کار سردی کے غلبے نے سینے تک اپنا اثر پہنچایا اور دفعتاً بخار چڑھہ آئی اگرچہ لندن سے فوراً حکما بلوائے گئے ۔ لیکن سچ ہے بیت

چون قضا آید طبیب ابلہ شود ؛ ہر دوا کش پیش او گرہ شود ؛

کوئی دوا کارگر ہوئی دس روز کے بعد یکشنبہ کی صبح ۲۳ جنوری ۱۸۲۰ء کو اسی سدموتھ مین اپنی عمر کے ۵۳ وین سال مین راہی ملک بقا ہوئے:

قیصر کے جد کا انتقال اور بڑے چچا کا بادشاہ ہونا

ماتم سخت یہ ہوا کہ جس روز یہ ماتم گسار ڈچس آو کنٹ ۔ قیصر کو لیکر سدموتھ سے لندن کے کنسنگٹن محل مین واپس آئے ہین: اُسی روز یعنی ۲۹ جنوری کو قیصر کے جد بزرگوار بادشاہ جارج ثالث ۸۲ برس کی عمر مین سلطنت جہان سے دست بردار ہوگئے۔ الغرض انکی جانے پر قیصر کے بڑے چچا بنام جارج چہارم بادشاہ بنے جو مدت سے ولیعہد سلطنت تھے۔ یہ شخص بابت ضعیف بصارت سے معذور یعقل کا خام تہا۔ حالت جنون مین اپنے محل کے کمرون مین دوڑا کرتا تخیلاتی پارلیمنٹ مین اڈریس دیتا خیالی لشکرونکا ریویو کرلیتا اور ہمزادونکا دربار آراہوتا۔

قیصر کے والد کے اوصاف

متوفی جارج ثالث کے گیارہ فرزندون مین قیصر کے والد ہی سخی مشہور تھے۔ اگرچہ پیسا انکے ہاتھ کم آیا کرتا تھا۔ لیکن اِدہر آیا اُدھر کار خیر مین صرف کردیا۔ اور یہی باعث تھا کہ آپ ہمیشہ معروض رہا کرتے تھے۔ سچ ہے

کہ:

بیت

قرار بر کف آزادگان نگیرد مال ؛
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال ؛

مطابق ضرب المثل علو ہمت ہمیشہ مفلس ؛ بیشک

کریما فراخ دست اندر درم نیست ؛ خداوندان نعمت را کرم نیست

رحم مصرع ہوتے ہین جو سخی وہی بھوکے بھی رہتے ہین ؛ ڈیوک آو یارک Duke of York کی نسبت ڈیوک او کینٹ نے ایک کروڑ اور چالیس لاکھ روپئے وظیفہ مین کم پائے ہین ۔ قیصر کے والد ہی بہ نسبت اور شہزادون کے زیادہ صحیح المزاج تھے آزاد منش اور بے تکلفی سے انکی طبیعت سراپا معمور تھی ۔ اور علاوہ اس کے شجیع خوش اخلاق اور رحم دل تھے ۔ ایک دفع آپ جبرالٹر (جبل الطارق) کے گورنر بھی معین ہوئے تھے مگر بھائیون کے رشک کے باعث ۔

ڈیوک آو کینٹ کے گذرنے سے

قیصر کی والدہ کی سوگواریاں

ان کی ڈچس کہا کرتین کہ اب مین بے سر اور یہ بچہ (قیصر) بے پدر ہوگیا ۔ اس ملک مین ہم محض اجنبی اور ناآشنا ہین ۔ اس ملک انگلستان کی زبان تک مجھے نہین آتی ۔ مین نے

اپنا ملک (جرمنی) اپنے خویش و اقارب اور اپنا کاروبار سب کچھ اپنی آئندہ کی بہبودی کے خیال پر ترک کردیا تھا ۔ ناسئے میں یہ کہا جاتا تھا کہ ہم ان ایسے اجنبی ملک میں آ کے ایسی بیکس و بیکس ہوجاؤنگی یا یہ جرمنی کے شاہی خاندان کی بیگم ۳۲ سال کی عمر میں دوبارہ بیوہ ہوگئیں ۔

قیصر کے والد کا وظیفہ

قیصر کے والد شہزادہ اڈورڈ Edward اپنے اکیسوین (۲۱) سال ڈیوک آو کنٹ بنائے گئے اور ۱۸۱۸ء میں جب کہ وہ کتخدا بنے اسوقت پارلیمنٹ سے اُن کیلئے ساٹھ ہزار روپیہ کا سالیانہ وظیفہ مقررہ پیشین پر زیادہ معین ہوا ۔ بدین شرط کہ خدانخواستہ اگر ڈیوک کا انتقال ہوجائے تو یہ وظیفہ انکی بیگم کیلئے قایم رہے ۔

ڈیوک آو یارک کی محبت

قیصر دوسرے چچا ڈیوک آو یارک کی شبیہ بعینہ قیصر کے والد متوفی کی سی تھی ۔ جب کبھی ڈیوک آو یارک اپنے بھائی کی ماتم پرسی یا کسی اور کام کے لئے آ جاتے ۔ تو وہین قیصر اُن کو اپنے والد حقیقی تصور کر کے بڑی محبت سے دونوں ہاتھ بڑھاتین اور ڈیوک کو بھی یہ حرکت انکی ایسی پیاری معلوم ہوئی کہ اوسکی محبت دلمین تاثیر کرجاتی

اور وہ نہایت دلسوزی سے قیصر کو اپنے سینہ سے لگا لیتے۔
اور مانند والد کے پیار کیا کرتے ۔

قیصر کی پرورش کے لیئے وظیفہ

بعداز وفات ڈیوک آو کینٹ ۔
قیصر کی والدہ کو خرچ اخراجات کی اکثر تکلیف ہونے لگی و
ایک تو متوفی ڈیوک کے قرضہ کی زیر باری اور دوسرے
آمدنی قدیمی اتنی نہ تھی جو ایسے شاہی خاندان والون کے
خرچ اخراجات کو کفایت کرے ۔ سلطنت پر اُسوقت قیصر
کے جد جارج ثالث تھے مگر دائمی علالت کے سبب
انکے ولیعہد پرنس ریجنٹ Prince Regent یعنی نائب سلطنت
کہلاتے تھے ۔ اور کل کاروبار ریاست اپنے ہاتھ سے چلایا
کرتے تھے اور قیصر کی ولادت کے نوویں مہینے مین اپنے
والد کے گذر جانے سے آپ بادشاہ بھی ہوئے لیکن انکو
متوفی بھائی کی بیوہ بیگم اور یتیم شہزادی قیصر کی پرورش
کا بہت کم خیال رہتا تھا ۔ آخرش ۱۸۲۵ء کے مئی مہینے مین جبکہ
قیصر نے چھٹے سال مین قدم رکھا ۔ تب قیصر کی پرورش
اور تعلیم و تربیت کے لیئے پارلیمنٹ سے ساٹھ ہزار روپئے کا سالانہ
مقرر ہوا اور پھر ۱۸۳۱ء مین ایک لاکھ روپئے کا اضافہ

رقم مذکور مین کیا گیا کیونکہ اُسوقت قیصر کے تیسرے چچا چہارم ولیم William IV بادشاہ تھے اور قیصر کے ملکۂ انگلنڈ ہونے کے آثار زیادہ نمایان ہونے لگے تھے۔

مینارروشنی کی نقل

قیصر کے والد دست کرم مین اپنا کوئی نظیر نہین رکھتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد انکی بیگم کا بھی یہی حال سنا گیا ہے۔ چنانچہ ایک نقل بطور شستی نمونہ از خروارے بیان کی جاتی ہے کہ ایک بڑھیا کسی مینارروشنی کی محافظہ تھی۔ جن دنون کہ منارہ دیکھنے کی عام اجازت ہوا کرتی ہے ان دنون ایک عورت ماتمی لباس پہنے ہوے محزون و مغموم ہوئی سی لڑکی اپنے ساتھ لیئے اُس مینار پر گئی۔ اُس بڑھیانے جو کہ مینار کی محافظ تھی۔ اُس عورت کی روانی ماتمی دیکھکر نہایت انکساری سے اسکی ماتم پرسی کی۔ اگرچہ وہ اجنبی تھی مگر اس اجنبی عورت نے روانگی کیوقت جیب سے ایک ساورین Sovereign (دس روپئے) نکال کے اُس محافظہ کو عنایت کیا اور آپ رخصت ہوئی۔ محافظہ ایک پورے ساورین کو بخشش مین پاکے حیران تھی مگر اس سے بڑھکر حیران بعد چند روز کے اُسوقت ہوئی جبکہ

اُسپر ایک خط دستیاب ہوا جسمین اُس اجنبیہ عورت کی طرف سے ۲۰ پونڈ (۲۰۰ روپیے) اور اس معصوم لڑکی کی طرف سے ۵ پونڈ (۵۰ روپیے) بطور عطیہ بالقہ آئے تحقیقات کرنیسے معلوم ہوا کہ وہ سوگوار عورت ڈچس آف کنٹ والدہ ماجدہ قیصر ہند اور وہ کم سن معصوم لڑکی قیصر تھین ۔

قیصر کا اپنے عزیز گدھے پر سوار ہونا

۱۸۲۱ء سے اکثر موسم گرما مین قیصر اپنے عزیز گدھے پر سوار ہو کے کینسنگٹن کے باغات مین سیر کیا کرتین یہ وہ گدھا تھا جو اُنکے چچا ڈیوک آف یارک کی طرف سے انکو ملا تھا یہہ بات ظاہر ہے کہ معتقدان دین مسیح کے نزدیک گدھے کی سواری اوائے سنت ہے جیسا کہ اہل اسلام مین سے ہے ۔

قیصر کا آب پاشی کرنا

سات برس کی سن وسال مین قیصر ہند ہون کی چھوٹے چھوٹے درختون کو پانی دیتی ہوئی اکثر صاحبون کو نظر آتی تھین ۔

حادثہ دوم ہیوم

۱۸۲۲ء مین جبکہ قیصر تین سالہ تھین بان ملوئی نام ایک سپاہی نے انکو گاڑی کے ایک جان

ستان حادثہ سے بچا لیا تھا ۔ تیسرا حادثہ کہ بارہ برس کی عمر میں ایک باغبان نے آپکو ایک خوفناک کھیلتی ہوئی جھاڑی سے دور کھینچکے بچا لیا ۔

قیصر کی پہلی تمام کار گذاری

سنہ ۱۸۳۳ کا کچھ گرم و کچھ سرد موسم قیصر نے اپنی والدہ کے ہمراہ نارس کیاسل Norris Castle ائیل آو وئٹ Isle of Wight میں گذارا تھا۔ جہاں انہوں نے پلے موتھ Plymouth میں وہ دین بلٹن کو اپنے ہاتھوں سے نشان عنایت کئے ہیں مؤرخین نے اسی کو قیصر کی پہلی عام کارگذاری بیان کی ہے ۔

قیصر کا دوسرا حادثہ

ائیل آو وئٹ سے قیصر روانہ ہوکے جب کاؤرنہار Cowes Har میں داخل ہوئیں اسوقت ایک طوفان عظیم نازل ہوا مگر جبکہ تین صاف دریا نظر آنے لگا ۔ رعد کے ایک کڑاکے کے ساتھ مستول جہاز بھی ٹوٹ گیا ۔ اسوقت چاروں طرف سے نا اُمیدی موجیں مار رہی تھی اور سب کے رخ پر یاس چھا گئی تھی مگر قیصر کو جو دیکھا تو آپ نہایت استقلال کے ساتھ ایک ہی جا بیٹھے

گھڑتی تھین ۔ شعر

عمر ہین ثابت قدم کو گو جہان گردش مین ہے ؛
قطب کا تارا ہے قایم آسمان گردش مین ہے ؛

قیصر پر گذرے ہوئے حوادثات مین یہ جو تھا حادثہ تہ کہلاتا ہے مصرع رسید بود بلای ولی بخیر گذشت ؛
خیر مضیٰ ما مضیٰ

قیصر کا عدالت مین جانا

سنہ ۱۸۲۱ع مین یہ قیصر اپنی والدہ کے ہمراہ بادشاہی گاڑی مین سوار ہوکر عدالت مین تشریف لے گئین تھین ۔ وہ روز مانند نوروز کے لنڈن مین ایک عمدہ نئی خوشی کا گذرا تھا ۔

قیصر پر بادشاہ کی مہربانی

قیصر کی چوتھی سالگرہ کے روز اُسکے چچا جارج چہارم نے اپنی ایک تصویر جو عاج پر کھینچی ہوئی اور الماس مین جڑی ہوئی تھی ۔ قیصر کے لئیے روانہ کی ۔ اور جشن شاہی مین ان کو طلب کرکے بڑی مہربانی اور شفقت سے پیش آئے ۔

شارلٹ شہزادی کی وفات

قیصر کے بڑے چچا پرنس ریجنٹ Prince Regent والئی سلطنت کی دختر شہزادی شارلٹ

فقط عزیز خلایق ہی نہین تھے ۔ بلکہ وہ بالاتفاق ہونہار
ملکۂ انگلستان کہلاتی تہین ۔ یہ شہزادی چہوٹی سی عمر مین
ڈنمارک والے شہزادہ لیوپولڈ کے ساتھ سنہ ۱۸۱۷
مین بیاہی گئین تھین ۔ مگر افسوس کہ شادی کیے دو برس کے سال
آرزوؤن کی کلیون کا شگفتہ گلدستہ اپنے ہمراہ لئے جار
ناچار ۲۵ وین جنوری سنہ ۱۸۱۹ کو اس دنیا سے کوچ کر گئین
اور انکے حسن و جوانی کا گلزار باد سموم خزان کے جھونکون سے مرجھا گیا
یہ شہزادی ۲۳ برس کی عمر مین کہ حالت زچا مین تھی گزر گئین ۔
اور ایک ہی قبر مین شہزادی اور اسکا بچہ مدفون ہوا ۔ اس
متوفی شہزادی کی حیات مین سب کو یہ امید تھی کہ یہ تخت
انگلستان اولاد اسکی ہی تخت مین رہیگا لیکن ارادہ الٰہی
یہ تھا کہ اس قیصر جہان و جہانیان کے سریر آرائی سے
جزیرۂ گریٹ برٹن و ایرلینڈ اور اقلیم ہند رونق
تازہ حاصل کرے بنابرین ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا ۔

تخت کا حریف قیصرہ کے تیسرے چچا ڈیوک آو
کلرنس Duke of Clarence جو بعد ازین چہارم ولیم
کے نام سے بادشاہ ہوئے تھے ۔ ان کو سنہ ۱۸۲۰ کے اخیر

ایک شہزادی پیدا ہوئی تھی مگر وہ گہوارے ہی مین قضا کر گئی ورنہ اس بچے کی حیاتی مین ہماری قیصر کا حق تخت نشینی باطل ہو جاتا عوام کو پھر بھی یہ اُمید تھی کہ ڈیوک کو اور کوئی اولاد ہوگی لیکن قیصر کے اقبال کا ستارہ اوج پر تھا یہ خدا سب امیدین یکے بعد دیگرے موہوم ہوتی گئین ۔

قیصر کا پہلا غم

قیصر کو سب سے پہلا غم جو ہوا ہے دہ سو انکے معزز و مکرم دوسرے چچا ڈیوک آو یارک کی وفات کا غم ہے ۔ اُسوقت قیصر آٹھ برسکی تھین اور ڈیوک آو یارک کو بجای والد حقیقی تصور کرتی تھین ۔ اس اپنے عزیز چچا کی وفات کے وقت قیصر بیہوش ہو گئی تھین لیکن اس وفات سے قیصر کی تخت نشینی کی امید قریب ہو گئی ۔

قیصر کی بہن

اُنہین دنون کہ ڈیوک آو یارک کی وفات سے قیصر مغموم تھین ۔ قیصر کی سوتیلی بہن شہزادی فیوڈور Feodore کا بیاہ ۱۸۲۸ء مین شہزادہ ہوہنلوہی لنگنبرو Langenbourgh Hohenlohe سے ہوا جنکی مفارقت قیصر کے حق مین زیادہ دلتنگی کا باعث ہوئی ۔

موسیقی

علم موسیقی مین قیصر کی والدہ کو تو اعلی درجے کا

سو رسائی حاصل تھا لیکن خود قیصر نے بھی اس فن میں کمال پیدا
کرلیا تام موڑ Tom Moore صاحب اپنے روزنامچہ میں بیان
کرتے ہیں کہ: میں ۲۵ وین اکٹوبر ۱۸۳۰ع کو ڈچس آو
کنٹ کی ضیافت میں شریک تھا اسوقت قیصر کی
والدہ مصرعۂ مذکورہ ذیل کو کس انداز سے بار بار نغمہ سنجی سے
بیان کررہی تھیں کہ جسکا میں بیان نہیں کرسکتا ؛

GO WHERE GLORY WAITS THEE

وہیں چلئے جہاں پر منتظر ہو کر وفر تیرا ؛

نقاشی

فن نقاشی میں بھی ہماری ملکہ نے عرصۂ
قلیل میں وہ ملکہ حاصل کرلیا کہ: اُس فن کا ایک استاد یوں
بیان کرتا ہے کہ: اگر شہزادی وکٹوریہ تاج پوشی کے
لیے نہ پیدا کی گئی ہوتیں، تو وہ اپنے زمانے کی لاثانی نقاشہ بنتیں

تحصیل علوم

قیصر اوائل عمر سے راست گفتاری کی عادی
تھیں: اور سچ ہے کہ مصرع
راستی موجب رضای خداست ؛ اور جب خدا راضی رہا تو
ایک عالم بخوشی اُسکی رضامندی کو اپنے افتخار کا تمغہ جانتا ہے غرض
تھوڑے ہی عرصے میں قیصر زبان انگریزی جرمنی اور فرنچ

سی بخوبی ماہر ہو کر انمین نہایت فصاحت و بلاغت سے گفتگو کر سکتین ہین۔ اور زبان اطالیہ Italy سی بھی واقف ہو گئین زبان لاطن Latin مین یہان تک استعداد پیدا کر لی کہ بڑے بڑے ادق دیوان بسہولت پڑھ سکتین ہین علاوہ اسکے یونانی زبان سے بھی آپ آشنا ہین حتیٰ کہ علم ریاضی کے نکات نہایت بارکی سے دیکھے اور مفید مطلب نتیجے نکالے۔ مسٹر بارنٹ سمتھ کا مقولہ ہے کہ فن رقاصی مین قیصر بے نظیر ہین۔ اور سواری و تیر اندازی مین فرد یگانہ۔ علاوہ اسکے علم نباتات کا شوق تو قیصر کو کم سنی سی ہی حاصل تھا

قیصر کے استاد

یون تو قیصر کے بہت سے استاد ہوئے ہین ہر علم و ہر فن کے لیئے بڑے لائق اتالیق معین تھے۔ مگر سب مین نامی گرامی ہیرلس لتزن نام سے مین جنہون نے قیصر کی تعلیم و تربیت مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔

قیصر کو خود کے ملکہ بننے کی خبر

۱۸۳۰ء مین قیصر کو یہ معلوم ہو گیا کہ سلطنت برطانیہ کی مین بھی مستحق ہون اگرچہ قیصر کی والدہ اور استادون نے ابتک بڑی خبرداری سے یہ بات قیصر سے

پوشیدہ رکھی تھی یہ ایک مرتبہ قیصر اپنے اُستاد سے تاریخ انگلستان دیکھہ رہی تھین اور انکی والدہ بھی وہین موجود تھین کہ اُسمین ازخود یہ سوال پیدا ہوا کہ سلطنت انگلستان کے کون کون حقدار وارث ہو سکتے ہین فی اِس سوال کے حل کرنے مین قیصر نے بڑی بحث کی اور چونکہ نسب نامہ شاہی کو یہ اوّل اچھی طرح پڑھ چکی تھین اور ہمیشہ اسکو دیکھا کرتی تھین فوراً وہ رسالہ لاکے اُستاد کے روبرو رکھا اور کہنے لگین کہ بتاؤ میرے چچا جو ابھی بادشاہ ہین اُنکے بعد کون وارث تخت ہوگا۔ اُستاد نے جواب دیا کہ تمھارے تیسرے چچا یہ ڈیوک آو کلرنس ابھی زندہ ہین قیصر بولین ہان یہ مین جانتی ہون۔ مگر اُن کے بعد کون مالک تخت وتاج ہوگا۔ استاد نے مصلحتاً باہستگی کہا کہ شہزادی ابھی تمھارے کئی چچا اور موجود ہین۔ یہ سنتے ہی قیصر کا چہرہ دفعتاً متغیر ہوگیا اور نسب نامہ کی ایک شاخ پر انگلی رکھکر فرمانے لگین کہ سچ ہے کہ میرے اور بھی چچا زندہ ہین لیکن چچا کلرنس کے بعد میرے والد عمر مین سب سے بڑے تھے پس چچا کلرنس کی وفات کے بعد جب میرے والد زندہ نہین ہین تو سلطنت کے دستور العمل

کے مطابق چاہیے کہ مین ہی ملکۂ انگلستان ہون

قیصر کی علالت

اپنی سترہوین سالگرہ کے کچھہ قبل بیماری قیصر سخت بیمار ہوگئین چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ ہر خویش و بیگانہ کا جو کہ اُنکے ساتھہ دلی محبت رکھتے تھے اُس صدمے سے جگر شق ہوگیا۔ باعث اُسکا یہ کہ نقاہت آپکی حد سے تجاوز کرگئی تھی۔ اور بالتخصیص پوچھو تو سبب اُسکا یہ تھا کہ اُس سے قبل آپ نے اپنی والدہ کے ہمراہ ایک بڑا سفر کیا تھا۔ جس سفر کی کوفت اور سختی اس نازک مزاج کی بیماری کا باعث ٹھہری لیکن فضل الٰہی شامل حال تھا۔ اس لیئے جلد شفاء کلی حاصل ہوئی پھر قیصر۔ ویسٹ منسٹر کے بڑے راگ داری کے ضیافت مین اپنے چچا بادشاہ ولیم اور ملکہ ایڈیلیڈ کے ہمراہ تشریف لیگئین۔ جہان شاہی خاندان کے تمام لوگون نے قیصر کی بخوشی تمام ملاقات کی اور دلی محبت کے ساتھہ انسے مصافحہ کیا۔

شہزادہ البرٹ کی پہلی ملاقات

سنہ ۱۸۳۶ع کے ماہ مے مین ڈیوک آو کوبرگ Duke of Coburg اپنے دونون شہزادے ارنسٹ Ernest اور البرٹ Albert کو ساتھہ

لیئے ہوئے انگلستان کی سیر کو آئے اور تخمیناً چار
ہفتے اپنی ہمشیرہ ڈچیس آو کنٹ کے ہمراہ کنسنگٹن
محل مین مقیم ہوئے یہ پہلا اتفاق ہی کہ قیصر نے شہزادہ البرٹ
کو دیکھا۔ بلکہ سیر تماشے کے لیئے ہمراہ گئے اور باہم بھی بافہ گفتگو
ہوتی رہی۔ یہ البرٹ وہ شہزادے ہین جنسے بعد ازین
قیصر بیاہی گئی ہ

Prince Albert.



زہے بخت شہزادہ جرمنی
بیاہیہ بنا اور قیصر ہنی

قیصر کی بلوغت

۲۴ وین ماہ مے سنہ ۱۸۳۷ کو شہزادی
وکٹوریہ قیصر ہند اٹھارہ سال کی عمر ہونے سے قانونی

طور پر وہ بالغ ہو گئے ہیں برخلاف عوام کی کہ اکیس سال ان کی لئے مقرر ہا ہیں۔ روز مذکورہ بالا کے صبح ہی کو ۳۱ سُروالا بڑا باجا اور اُس کے بجانے والے عمدہ ترین لباس پہنکر کنسنگٹن محل مین حاضر ہوئے اور اپنے سُریلی آوازوں سے ماہران علم موسیقی کا دل گدگدایا ڈیوس اور قیصر کو مبارک باد دینے کا زمزمہ ہرجانب سے بلند ہوا اور سحر کا اُجالا نمودار ہوتے ہی بادشاہ کی طرف سے سوا چار ہزار روپئے کا پیانو فورٹ باجہ قیصر کو عنایت ہوا وہ روز مانند نوروز کے تمام شہر لنڈن مین بہجت افروز تہوار گنا گیا۔ پارلیمنٹ کے ہر دو محکمے اس روز ملتوی رہے۔ رات کے وقت سینٹ جمیس کے محل مین درباری ضیافت بڑے کرّوفر کے ساتھ دی گئی اور قیصر ایک شان وشوکت کے ساتھ اس ضیافت مین حاضر ہو کے صدر نشین ہوئین۔ بادشاہ اور ملکہ بباعث علالت اس جلسے مین تشریف فرما نہوکر اور تمام شہر لنڈن اور اسکے اطراف وجوانب مین بڑی تجمّل کے ساتھ روشنی کی گئی۔ اور قیصر وانکی والدہ کو بہت سے تہنیت نامے مبارکبادی کے پیش کئے گئے ؎

قیصر کا حلیہ

قبل از تخت نشینی قیصر کا حلیہ یہ تھا۔ وضع بالکل انگریزی اس پر رعب شاہی نمایاں۔ چہرہ ہنستا ہوا۔ خندہ رو خندہ پیشانی۔ رنگ بہت کھلا ہوا برنگ گل سرخ وسفید۔ صحیح المزاج۔ دانا و توانا۔ بال گھنتا سے گھنیج۔ خوش مزاج بے رنج سراپا وضعدار۔ قد سرو گلزار بازو گول گول جسامت اعتدال کے ساتھ انمول۔ چہرے سے خدا پرستی عیاں۔ آنکھیں۔ نرگس شہلا سی خوش عنوان۔ ان رسیلی آنکھوں کی گردش جو کہ حقیقت میں آسمانی رنگ رکھتی ہیں۔ گردش فلکی سے ہوشیار رہنے کا اشارہ کر رہی ہیں۔ لب متبسم دہن دندان نما گویا یاقوت کا ڈبیا موتیوں سے لبریز نظر آتا ہے یعنی تبسم دائمی کے باعث لب ایسے کھلے رہتے ہیں کہ چاروں مقابل کے گوہر دندان مانند موتی کے درخشان نظر آتے ہیں تقریر کے وقت مزاج میں استقلال پایا جاتا ہے لباس و زیورات میں زیادہ تکلفات پسند نہیں۔ یہ بھی دانشمندی ہے۔ طبیعت مذاق سخن اور درد کلام کی چاشنی گیر ہے۔ صغر سن سے ہی اس بات کی عادی ہیں کہ جسے دیکھ لیا پہلے ہی سے گڈمارننگ تبسم ہو کر گرم جوشی کے

Good Morning.

ساتھ کہدیا یہ شباہت میں اپنے والد متوفی اور ڈیوک آوپارک اور شہزادی شارلٹ سے بہت مشابہت رکھتی ہیں

قیصر کی پاکدامنی

قیصر کو انکی والدہ نے جلوس تخت تک نہایت حفاظت سے بچا رکھا یہ عام ضیافتوں میں یہ دربار اور میلوں میں یہ ناٹک اور تماشوں میں کبھی تنہا نہ جانے دیا یہ دایہ اور استاد کا بھی کبھی اعتبار نہ کیا۔ بلبشہ قیصر کو اپنے ہی پاس تنہائی میں رکھا کیونکہ اُن کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ اُن ایام میں بعض اہل دربار کی بے تکلفانہ باتیں غیر مہذبانہ ہیں سو الصحبتہ تاثر کی تاثیر سے محفوظ رہیں

قیصر کی والدہ متوفی

جبکہ قیصر بارہ برس کی ہوئیں اُسوقت اُنکے بڑے چچا جارج چہارم ۲۶ ویں جون ۱۸۳۰ء کو اس دنیا سے کوچ کر کے باغ بہار عدم آباد میں جا بسے اور قیصر کے تیسرے چچا ڈیوک آو کلرنس بخطاب ولیم چہارم بادشاہ ہوئے یہ اب ولیم چہارم چونکہ ایک ضعیف ۶۵ سال کی عمر کے آدمی تھے پس اُنکے جانشینی کی علی العموم گفتگو ہونے لگی یہ چونکہ قیصر ہند سے

سوا اور کوئی مستحق نہ تہا ۔ پس فوراً پارلیمنٹ مین امر قرار پایا کہ اگر وکٹوریہ کو اٹھارہ سال سے قبل تخت نشینی کی ضرورت ہوئی تو ایام بلوغت کو پہنچنے تک اُنکی والدہ متولی سلطنت رہین ۔ کیونکہ پادشاہ متوفی جارج ثالث کے شہزادے اور شہزادیان جملہ پندرہ تھے جنمین قیصر کے والد ڈیوک آو کنٹ چہارم فرزند تھے قیصر کے بڑے چچاؤن کی کوئی اولاد باقی نرہی ۔ اور قیصر کے چھوٹے چچاؤن نے اپنی اپنی مرضی سے خود کے نکاح کر لئے تھے لہذا اونکی اولاد قانونی طور پر مستحق ریاست متصور نہین ہوئی ۔ علاوہ اُسکے قیصر نے اپنی اوائل عمر مین اپنی والدہ کے ہمراہ بہت سیر کر کے ۔ تجربہ اور عوام کی محبت ایسی حاصل کر لی تھی کہ ۔ ایسے وقت مین ہر کوئی اُن کا مداح بنا تھا ۔

۵

الٰہی قیصر وکٹوریہ رہین قایم

اور انکا ہند پہ سایہ یونہین رہے دایم



لمؤلفہ

اللہ رے حسن قیصر عالم پناہ کا ؛ پڑ داغ جسکو رشک سے سینہ پہ ماہ کا

باب تیسرا قیصر کی تخت نشینی کے بیان مین ؛

قیصر کس عمر سے تخت نشین ہوئین

تاریخ ۲۴وین ماہ مے ۱۸۱۹ء کو ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند پیدا ہوئین اسوقت انکے جد امجد جارج سوم بادشاہ تھے اور صاحب ممدوح کثیر الاولاد بھی تھے ۔ دوسرے سال یعنی ۱۸۲۰ء مین جارج سوم کا انتقال ہوا سو انکی جاے پر قیصر کے بڑے تایا بخطاب جارج چہارم بادشاہ ہوئے ۔ یہ بادشاہ اپنے والد کی حین حیات مین ۹ برس متولی سلطنت بنے رہے اور پھر سلطنت برطانیہ پر ۹ نو برس بادشاہت کر کے ۱۸۳۰ء مین راہی ملک بقا ہوئے پھر انکے جاے پر قیصر کے تیسرے چچا ڈیوک آو کلرنس Duke of Clarance بخطاب ولیم چہارم سریر آرا ہوے اور ۱۸۳۷ء مین وہ بھی اس جہان فانی سے عازم عالم جاویدانی ہوئے ؛

فرد۔

سلطنت دست بدست آئی ہے ؛ جام جم جامہ جمشید نہین ؛

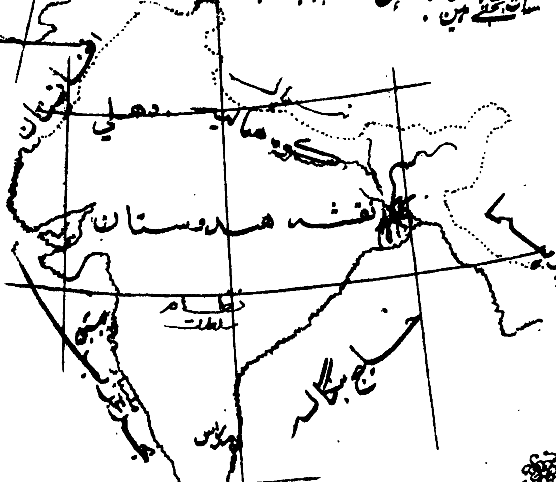
رباعی عبرت انگیز ؛

کسیکی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے ! کسیکا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے !
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمین آٹھ پہر ! کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے !

اب ولیم چہارم کی وفات کے بعد جو دیکھا گیا تو جارج
ثالث یعنی قیصر کے جد کے گیارہ فرزند اور چار دختروں
میں فقط ہماری قیصری حقدار تخت انگلستان ٹھہرین ٭
قیصر ۱۸۳۷ء کے مئی مہینے مین فقط قانونی طور پر بالغہ ہوئین
اور چہارم ولیم کے وفات کو ۲۷ روز ہوئے تھے اوس
بعد آپ (یعنی قیصر) اٹھارہ برس کی عمر مین فرمان روائے
سلطنت برطانیہ ہوئین ٭



سلطنت برطانیہ سے مراد ہے انگلنڈ سکاٹلنڈ ارلنڈ ہند برہما امریکا برطنی آسٹریلیا کیپ کالونی وغیرہ جو کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے ملک اور جزیروں کی جو زمین کے ہر طبقے پر واقع ہین اور پایہ تخت اس سلطنت کا شہر لندن ہے جو ہند کے قدیم پایہ تخت دہلی سے مغرب کی طرف قریب پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہے یعنی جب دہلی مین دو پہر ہوتی تب لندن مین تین بجے کے ساعت ہوتے ہین ٭



قیصر کی جشن جلوسی کے دیکھنے والے

قیصر کی رعایا مین سے اب ایسے لوگ کم باقی رہے ہے جو اُنکی ولادت کی کیفیت کو زبانی بیان کر سکلین ۔ بلکہ جنھون نے قیصر کے جلوس اور اس کے گرد فر کے جلسے بنظر خود دیکھے تھے اور تخت نشینی کی دبدبے والی رسومات اپنے ہاتھون ادا کیئے تھے وہ بھی سب کے سب یکے بعد دیگرے ویرانۂ شہر خموشان آباد کرتے گئے اب اندنون قیصر کے جشن جیوبلی کی خوشیان منانے کے لیئے اُن مین کا کوئی شاذونادر باقی رہا ہوگا ۔ قطعہ

بنیگی قیصر عالم یہ کھاگان بھی نہین ؎
جنہین اب اُنکا زمین کہین نشان ہی نہین ؎
قدیمی اس کے ہوا خواہ دیکھہ اسکی بہار ؎
ہون شاد اُن سے معطر یہ بوستان بھی نہین ؎

تخت نشینی کے وقت کا قابل شنیدہ یہ بات ہے

قیصر کی تخت نشینی کے وقت اُس سے زیادہ لائق دید اور قابل شنب کون فقرہ ہوگا کہ ایک کمسن صرف اٹھارہ برس کی لڑکی سلطنت برطانیہ پر فرمان فرما ہوئی ۔

دیکھیئے نقشۂ ذیل مین کون ملکہ کس عمر مین تخت نشین انگلستان ہوئی

ملکہ میری ۳۷ Queen Mary برس کی عمر مین ۂ

ملکہ الزبتھ ۲۵ Queen Elizabeth ایضاً

ملکہ ان ۳۸ Queen Anne ایضاً

ملکہ قیصر وکٹوریہ ۱۸ Queen Empress Victoria ایضاً

نقشہ مذکورہ بالا کو اور بھی زیادہ واضح دیکھ لیجئے ۂ

اسما	سال ولادت	سال جلوس	تعداد سال سلطنت	سال ختم سلطنت	عمر	جگہ دفن
ملکہ میری	۱۵۱۵	۱۵۵۳	۵	۱۵۵۸	۴۳	ولسٹ منسٹر ابی
ملکہ الزبتھ	۱۵۳۳	۱۵۵۸	۴۵	۱۶۰۳	۷۰	ایضاً
ملکہ ان	۱۶۶۵	۱۷۰۲	۱۲	۱۷۱۴	۴۹	ایضاً
ملکہ قیصر وکٹوریہ	۱۸۱۹	۱۸۳۷	عمر	و دولت	و زر زاید	باد

بادشاہ کے وفات کی خبر

بادشاہ ولیم ۱۸۳۷ء مین ماہ جون کی بیسوین تاریخ آدھی رات کیوقت اس جہان فانی سے انتقال کر گئے ۂ اس وفات کی خبر آرک بشب آو کنٹربری Arch bishop of Canterbury اور لارڈ کننگھم نے Lord Conyngham صبح کے پانچ بجے

کنسنگٹن محل مین قیصر کو پہنچا دی یہ وہ خبر تھی کہ جس کے غم مین قیصر کے تخت نشینی کی خوش خبری مضمن تھی۔ دیکھیے استاذنا منظور صاحب کیا خوب فرماتے ہین شعر

از پس غم خوشی بلا فرق است :
گریۂ ابر خندۂ برق است :

ولہ

شادی و غم را بہم کردند پیدا روشن است :
شمع بعد از خندہ گریان میشود در انجمن :

ولہ لاعلم

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

الغرض قیصر اپنے چچا کے وفات کی وحشت انگیز اور خود کے ملکہ بننے کی فرحت آمیز خبر سنتے ہی منجر ہو گئین اور اُسیوقت کہ شب خوابی کا لباس پہنا ہوا تھا بستر سے اُٹھ کے اُسی پوشاک پر فقط ایک فرد شال اوڑھے ہوئے سر کے لمبے لمبے بال شانون پر بکھرے ہوئے پانون مین محض کف پای استعمال شب کا جوتا پہنے آنکھون مین

آنسو بھرے ہوئے دوڑی آئین ؎

پیری اینڈ کو Perry & Co صاحبون نے اندنون لنڈن مین وہی رنلیم آف وکٹوریہ Reahn of Victoria نام سے ایک رسالہ بڑی خوبی سے چھپوایا ہے اُس مین قیصر کی اس شاہانہ لباس اور بکھرے ہوئے بالونکی تصویر دی ہے جو قابل دید ہے ؎ غرض
آتے ہی قیصر گھٹنون بیٹھ گئین اور گڑگڑا کر عرض کرنے لگین کہ للہ اب میرے لئے جناب باری مین دعا سے خیر کیجئے وہ دونون خبر رسان تو پہلے ہی سے گھٹنون بیٹھے ہوئے تھے اب قیصر بھی اُن مین شامل ہوگئین اور وہ تینون بادشاہ علی الاطلاق کی بارگاہ مین ملتجی ہوئے - پھر نو بجے کے وقت لارڈ ملبورن Lord Melbourne. وزیر اعظم اپنی نئی ملکہ کی خدمت مین آکر حاضر ہوئے اور کچھ دیر کے بعد لنڈن کی مجلس کارپوریشن اپنی نئی ملکہ کی ستائش کے لئے حاضر ہوئی ؎

قیصر کی پہلی کونسل

اُسی روز گیارہ بجے کے وقت کنسنگٹن محل مین قیصر کی پہلی کونسل منعقد ہوئی ؎ اُس کارروائی کا نتیجہ دیکھنے کے لئے ایک جم غفیر منتظر تھا ؎ کہ دیکھئے اُس ناتجربہ کار کمسن لڑکی سے یہ کام کیسا بن آتا ہے لیکن یہان تو قیصر کی والدہ کو

مدت سے یہ بات معلوم تھی۔ پس قیصر کو اس طرح قابلہ و لیقہ بنا رکھا تھا۔ کہ مضمون ہم از عہد خوردی آثار بزرگی بہ جبینش پیدا قیصر کے چہرے سے عیان تھا۔ ہر ایک اہل کونسل انکا لوہا مانگیا اور انکی متانت عقل کی صفت و ثنا کرنے لگا الحق

دولت نہ دہد خدا کسی را بغلط ؛
کو دکے گو بعقل پیر بود ؛ نزد اہل خرد کبیر بود ؛

الغرض جبکہ سب لارڈز جمع ہو چکے تب وزیر اعظم نے انکو بادشاہ کے وفات کی خبر سنائی اور کہا کہ حاضرین سے چند صاحب جا کے ملکہ کو بادشاہ کے وفات پانیکی اور ہمارے یہان جمع ہونیکی خبر سنا وین پس شاہی خاندان سے دو صاحب ڈیوک آف کمبرلنڈ Duke of Cumberland اور ڈیوک آف سسکس (قیصر کے ہر دو چچا) اور دو ارک بشپ اور لارڈ چانسلر Lord Chancellor. اور لارڈ ملبورن قیصر کی خدمت مین حاضر ہوئے اور خبر وفات قانونی طور پر سنائی گئی۔ پھر تھوڑے ہی عرصے مین دروازہ کھل گیا اور قیصر نامی مگر سادہ لباس پہنے ہوئے کونسل مین داخل ہوئین۔ اولا قیصر کے ہر دو عم بزرگوار

یعنے ضعیف حجاب شاہی ڈیوکس آگے بڑھے اور اپنی ملکہ کی
استقبال کے رسومات بجالائے پھر قیصر نے حضار کونسل
کے روبرو سلام کے لیئے سر جھکایا اور صدر کی جای پر
رونق بخش ہوکر اپنا اعلان صاف آواز کے ساتھہ بلا دہشت
بلکہ بڑی جرات سے پڑھہ سنایا * اس اعلان مین
پہلے بادشاہ کی وفات کا تاسف ۔ پھر خود کے ایسے عظیم
الشان عہدے پر فائز ہونے کا شکریہ اور اس عہد کی
کارگذاری مین خدا کی اعانت طلبی اور بعد اُس کے پارلیمنٹ
کی عاقلانہ تدابیر کا اعتبار اور خود کی حب الوطنی کا اظہار
اور مذہب کی حفاظت کا اقرار و بہبودی رعایا و ترحم برایا
و عدم تعارض از مذہب و ملت مرقوم ۔ اپنی زبان سے بیان فرمایا ۔
اس اظہار کے پڑھے جانے کے بعد اسکاٹلینڈ کے گرجا گھر
کے حفاظت کی قسم کھلوائی گئی اور اُس پر دستخط ہوا
اور پھر پریوی کونسل والون نے قسم کھائی بعد قیصر کے دونون
چچا شاہی ڈیوکس آگے بڑھے اور گھٹنون بیٹھکر قسم
کھائی اور قیصر کے ہاتھہ پر بوسے دیئے قیصر نے بھی بڑی
عجز کے ساتھہ اُنھون کے ہاتھہ چوم لیئے بعد ازان وزرا

اور لاڑدز آآ کے قیصر کے ہاتھ کو بوسے دیتے گئے۔ آفرین بلکہ صد آفرین کیا چاہیئے اس کم سن ملکہ کو کہ ان سب رسومات کے ادا ہونے تک بڑی فراخ حوصلگی اور استواری دل سے کھڑی رہین حالانکہ اُسے پیشتر کبھی ایسا اژدہام نہ دیکھا تھا۔

اعلام عام بابت ملکہ۔ دوسرے روز یعنی ۱۲ وین جون کو سینٹ جیمس پالس St. James's Palace سے وکٹوریہ کے ملکہ بننے کا قانونی طور پر اعلام دیا گیا کہ ملکہ گریٹ برٹن اور آیرلنڈ کی فرمان فرما سریر آرا ہوئین اعلام کے روز صبح ہی سے تمام دوطرفہ راستے جہان سے وہ نئی ملکۂ جہان وجہانیان گذرنے والی تھین تماش بینون سے بھر گئے تھے اور علاوہ اُس کے تمام دریچے بالاخانے برآمدے اور اونچے اونچے مقامات جہانتک نظر جاتی تھی تمام آدمیون سے بھرے ہوئے نظر آتے تھے اوس مجمع کثیر مین وہ ایرش والے مشہور مفسد دانیال اوکانل O'Connell بھی صف اوّل مین کھڑے ہوئے بڑے زور کے ساتھ چیرز آوازہ خوشی بلند کر رہے تھے۔ دس بجتے ہی نوبت کی تُلک شروع ہوئی اور قیصر لکھا آدمیون کو اپنا جاہ وجلال دکھانے کے لیئے محل کے دریچے مین آگئین اور اعلام کا سنانا

شروع ہوگیا۔ لارڈ ملبورن Lord Melbourne اور لارڈ لانڈس ڈون Lord Landsdown. ان دونون کے درمیان قیصر کھڑی تھین اور قیصر کے عقب مین بلکہ متصل ہی انکی والدہ کھڑی تھین۔ اُسوقت تالیون کا وہ شور ہوا کہ سامعون کے کان بھرے ہوئے جاتے تھے اس اژدہام عام اور آواز شور خلقت اور غلغلہ مبارکبادی و نیز گذشتہ روز کی کوفت سے قیصر کے چہرہ کا رنگ کچھہ تغیر ہوگیا تھا۔ اُسوقت لباس قیصر کا اگرچہ ماتمی تھا مگر نہایت تکلف کے ساتھہ۔ لکھتے ہین کہ جسوقت دعایہ قصیدۂ قومی National Anthem. نوبتون اور شاہنایئون مین بجنا شروع ہوا چنانچہ اُسکا پہلا مصرع ملکہ - کو - بچا - خداوندا God save the Queen! یہ تھا۔ قیصر نے جب سُنا تو فوراً اُنکا دل بھر آیا اور اُسیوقت آنکھون مین سے آنسو ٹپک پڑے قیصر کو آبدیدہ دیکھکر ایک مشہور شاعرہ مسس برونگ لیے نظم مین ایک محل پر اسطرح گہر ریزی کرتی ہے ؎

اُس رعایا پر عجیب برکت نازل ہوتی ہے Strange blessing on the nation lies
جسکا حکمران آبدیدہ ہوا Whose sovereign wept
ارے ہان - وہ سریرآرا ہوتے ہوئے آبدیدہ ہوا Ye, wept to wear its Crown

God save the weaping Queen!

مطلع اس نظم کا یہ ہی

خدا تجھے بچاوے۔ اے اشک فشان قیصر

ترجمۂ نغمۂ مِسں بروننگ

نظم

اُس رعایا پر ہو نازل کیون نہ برکت پھر بھلا
جس کی دلجوئی کو ملکہ اشک تر اپنا بہائے
کون وہ ملکہ ہی ہان ہر وہ سر و کشور یا
جس کے وقتِ تاج پوشی چشم مین آنسو بھر آئے
وہ رعیت امن مین ہی جس کا ہے دلسوز شاہ
سب کے سب آثار برکت ہمکو قیصر نے دکھائے
تا صد و سی سال ۱۳۰ سایہ خلق پر اُسکا رہے
گر بہا وے اشک کے موتی گہر رخشان اٹھائے

قیصر کا شکر بجالانا

غرض جب قیصر اپنے محلمین آئین تو پھر اُنکا دل بھر آیا اور بے اختیار رونے لگین مان نے بہت کچھ تسلی و دلاسا دیا پھر وہ اپنی مان سے کہنے لگین اے امان کیا مین ایسی بڑی ریاست کی ملکہ ہنی پھر یہہ کہنے لگین کہ مین جو ملکہ ہنی

تو سب سے پہلے تم سے ایک درخواست کرتی ہون امید کہ تم اُسے قبول فرماؤگی ۔ وہ یہ ہے کہ اب مجھے دو گھنٹے علیحدہ اس کمرے مین تن تنہا رہنے دو ۔ الغرض قیصر کی ۔ والدہ اُنکی مطلب کو پاکر وہان سے ہٹ گئین ۔ اور قیصر اس مسجود خلائق کی درگاہ مین ۔ اس نعمت عظمیٰ عنایت فرمانیکے جو کہ اس واہب کریم نے اُنہین عطا فرمائے سجدہای شکریہ ادا کرنے لگین ۔ کہتے ہین کہ قیصر کی عمر مین یہ پہلا اتفاق ہے کہ وہ اپنی والدہ سے اسقدر عرصہ تک علیحدہ رہین ۔

ضلع ہنوور کا برطانیہ سے علیحدہ ہونا

Hanover.

قیصر کی تخت نشینی سے ملک جرمن کا ہنوور ضلع جو کہ سوا سو ۱۲۵ برس سے سلطنت برطانیہ کے قبضہ تصرف مین تھا نکل گیا ۔ کیونکہ آئین سالک Salic Law. کے مطابق ضلع ہنوور پر عورت کا فرمانروا ہونا جائز نہ تھا ۔ لہذا قیصر کے چھوٹے چچا ارنسٹ ڈیوک اوکمبرلینڈ صاحب Duke of Cumberland. مشہور تھے ہنوور کے علیحدہ بادشاہ بنائے گئے یہ بادشاہ ۱۸۵۱ء مین ہشتاد سالہ ہوکر اس ناپایدار جہان سے رحلت فرما ہوئے اور اُن کا ایک نابینا شہزادہ بخطاب جارج پنجم سریرآرا ہوا ۔ پھر ۱۸۶۶ء سے یہ ضلع سلطنت پروشیہ کے ساتھ شامل کیا گیا ۔

شہزادہ البرٹ کا قیصر کو خط لکھنا

قیصر جب تخت نشین ہوئین اُسوقت پرنس البرٹ شہر بان کے Bonn. نامی گرامی مدرستہ العلوم کے ایک طالب العلم تھے۔ اُنھون نے وہان سے ۲۶ وین جون کو ایک خط بنام نامی قیصر روانہ فرمایا جسکا مضمون ذیل مین قلمبند کیا جاتا ہے مخفی نرہے کہ یہ البرٹ وہ شہزادے ہین جو بعد ازین قیصر کے شوہر عالی گوہر ہوئے تھے۔

ترجمہ خط البرٹ

اب تم یوروپ Europe کے ایک وسیع زمین کی ملکہ ہو۔ لکھوکھہا آدمیونکی خوشی اور ناخوشی اب تمھارے ہاتھ ہے (اس مملکت عظیم کی مشکل و اہم کارروائی مین خدا تمھارا ساتھی اور مددگار رہے اور تمھین ساتھ فراخ حوصلگی کے جز سے کل تک طاقت سلطنت بخشے۔ مین اُمید رکھتا ہون کہ تمھاری عملداری عرصہ دراز تک قایم رہے اور ساتھ خوشی اور ناموری کے ہر معاملہ ملک حل ہو اور تمھاری سعی و کوششونکا معاوضہ تمھاری رعایا سے ساتھ شکریہ اور اخلاص مندی کے ادا ہو۔

قیصر کی تخت نشینی کے بعد پہلی کارروائی

بعد تخت نشینی کے پہلی کارروای جو قیصر کے حوالے ہوئی سو ایک سپاہی کے پھانسی کے حکمنامے پر دستخط

کرتا تھا۔ قیصرہ حکمنامہ دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائین اور سالار فوج ڈیوک او ولنگٹن سے مخاطب ہوکر فرمانے لگین۔ کیا تمھین اس شخص کے بارے مین کچھ کہنا نہین۔ ڈیوک صاحب بولے نہین۔ یہہ شخص تین مرتبہ بھاگا ہوا ہے قیصر نے فرمایا۔ ای مہربان اسے پھر خیال کرو۔ اسوقت اگر ہمارا قیاس خطا پر نہین ہے کہ تو قرینہ کہہ رہا ہے کہ اس نیم مردہ سپاہی کے دل حسرت منزل کی صورت حال ملکہ عالم وعالمیان سے مخاطب ہوکر یہ شعر سنا رہی ہوگی۔

شعر

جان ملب ہون خبر زیست سنادو صاحب
لب ہلانے سے ترے کام مرا ہوتا ہے

آخر اس جہاندیدہ وجنگ آزمودہ سالار فوج ظفر موج نے کچھ سمجھ بوجھ کے قیصر سے عرض کی کہ ای حضور عالیہ اگرچہ فی الحقیقت سپاہی بہت خراب ہے تاہم اسکے چند گواہون نے جنھون نے اسکی عادت اور خصلت بیان کی۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اچھا ہوا چاہے قیصر نے وہین فرمایا آہ ہا مین تمھارا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتی ہون۔ یہ کہتے ہی فوراً اس حکمنامے کو ہاتھ مین لیکر اس پر کلمۂ (معاف کیا) Pardoned. لکھکے ڈیوک کی

طرف سرکا دیا۔ لکھا ہے کہ لفظ Pardoned. لکھتے وقت
قیصر کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔



ادائے قرضہ

وزیر اعظم لارڈ ملبورن کا مقولہ ہے کہ
قیصر کو سلطنت کے اختیارات حاصل ہوئے بعد سب سے پہلے انہون
نے مجھسے یہ کہا کہ اب مین اپنے والد متوفی کا باقی ماندہ سب
قرض ادا کیا چاہتی ہون مجھے سب سے پہلے یہ کام کیا چاہیئے اور
اس کام کو مین خود پر فرض واجبی سمجھتی ہون لارڈ ملبورن
کہتے ہین کہ یہ بات قیصر نے اس خواہش مندی سے ظاہر کی
کہ اُنکے والد کا نام سنتے ہی مین آبدیدہ ہوا فی الحقیقت ڈیوک
او کنٹ کے رتبے اور اُنکے دستِ سخا کے مقابل اُن کا

وظیفہ بہت ہی کم تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ مدیون رہا کیے
الغرض اپنے والد کا تمام قرض ادا کیے تک قیصر کو چین نہ آیا ؞

قیصر کی حمایت

قیصر تخت نشین ہوتے ہی ہر قوم اور ہر شخص
کو از حد عزیز ہو گئین یہانتک کہ ایک مرتبہ کسی بیوقوف نے کہین
یہ کہدیا کہ اگر اس لڑکی ملکہ کو تخت سے اُتار کے اُس کے
چچا ڈیوک آوکمبرلینڈ کو تخت نشین کرین تو افضل ہو بس
وہین مشہور مفسد ارلینڈ مسٹر اوکانل Mr. O' Connell.
چھاتی ٹھوک کے کہہ اُٹھا کہ اس ملکہ کی زندگی اور حرمت اور اسکی
جسم کی حفاظت کے لیئے اگر ضرورت ہوئی تو مین ایک
طرفۃ العین مین ۔ پانچ لاکھ بہادران ایرلینڈ جمع کر سکتا ہون؞

دس بادشاہ سر بہ سجدہ کہ یہ ایک ملکہ ہے ؞

پارلیمنٹ Parliament. کی کنزرویٹو Conservatives. جماعت والے ٹوریز Tories. اکثر یہ
کہا کرتے تھے کہ اب لارڈ ملبورن جو لبرل Liberal. جماعت یعنے
وگ Whig والونکا سرگروہ اور ریاست کا وزیر اعظم ہے اُس کے
ہاتھہ مین یہ نوجوان ملکہ مانند ایک کاٹھہ کی پتلی کے ہے جس طرح
چاہیگا اُسے نچا سکیگا مگر حقیقت حال یہ ہے کہ بغیر نہایت غور و
غور کیے کے کبھی کسی امر مین قیصر اپنا دستخط نہین کرتی ہین ؞

یہانتک کہ بعض اوقات لارڈ ملبورن عاجز آجاتے ایک مرتبہ کسی ایک درباری معاملات کے نوشتے پر دستخط لینے کے لیئے لارڈ ملبورن نے قیصر سے از حد اصرار کیا۔ قوت ناطقہ کو حتی المقدور زور دیکر بڑی فصاحت سے اس مقدمے کے ہر پہلو کو سمجھاتے اور فہمائش کرتے رہے۔ لیکن آخر کو قیصر نے یہی کہا کہ میری پوری تسلی نہ ہوگی تب تک مین نوشتہ پر دستخط کبھی نہین کرونگی لکھتے ہین کہ ایک مرتبہ اُس تجربہ کار وزیر اعظم لارڈ ملبورن نے صاف کہا کہ۔ درباری معاملات کو باریکی سے دیکھنے اور اسکی تحقیقات کرنے مین یہ ہماری ایک نوجوان شہزادی ملکہ وس بادشاہون سے بڑھکے نکتہ شناس اور دقیقہ رس ہین ؛

قیصر نے لفظ الکزنڈرنہ ترک کیا

اگرچہ بادشاہی اعلام مین قیصر کا نام الکزنڈرنہ وکٹوریہ لکھا ہوا ہے لیکن لفظ الکزنڈرنہ ترک کر کے آپ ہمیشہ وکٹوریہ ہی لکھا کرتی ہین ؛ ایک کتاب مین Victoria I. یعنے وکٹوریہ اوّل دیکھنے مین آیا ملکہ اس کے مصنف لکھتے ہین کہ یہ اخیر نام قیصر کے نزدیک ولپسند ہے ؛ لیجیئے ہم قیصر کی صحیح دستخط کی نقل ہدیۂ ناظرین کرتے ہین

(۱) تخت نشین ہوئے بعد سب سے پہلا دستخط

Victoria R

(۲) ایمپرس آو انڈیا یعنی قیصر ہند کہلائے بعد

Victoria R.I.
Aug: 14 – 1886 –

باب چوتھا قیصر کی تاجپوشی کے بیان مین

تخت نشینی سے کس عرصہ بعد تاج پوشی ہوئی

قیصر کی تاجپوشی کے رسومات اُنکی تخت نشینی کے ایک سال اور چار روز بعد یعنی ۲۸ وین جون ۱۸۳۸ء کے روز ادا ہوئے۔ اتنا عرصہ انگلنڈ کو اس روز بہجت افروز کی تیاری مین گذرا سب سے بڑا کام تو یہ تھا کہ قدیم تاج جو قیصر کے

چہار زیب سر کرتے رہے وہ قیصر کے نازک سر کے لیئے نہایت گران اور نا زیبا تھا۔ اور علاوہ اس کے تاج پوشی کے مدح مین کئی خاص قصاید موزون ہونے کو تھے اور رعایای برطانیہ کے لیئے خاص تمغے بھی تیار ہو رہے تھے ؛ علاوہ برین تمام باشندے اس خطۂ دولت خیز کے محافل جشن اس نوجوان ملکہ کی خوشنودی تاجپوشی کی تیاریون مین مشغول تھے ۔

نئے تاج مین نصب کئے ہوے جواہرات

نیا تاج جو خاص قیصر کے لیئے تیار ہوا تھا اسمین جو جواہرات جڑے ہوئے تھے صرف انہین کی قیمت گیارہ لاکھ تیس ہزار روپئے لکھی ہوئی ہے اسکے اکثر جوہر پادشاہی پرانے تاج سے لئے ہوئے ہین یہ تاج رنڈل Rundell. اور برجز Bridges. نامی استاد کاریگرون کے دست صنعت پرست کا بنا ہوا ہے جسمین ایک بہت بڑا لعل اور ایک بڑا دانہ نیلم کا اور ۱۶ عدد چھوٹے نیلم گیارہ زمرد اور چار یاقوت اور ۱۳۶۳ آبدار الماس ۱۲۷۳ گلابی ہیرے اور ۱۴۷ الماس کے چوکے ۴ صراحیدار موتی اور ۲۷۳ اور قسم کے آبدار موتی غرض یہ سب عمدہ جواہر زواہر اس تاج مین نصب کئے گئے ہین ۔ یہ تاج قدیم

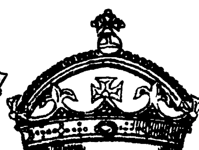
تاج ۷ رطل سے زیادہ وزندار تھا۔ مگر یہ نیا فقط ۳ رطل وزن کا ہے


THE CROWN.

قیصر کا تاج


CORONET OF QUEEN'S GRANDCHILDREN.
تاج نبیرہ و نبیسۂ قیصر


CORONET OF QUEEN'S DAUGHTERS AND YOUNGER SONS.
قیصر کے دوسرے شہزادونکا تاج


CORONET OF THE PRINCE OF WALES.
ولیعہد بہادر کا تاج

> تاج پوشی کی رسومات مین شہزادہ البرٹ کا موجود رہنا

ادای رسومات تاج پوشی مین بہت سے پادشاہی مہمان شریک جلسہ تھے ازانجملہ شہزادۂ البرٹ خاص مہمان قیصر کہلاتے تھے لنڈن مین شہزادہ البرٹ کی یہ دوبارہ تشریف آوری تھی۔ بعض باریک بین وقایع نگارون نے شہزادے کی اُسوقتکی ملاقاتکو قیصر کی عروسیکی نسبت کا باعث لکھا ہے۔

ضیافت مین گوسالہ کا بریان اس تاجپوشی کی ضیافت مین ایک کامل گوسالہ بریان ہونا کیا گیا تھا جسے بنام گاؤتا جگذاری کہتے ہین اور جسے ۳۵۰۰ عجوبہ بینون نے چار چار آنے کی فی ویکر دیکھا تھا ۔

عام تماشے اس تاج پوشی کیوقت لنڈن کے تمام تماشا خانون مین بلا اجرت تماشے دکھائے جاتے تھے اور ایک بڑا غبارہ اڑایا گیا تھا ۔ اور ہائیڈ Hyde پارک Park کے باغات مین کئی روز ایک بڑا میلا لگا رہا ۔

تاج پوشی کیوقت بادشاہ کو بوسہ دینیکی رسم ۔ تاج پوشی کی رسم ادا کرنیکے لیئے بڑے بڑے اشتہارات شایع ہوئے تھے جنمین ایک یہ بھی تھا کہ پیرز Peers لوگ یعنے وہ اُمرا جو پارلیمنیٹ کے ہوس آف لارڈز House of Lords کے شریک ہین ۔ وہ تاج پوشی کے رسم کے وقت قیصر کے بائین رخسار پر حسب آئین مجریہ بوسہ دین غور کا مقام ہیکہ ایک ایسی نوجوان شہزادی کو دنیا و دنیوی عہدے والے تقریباً ۶۰۰ اعضاء پارلیمنٹ یکے بعد دیگرے آ آ کر انکے بائین رخسار پر بوسہ دیکر گردن تسلیم خم کرین اور مجرای شاہانہ بجا لائین ۔ آیا یہ حرکت قیصر کے

حق مین خوف پیدا کرنیوالی نہین تھی ۔ آفرین ہے لارڈ ملبورن کو جس نے اس قدیم رسم کو اسوقت کے لیئے باین صورت تبدیل کر ڈالا کہ فقط ملکہ کے چچا پادشاہی ڈیوکس Dukes جو بہت ضعیف تھے ملکہ کے رخسار پر بوسہ دین اور باقی کل امرا ملکہ کے تاج کو ہاتھ لگا کے ملکہ کے بائین ہاتھ پر بوسہ دیکر حلف اٹھاوین ۔

رسومات تاج پوشی بڑی تکلفات اور بڑے کر و فر کے ساتھ پنجشنبہ کے روز ۲۸ وین جون ۱۸۳۸ع کو قیصر نے ولیسٹ منسٹر ابی مین اپنا افسر ہمایون فرق پر رکھا اس روز صبح صادق کے وقت سے تمام شہر لندن رشک چمن بن گیا تھا۔ پریون کے پرے بلبلون کے پرونکے مانند ہر کوچہ و بازار مین گلگشت کر رہے تھے ۔ تماشائیونکا غلغلہ شادمانی ہر سمت شور افگن تھا جدھر دیکھو خوش پوش جوق جوق ولیسٹ منسٹر کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے تھے خلایق جوق جوق ولیسٹ منسٹر تک تمام مکانون کے آگے منڈوے بنا بنا کے ان مین تماش بینون کے لیئے نشست گاہین تیار کی گئی تھین کچھ دن چڑھے تک وہ سب بیٹھکین تماش بینون سے بھر گئین اور ہر بیٹھک کی اجرت بھی بہت گران مقرر تھی ابی Abbey کے اندر

جھکلین تھین وہ شام کیوقت تک مشکل دس دس روپے کو میسر آسکتی تھین اس روز ایسے اژدہام عام مین پولیس کے سپاہیونکا انتظام قابل تحسین تھا۔ دس بجے کے وقت اکیس ۲۱ توپ کی سلامی اور بادشاہی جھنڈے کا بلند ہونا قیصر کی بادشاہی گاڑی مین سوار ہونے کی نشانی تھی۔ آخر بڑے اژدہام اور اہتمام کے ساتھہ آٹھہ گھوڑے کی بادشاہی گاڑی مین ملکہ معہ ہمنشینونکے ایک عجیب تجمل اور شان اور آن بان سے آن بیٹھین آٹھہ امیر زادیون نے جو جشن مین اپنا نظیر نہین رکھتی تھین ملکہ کا بادشاہی جبہہ کا دامن پیچھے سے تھام لیا تھا اور پچاس سہیلیان نہایت تپاک سے بناؤ کئے ہوئے بڑے ناز وانداز کے ساتھہ محبوبانہ ادا سے پیچھے پیچھے چل رہی تھین ۔ بادشاہی گاڑی کے آتے ہی بڑے جوش وخروش کے ساتھہ غلغلۂ تحسین وآفرین وطنطنۂ شادمانی وکامرانی ثرا سے ثریا تک پہنچا ملکہ کا چہرہ اسوقت نہایت شادان وفرحان نظر آتا تھا فوجون سے سلامی کی بندوقین ایک کے بعد ایک سر ہوتی رہین اور انگریزی بجنتر دن مین قومیہ دعا کا قصیدہ بجتا رہا غرض ساڑھے گیارہ بجے ولسٹ منسٹر مین لگژونق Wset Minster

افزا ہوئین ۔ جسکے ہر ہر گوشے مین بڑی عمدگی سے ایسے
منڈوے باندھے گئے تھے کہ جہان ہزار ہا آدمی بفراغت
بیٹھکے اس محفل ہمایون منزل کی سیر کرین ۔ اندرون محل ملکہ کے
لئے ایک مکلّف فرش کیا ہوا تھا جسپر عمدہ قسم کا گران بہا
کمخواب بچھا تھا اور اس پر ایک جگمگاتی ہوئی طلا کار کرسی
بچھا رکھی تھی ۔ شرکا پارلیمنٹ سُفرای سلاطین نزدیک و دُور اور
مردمان پسندیدہ حضور اور اعلےٰ تر درجے کے اہل رتبہ والا
خاندان امرا کے لیئے شہ نشین عمدہ آراستہ تھین غرض یہ
جا ہی اسقدر بھر گئی تھی کہ وہم خیال کی تصویر کو بھی انکی پہلو مین
بار پانا محال تھا ملکہ کی ہمنشین لیڈیونکی طرف اُسوقت کوئی آنکھ
اٹھا کر دیکھے یہ کیا امکان تھا یعنے وہ اسطرح جواہرات مین جڑی
ہوئی تھین کہ دیکھنے والون کی آنکھین چوندھیا جاتی تھین حقیقت
حال یہ کہ اُس سے پہلے کسی نے ویسا جلسہ دیکھا تو کیا سنا بھی
نہ تھا اور آیندہ کا علم تو اُس شہنشاہ علی الاطلاق کے سوا کسیکو
نہین اُن کمان ابرو مہوشون کے آبدار رنگا رنگ جواہرات
نے گویا ایک قوس قزح کا رنگ دکھا دیا تھا جنمین چارون طرف
سے بجلیان گوندرہی تھین اور اُن مہروشون کی ملکھین اونکے

روشنی کا سایہ گرنیسے تیر یا سے خطوط شعاعی کا کام دیتی تھین ۔
بعد اس کے قرناؤن سے پی دربی یہ آوازین بلند ہونے لگین حضرت
ملکہ کو بچا خداوندا ۔ God save the Queen.
باہر توپونکی شلک سے یہ ثابت ہوا کہ رسومات تاج پوشی ادا
ہو رہے ہیں اور تاجکی اطاعت و تاجدار کی خیر خواہی کی سوگند
حلف کی کارروائیان شروع ہو گئین ۔ وہ جو اکابر امرا کہ اُسوقت
وہان بجا آوری رسومات کے لیئے حاضر ہوئے تھے اُن مین
Viscount Earl Marquis Duke
۱۸ ڈیوک ۲۲ مارکوس ۹۴ ارل ۔ ۲۰ وسکونٹ اور ۹۲
Baron
بیرن تھے ۔ ہر ایک حسب مدارج نوبت بہ نوبت سروقد کھڑا
ہو کے قیصر کے روبرو آتا پہلے سر جھکا کے تسلیم کرتا پھر
تاج کو چھو کے گھٹنون کے بل بیٹھ کر قسم کہاتا اور قیصر کے
بائین ہاتھ پر بوسہ دیکے لوٹ جاتا ۔
لارڈ رول کا حال ۔ لکھتے ہن کہ اس ادای رسومات کے وقت
ایک پیر ضعیف نود سالہ امیر جسکا نام لارڈ رول Lord
تھا ملکہ کے تاج کو چھو کے اُنکا ہاتھ چومتے وقت پانونکی Rolle.
لغزش سے تخت پر چڑھتے ہوئے گرنے پر تھے کہ دوسرے
امیرون نے جو وہان کھڑے تھے فوراً انکو تھام لیا ۔ پھر انہونے

دوبارہ چڑھنے کی کوشش کی لیکن ملکہ بذات خاص نہایت مہربانی فرماکر آگے بڑھ آئین اور اپنا ہاتھ چومنے کے لیئے آگے کردیا ؀

تاج پوشی کا باقی ماندہ حال

جب تاجپوشی کی سب رسومات تمام ہوے اسوقت ملکہ تحسین و آفرین کے ازحد شور وغل مین پھر واپس آئین اُس جشن کے محفل مین لباس ملکہ کا ارغوانی مخمل کا تھا سر پر تاج مرصع اور دہنے ہاتھ مین عصای شاہی جسے Seeptre کہتے ہین اور بائین ہاتھ مین قرص طلائی یعنی Orb ارب اور دست راست کی بیچ کی انگلی مین دستی مہر شاہی پہنی ہوئین عصر کے وقت آپ اپنے محل مین واپس آئین ۔ شاہی عصے سے قبضہ ریاست مراد لی جاتی ہی ۔ گوئے طلا کرۂ زمین پر دلالت کرتا ھے اور بادشاھی انگشتری پہننے سے یہ مراد ہے کہ ملکہ کو آج اپنی رعایا سے خاص علاقہ ہوگیا ؀ اسیطرح تین تلوارین جو قیصر کے ساتھ تھین ایمین ایک انصاف کی دوسری حفاظت کی تیسری تلوار جو کند تھی وہ رحم کی کہلاتی ہی غرض قیصر اپنے محل مین آتے ھی ڈاش Dash نامی اپنے پیارے کتّے کی آواز سن کر نہایت اشتیاق سے یہ کہتی ہوئی اُس کے پاس چلی گئین کہ آج

تو اس کو نہلا یا بھی نہین ۔ اُسی روز شام کیوقت ایکسو آدمیونکی ضیافت قیصر کے طرف سے دیگئی اور رات کے وقت ڈیوک آو ویلنگٹن نے دو ہزار آدمیونکا بال دیا ۔ جابجا ضیافتین ناچ راگ رنگ ترنگ کے ساتھہ ہونے لگے ۔ تمام شہر مین رنگ بلبل خوشی کے چہچہے اور شگوفہ دلی کے قہقہے ہونے لگے غریب غربا کو اس روز رات کیوقت للّٰہ فی سبیل اللہ مُفت نان بٹنے لگے ۔

تاج پوشی کے رسوم کا خرچ

پارلیمنٹ کے ایک نوشتے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تاج پوشی کے ادا ے رسومات کے تجمل اور جشن مین سات لاکھہ روپیہ صرف ہونیکا تخمینا کیا گیا جسکی نصف رقم ویسٹ منسٹر ابی کی آرایش وغیرہ مین صرف ہوئی جارج چہارم کی تاج پوشی کے خرچ کا اندازہ شروع مین دس لاکھہ کا کیا گیا تھا لیکن آخر کو چوبیس لاکھہ کے قریب روپیہ صرف ہوا اور ولیم چہارم کی تاج پوشی کا خرچ فقط پانچ لاکھہ روپیہ لکھا گیا ہے ۔

تو شہنشہ ہی تجھے تاج مبارک ہووے
ہند و انگلنڈ کا تجھے راج مبارک ہووے



THE QUEEN ON CORONATION DAY.

باب پانچوان قیصر کی کتخدائی کے بیان مین

قیصر کے طلبگار لکھتے ہین کہ بعد ادائے رسوم تاجپوشی قیصر نے وہ اپنا رنگ و روغن نکالا کہ قابل دید تھا۔ ایران بیاہی ملکہ زمان وزمانیان و قیصر سند و ہندوستانیان کے ہم پہلو ہونے کر تخت شاہی پر بیٹھنے کی خواہش اہل انگلنڈ میں ایسا نوجوان کون تھا کہ جس کے سر مین نہ سمائی ہوگی اور اس گوہر بے بہا سے رشتہ کتخدائی کی ہوس اسکے دل مین نہ آئی ہوگی۔ اُس وجہ علیا سے نسبت کے خواہش مند اس کثرت سے موجود ہوگئے کہ ایک وقایع نگار لکھتا ہے کہ وکٹوریہ سے قبل کسی ملکہ کے اس کثرت سے خواہان پیدا نہین ہوئے تھے قیصر کے خواہان حالت جنون و آوارگی مین زیادہ نظر آئے اور بارہا گرفتار کئے گئے اکثرون نے بذریعہ مراسلات اپنے ارمان بھرے ارادے پرستان قیصر کی جناب مین گذارش کئے جنکا احوال طول ہے اور یہان انکا ذکر فضول ہے۔ قیصر کو انگلستان کی تخت نشین دیکھکر یوروپ کے نزدیک و دور ملکون کے شہزادے ان سے نسبت کرنے کی ہر طرح بندشین باندھتے تھے بلکہ متوفی بادشاہ ولیم

نے نیدرلینڈ کے شہزادے الکزنڈر کو اپنی بھتیجی وکٹوریہ کے
لئے پسند کرلیا تھا۔ اور دوسرے بادشاہی خاندان والون
نے کیمبرج کے شہزادے جارج کو مگر یہ سب خیالات خام تھے

شعر

معلومش نیست کہ میل یار کیست ۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ۔

قیصر کے بزرگونکا ارادہ شادیکی بابت

ملکہ عالم کے دل مین اپنے پھپیرے بھائی
شہزادۂ البرٹ کی لیاقت اور الفت
سمائی ہوئی تھی اور شہزادہ البرٹ بھی ہزار جان قیصر کے
خواہان تھے وکٹوریہ و البرٹ کے بزرگون نے یہ بات
اُسوقت سے ٹھان رکھی تھی ۔ جبکہ یہ دونون ہنوز گہوارون مین
جھولتے تھے غرض یہ شادی فقط دلہہ دلہن کی ہی خوشی سے نہین
ہوئی بلکہ اُنکے کل بزرگ وارونکی اُسمین رضا اور رغبت تھی ۔

قیصر کا البرٹ سے رشتہ

قیصر کا جس سے عقد ہوا وہ شہزادہ البرٹ
ڈیوک آو کوبرگ کا دوسرا فرزند تھا ولادت اس شہزادے
کی کوبرگ سے چار میل کے فاصلے پر روزنیا Rosenau.
بستی مین ۱۸۱۹ء مین ہوئی کہ جس سال ہماری قیصر پیدا ہوئی
ہین ۔ قیصر اس شہزادے سے تین ماہ اور کوئی دو تین روز عمر مین

بڑی ہیں ۔ نام اُس شہزادیکا فرانسس چارلس اگسٹس البرٹ امانوئل تھا ۔ اور بعد کتخدائی کے پرنس کنسرٹ آو انگلنڈ مشہور ہوے ۔ قیصر کی والدہ ڈچس آو کنٹ شہزادۂ البرٹ کے والد ڈیوک آو کوبرگ کی بہن تھین پس قیصر کے رشتے مین وہ شہزادہ پھپیرا بھائی ہوتا تھا ۔ اور پرنس لیوپولڈ بادشاہ بلجیم قیصر کا ماموں اور البرٹ کا چچا تھا ۔ جو اپنی بانوے عزیز خلایق شہزادی شارلٹ کے انتقال سے نہایت مغموم ہو کے لنڈن ہی مین سکونت پذیر تھا اور یہی شخص اپنی ہمشیرزادی اور برادرزادہ کی قرابت کا کامل طور سے بانی تھا ۔

البرٹ کی والدہ کی طلاق

جب شہزادۂ البرٹ ۱۸۲۴ مین ۵ برس کا ہوا اسوقت اُس کی والدہ اور والد کی مفارقت ہو گئی اور دو سال کی بعد شہزادہ کی والدہ کو طلاق دی گئی ۔ بعد طلاق کے شہزادۂ البرٹ اور اُنکے بڑے بھائی شہزادۂ ارنسٹ نے کبھی اپنی ماں کو نہین دیکھا ۔ وہ غریب ۲ ۳ سالہ ۱۸۳۲ مین اس دنیا سے نقل کر گئی ۔ جسکا غم البرٹ کو مدت تک رہا ۔ پھر البرٹ اور ارنسٹ کو اُنکی دو دادیون نے

پرورش کیا ہ

البرٹ کی انگریزی وضع

شہزادہ البرٹ اگرچہ ملک جرمنی کا باشندہ تھا لیکن پیدایش سے وضع اسکی کچھ کچھ انگریزی معلوم ہوتی تھی۔ اور وہ پادری جسنے ڈیوک اور ڈچیس آوگسٹ کی نکاح خوانی کے رسم ادا کئے تھے۔ اسی نے اس شہزادہ کو اصطباغ بھی دیا تھا۔

البرٹ کی دادی کا انتقال

شہزادہ البرٹ کی دادی نے اپنے پوتے **البرٹ** اور اپنی پوتی **وکٹوریہ** کے دلون مین اوائل عمر سے ایسی محبت قایم کردی کہ آغازِ عمر سے ہی اُن دونون مین سررشتہ رسل رسایل جاری ہوگیا تھا۔ جب شہزادہ البرٹ کی عمر شہور سال کے شمار تک پہنچی تب اوس ضعیفہ خاتون نے اس جہان کے افکارات سے بغم ہوکر روضۂ آخرت بسایا تھا ولیکن **البرٹ و وکٹوریہ** کے نسبت ناتے پر اپنے فرزند شہزادۂ **لیوپولڈ** کو پورے طور پر آمادہ کرگئین تھین جسکا اثر اشتہری۔

البرٹ کی لیاقت وحلیہ

شہزادۂ البرٹ نے مختلف علوم بہت جلد حاصل کرلئے تھے۔ علی الخصوص علم

اللسان - علم موسقی - علم ادب - علم اخلاق - اور علم تمدن جوکہ سلاطینون کے لئے واجبات سے ہین - البرٹ کے اخلاقی درس اور جسمی ورزش کی تربیت نے یہہ اثر پیدا کیا کہ سن بلوغ کو پہنچتے ہی وہ نوجوان ایک بلند خیال صاحب جمال شکیل وعقیل ومحبوب القلوب ہوگیا - علاوہ تحصیل علوم کے شہزادہ کو تمام ملک جرمنی کے سفر اور نیز ملک آسٹریا ہالنڈ - سوزرلنڈ - اطالیہ - وغیرہ دور و دراز ملکونکی سیاحت سے تجربۂ عالم وعالمیان خوب ہوگیا - بلکہ اعلی درجے کی معلومات نے جہان دیدہ بنایا - باین ہمہ شادی سے پیشتر بلکہ جشن کتخدائی تک یہہ شہزادہ بڑی احتیاط سے تعلیم وتربیت پاتا رہا ۔ صورت وسیرت دونون مین یہہ ایک نہایت حسین ومتین شہزادہ تھا ۔

البرٹ وقیصر کی پہلی ملاقات

سنہ ۱۸۳۶ء مین یہہ شہزادہ سترہ برس کا ہوا اسوقت اپنے والد ڈیوک آف کوبرگ اور بھائی پرنس ارنسٹ کے ہمراہ لنڈن مین آکے ایکمہینہ تک کنسنگٹن محل مین رہا تھا ۔ اسوقت قیصر کو شہزادہ البرٹ کے ہمراہ سیر تماشون مین جانے اور باغ وباغیچونمین گلگشت

کرنے کی اجازت تھی ۔ بعض صاحب لکھتے ہین کہ اُسیوقت سے اُن دونونکا دلِ مودّت منزل برنگ گل وبلبل باہم والہ وشیدا ہوگیا تھا ؛

شگون نیک ۱۸۳۹ء کی موسم بہار مین جب شہزادہ **البرٹ** اربرگ کا دور ودراز سفر کرکے واپس آیا اُسوقت اُسکو سب سے پہلے اپنے مکان مین ملکۂ انگلستانکی تصویر نظر پڑی جسے شہزادہ نے اپنی تشریف آوری کا شگون بشارت مشحون تصور کیا ؛

قیصر نے اس تصویر کو خاص اپنی فرمایش سے کھچواکر بڑی تاکید سے روانہ کی تھی کہ شہزادہ مکان مین قدم رکھتے ہی سب سے پہلے اس تصویر کو دیکھلے ؛

البرٹ کی ملاقات سفر مذکور سے واپس آکے دوسرے مرتبہ **آلبرٹ** اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ اکتوبر مہینے مین **لنڈن** کو آیا تھا ؛ اسوقت قیصر نے اپنے ماموں کو خط مین لکھا کہ ۔ شہزادۂ **البرٹ** کا حسن ایک عجیب وغریب ایسا دلفریب ہے ۔ کہ جسکے نظارے سے حسن پرستونکا دل ناشکیب ہے ۔ اسکی محبوب القلوبی ۔ بی تکلفی وبے ریائی کے ساتھ سحر سامری کا کام کررہی ہے ؛ ان دنوں بعد از فراغ امورات لابدی شب کے

وقت اکثر بڑی تیاری کے ساتھہ ضیافتین اور نلج ورنگ ہوا کرتے اور ان جلسون مین **قیصر** خودکو احدٌ من الناس ایک مخلص عورت تصور کرتین ۔ اور بلا تکلف شریک ہو کر شہزادۂ **البرٹ** کے ساتھہ اکثر اوقات خوش ادائی سے بڑی ہنرمندی کے ساتھہ رقص کیا کرتین ۔

پارلیمنٹ مین نکاح کی گفتگو اور روز کا معین ہونا

سنہ ۱۸۴۰ع کی ۱۶ وین تاریخ جنوری کو پارلیمنٹ مین خود **قیصر** نے کہا کہ ۔ اب مین اپنے پھپیرے بھائی شہزادۂ البرٹ کے ساتھہ شادی عقد کا ارادہ رکھتی ہون ۔ اور اسمین مجھے اپنی خود کی خانگی خوشی کے علاوہ رعایا کی بہبودی بدرجۂ کمال نظر آتی ہے ۔ بنابرین اب مین چاہتی ہون کہ شہزادۂ البرٹ کے لئے ہزرایل ہینس His Royal Highness کا پادشاہی خطاب مقرر کیا جائے ۔ پھر بہزار تکرار پارلیمنٹ مین شہزادۂ البرٹ کے لئے جو کہ ملکۂ انگلستان کے شوہر بنے لاکھہ روپے کا سالانہ وظیفہ علاوہ خطاب کے قرار پایا ۔ اور فیبروری کی دسوین تاریخ سنہ ۱۸۴۰ع نکاح کے لئے مقرر ہوئی ۔ شہزادہ اپنے والد اور بڑے بھائی کے ساتھہ بکنگھام پالس مین چلا گیا

رسومات کتخدائی

چونکہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا کہ انگلستان مین کسی ملکہ کی شادی نہین رچی تھی ۔ سو اب

عرصہ دراز کے بعد قیصر کی شادی کا موقع اہل انگلنڈ کے ہاتھ آیا۔ جسنے اس ملک کے ہر غنچہ احباب پر یہہ شگوفۂ خوشنودی کھلایا کہ معمول سے زیادہ خوشی وخورمی رعایا کو حاصل ہوئی ہر ایک کا دل باغ باغ تھا غم سے فراغ تھا۔ سحر کا تڑکا ہوتے ہی بکنگاہم پالس مین ایک عام اژدہام لگ گیا تھا۔ شعر ذیل کے مضمون کا تذکرہ عام تھا۔

شعر

چمن چمن ہے ہر ایک کوچہ آج انگلنڈ کا ۔۔ ہے باغ ہستی مین گل طرۂ تاج انگلنڈ کا

غرض مقام مذکور سے سنٹ جیمس کے گرجا گھر تک دلہن اور نوشاہ کی سواری جانیوالی تھی تماشا بینان برومند کی ہر صف رنگارنگ کی پوشاک کے باعث جیسے دہ فل ڈرس کہتے ہین پھولونکی ڈالی تھی جب دنکے پونے بارہ گھنٹے ہوئے تب شہزادہ البرت مع اپنے والد اور بھائی کے خدم وحشم کے ساتھہ گرجا گھر کو روانہ ہوا۔ اور سوا بارہ بجے قیصر اپنی والدہ اور ڈچس آو سدھرلنڈ کے ساتھہ شاہانہ زرق برق درخشندہ لباس زیب تن فرماکر آفتاب نصف النہار کے مانند آراستہ پیراستہ ہوکے کھلی گاڑی مین روانہ ہوئین۔ لباس سفید ساٹن کا تھا اور اوسپر کلابتو کا کام کیا ہوا تھا۔ دس ہزار روپئے

فقط کلاہنون کا خرچ بتلایا گیا ہے ۔ اس لباس کو دو سو
آدمیون سے کچھ زیادہ کاریگرون نے ملکر آٹھ مہینے مین تیار کیا
تھا ۔ جب قیصر گرجا گھر مین آئین تب چہرہ اُنکا اُترا ہوا اور متفکر
معلوم ہوتا تھا ۔ لیکن اونکی وفادار رعایا کی صدای مرحبا نے
جسکی آواز آسمانی رعد سے بہت ہی بڑھ چڑھ کے تھی فوراً
اوس برق وش کو خندہ رو بنا دیا ۔ جون جون آگے بڑھتی
وُون وُون چارون طرفسے غلغلہ تہنیت سرائی کا زمین سے
آسمان تک جا پہنچا اور پھر توپونکی شلک سے گاؤ زمین کا کلیجہ
ہل گیا طبل اور برق وغیرہ کی آواز اسقدر بلند ہوئی کہ طاؤس
فلک ناچنے لگا ۔ غرض کہ اس مبارکباد کے اظہار نے نزدیک
اور دور کی خلقت کو آگاہ کر دیا کہ مطابق آئین دلہہ نے دلہن کو
انگشتری پہنائی اور مناکحت کے تمام رسومات اندرون گرجا
گھر ادا ہو چکے ۔ اور پھر خلق اللہ نے بکنگام پالس کیطرف رجوع
کی تاکہ اپنے والیۂ ملک کو اسکے نوشاہ کے ساتھ واپس آتے ہوئے
دیکھین اور اپنے وفاداریکی داد نالیون کے شور وغل اور ہُرّے
کی پُرجوش صدا سے دین ۔ یہہ سواری لنڈن سے
ونڈسر کو جسکا فاصلہ بائیس ۲۲ میل کا ہے گئی اور وہان تک

تمام راستہ تہنیت دینے والون سے معمور تھا اور ہر سمت سے صدائے حبذا و مرحبا کا شور تھا۔ یہان انکو حسن معاشرت کے رسومات ادا کرنیکے لئے جسے انگریزی مین ہنی مون Honey. Moon. کہتے ہین فقط تین ہی روز ملے کیونکہ کاروبار ریاست کی نگرانی کا تقاضا متحرک تھا۔ لہذا فوراً وہ لنڈن کو واپس آگئے ؀

پارلیمنٹ مین دربار

قیصر نے ۱۰ وین فیبروری کو بکنگھام پالس (Buckingham Palace) مین ایک دربار منعقد فرمایا جسمین پارلیمنٹ کے ہر دو محکمون کے جانب سے تہنیت نامے گذرانے گئے۔ اور پھر لنڈن کے پادری اور کارپوریشن اور بعد اسکے کامبرج کے مدرستہ العلوم اور سکاٹ لنڈ کے گرجا گھر وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے تہنیت نامے پیش ہوئے؀ پھر نوشاہ البرٹ کو انگلستان کے اعلی درجے نیٹ Knight گرانڈ کراس Grand Cross کا خطاب عطا ہوا؀

قیصر کے خسر کی روانگی

۲۸ وین فیبروری سنہ ۱۸۴۰ع کو ڈیوک آف کوبرگ خسر قیصر انگلنڈ سے روانہ ہوکے جرمنی کو واپس آئے؀ شہزادے کو اپنے والد کی مفارقت ازحد شاق ہوئی۔ قیصر اپنے روزنامچے مین اپنے خاوند کے غم کو دیکھتے تو کس دل سوز

فقرہ مین بیان کرتی ہین ۔ آہ میرے عزیز ترین اور میرے گران
بہا خاوند کا دل اسوقت کیسا ملول ہے ۔ باپ بھائی اور
دوست آشناؤنکو اور ملک کو اوسنے ترک کیا۔ اور میرے ہی
لئے ترک کیا۔ بارے تعالیٰ تو مجھے اس میرے عزیز کی خوشنودی
کا باعث کرے ۔

شادی کا خرچ قیصر کی شادی کا خرچہ جو سرکاری خزانے
سے ہوا وہ (۹۲۲۶۰) روپئے کا گنا گیا جسمین سنٹ جیمس
کے گرجا گھر کی درستگی کو (۴۷۰۸۰) روپئے خرچ ہوئے ۔
اور سرکاری دفاتر کی روشنی کو (۶۸۰۰) روپئے ناٹک اور تماشے
خانون کے لئے (۲۱۱۵۰) روپئے اور شہزادہ البرٹ کے لندن
کی مسافری کے لئے (۱۶۲۳۰) روپئے ۔

عروسی کیک عروسی کیک Wedding cake جو قیصر ہند کی شادی مین
تیار ہوا تھا۔ سو نہایت عجیب و غریب ذائقہ کا تھا۔ کبھی کسو
نے ویسا دیکھا تھا نہ سنا۔ مزہ اسکا عجب لذیذ۔ مقدار اسکا
بہت بڑا اور اسپر نفیس نقش بنائے گئے تھے وہ کیک نو ۹
فیٹ سے زیادہ مدور تھا۔ اور سولہ ۱۶ انچ عمق اور وزن اسکا
(۳۰۰) رطل اور قیمت (۲۱۰) روپئے تھی۔ اور چار آدمیوں نکے

ہاتھ سے وہ میز پر رکھا جاتا تھا۔ اسکے نقش و نگار۔ بیل بوٹہ و تصویرون مین بڑا کمال و ہنر ظاہر کیا گیا ؀

اہل یورپ کے خیالات

مخفی نرہے کہ ابھی تک **انگلستان** کے جہال شادی کے کیک کا اپنی معشوق کے دام محبت مین گرفتار کرنے کے لئے ویسا ہی عجیب استعمال کرتے ہین جیسا کہ ہمارے یہان کے بعض عامل حُب کا عمل کرتے ہین ؛ ایک صاحب انگریز جنھون نے آداب عاشقی و خلوت سازی مین ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے وہ لکھتے ہین کہ شادی کرنے کے لئے چہارشنبہ و پنجشنبہ بہترین روز ہین اور جمعہ کو بدترین روز ٹھہرایا ہے ؛ غرض کہ ابھی تک یہہ لوگ سعادت اور نحوسیت ایام کے قایل ہین۔ اسیطرح شادی کی ضیافت مین ایک خاص قسم کی مچھلی کا ہونا بہت مبارک سمجھتے ہین۔ علی الخصوص جبکہ وہ مچھلی جمعہ کے روز پکڑی ہوئی ہو ؀

قیصر کی خوابگاہ کا سوال

اب اس باب کو ختم کرنے سکے قبل مناسب یہہ ہے

شعر

زیر و زبر ہے دل سو کر ایک نقطہ خرو پس ؛ بدبین قبوح لکھتے ہین لفظ فتوح کو ؛
کہ قیصر کے خواب گاہ ہی سوا انکے نام سے مخالفون نے شورید

خود غرضی ہو کر بد مزگی کے ساتھ جسکی شورش تمام انگلستان
مین پھیلائی تھی اوسکو اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے ٭
بیڈ چیمبر کوسچن Question Chamber Bed یعنی خواب گاہی سوال کے نام سے جو بحث
کہ ایک دفعہ زبان زدِ خاص و عام ہو چکی ہے اسے قیصر کی کتخدائی
یا خواب گاہ کو حقیقت مین کسی طرح کا علاقہ یا لگاؤ نہین۔ یہہ
فقط کنزروٹو جماعت والے ٹوریز لوگون کی بادشاہ
وقت کے حق مین زیادتی تھی۔ حال یہہ ہے کہ ۱۸۳۹ء مین یعنی
قیصر کی تاجپوشی سے چندے بعد پارلیمنٹ کی تبدیلی ہوئی
لارڈ ملبورن جو قیصر کی تخت نشینی کے وقت وزیر اعظم اور
لبرل جماعت والے وہگ لوگون کے سردار تھے۔ بلکہ بادشاہی
معاملات کی پوری فہمایش کرنے مین گویا قیصر کے اُستاد تصور
کئے جاتے تھے اور علاوہ اسکے قیصر کے محبِ صادق اور خیر خواہ
موافق بھی تھے وہ مستعفی ہوئے اور انکی جائے پر سر رابرٹ
پیل۔ ٹوریز کے سردار وزیر بننے کے لئے آمادہ ہوئے
اور اپنی جماعت سے اس نئی وزارت کے عہدہ دار اخذ کرنے کے
لئے قیصر کی خدمت مین حاضر ہوئے ٭ گفتگو کرتے ہوئے
اتفاقاً قیصر کی زبان سے بیساختہ یہہ کلمے نکل گئے کہ۔ مجھے اپنے

قدیم وزرا کی رائے دل سے پسند تھی۔ اور اب مین انکے مستعفی
ہونے سے ناخوش ہون۔ یہہ کلمے سر رابرٹ پیل کو از حد
شاق گذرے اور انکا پہلا یہہ گمان بالکل پکا ہو گیا کہ لارڈ
ملبورن نے اس نوجوان ملکہ کے دل مین اپنے خیالات اسقدر
ذہن نشین کر دئے ہین۔ کہ ملکہ ہمیشہ اُنہین کی رایے کو زیادہ
تر پسند کرینگی۔ پھر آگے بڑھ کے سر رابرٹ نے قیصر کی تمام
ہمنشین لیڈیون کو اور خواب گاہ کی سہیلیون کو انکے عہدون
سے معطل کر کے اپنی جماعت کے اُمرا کی لیڈیون کو مقرر کرنے کی
درخواست کی جو حسبِ قانون پارلیمنٹ جائز تھی لیکن قیصر
نے اس درخواست کو مطلقًا نامنظور فرمایا بلکہ اپنی ایک
سہیلی کو بھی علحدہ کرنے سے صاف انکار کیا خیر آخر کو سر
رابرٹ پیل نہایت ناراض ہو کے وہان سے اٹھا اور
ایک طرفۃ العین مین یہہ تمام گفتگو ٹوری لوگون مین مشہور
کر دی لیڈیون کی تبدیل کی بحث کا نام ٹوری لوگون نے
مارے حسد کے خواب گاہی سوال رکھ دیا۔ بطور مضحکہ جا بجا ہر
گلی کوچہ و بازار مین یہی گیت گاتے رہے اور اپنے گت مین اسے
خاصی دھنا سری بناتے رہے۔ بلکہ لکھتے ہین کہ ایک گھوڑدوڑ کے

مجمع مین قیصر کی سواری کو دیکھکر تو ریز لوگون نے اپنی شہزادی مہر نگار و ملکۂ کامگار کی شان مین جو انکی خداوند نعمت تھین تحسین یعنی نفرین کی آوازین بلند کین ۔ الغرض بعد بحث بیشمار و تکرار بسیار کے قیصر نے وہی اپنے قدیم وزیر لارڈ ملبورن کو واپس بلا کے قلمدان وزارت عنایت فرمایا اور تھوڑے ہی دنون مین یہہ سب باتین رفع دفع ہوگئین ۔ مگر اسوقت کے مباحثے نے قیصر کو آجتک ایسا ہوشیار کر دیا کہ تبدیل وزارت کے وقت آپ نے کبھی کسی جماعت کی طرف داری نہ کی ۔

باب چھٹا قیصر کا عالم سہاگ ۔

قیصر و البرٹ کا اتحاد

بعد شادی کے قیصر نے ایک خط مین لکھا کہ تمام دنیا مین بہترین عزیز ترین ۔ اور نوابون مین افضل صاحب تمکین اگر کوئی شخص ہی تو وہ میرا شوہر ہی ۔ قیصر کی نسبت البرٹ کا بھی یہی خیال تھا ۔ الغرض ان دونون مین اتحاد دلی اور اُنس قلبی تھا ۔ ہر ایک دوسرے کا سچا مددگار سچا دلدار ۔ اور سچا غمخوار تھا ۔ غرض البرٹ کی وفات تک ان

دونونکی محبت اور اخلاص روز افزون رہا کیا۔ قیصر و البرٹ کو شادمان
با فراغ دیکھکر۔ تمام رعایا جسکو پادشاہون کا چمنستان کہتے ہین
باغ باغ تھی۔ چارون طرف سے پیہم تہنیت نامے و سپاس
نامون کا مسلسل تار بندہ گیا تھا یہان تک کہ ایک روز البرٹ
کو ۲۷ تہنیت خوان جماعتون کا جدا جدا شکریہ ادا کرنا پڑا ؀

قیصر و البرٹ کے حقوق

البرٹ کو قیصر پر شوہر بننے کا ایک حق
تھا تو قیصر کو انکی ملکہ اور صاحب خانہ بننے کے دو حق البرٹ
پر تھے۔ مگر قیصر البرٹ کی دلداری مین ایسی محو ہوگئی کہ کبھی
خود کو البرٹ کے روبرو ملکہ خیال نہین کرتین۔ اور خانہ داری
کے کل امورات مین البرٹ کو مختار کل گردانا تھا۔ اگرچہ محل کے
عہدیدار جو بڑے لارڈ اور نامور لیڈیان تھین وہ ایک اجنبی
نووارد البرٹ کی مختاری سے ناراض ہوکے وقت بیوقت
قیصر سے کہدیا کرتین کہ حضور آپ ملکۂ جہان ہین اور مالک
مکان ہین اور آپکے شوہر آپ کی رعیت ہین پھر انکا اتنا بہت
اختیار کیون۔ اس فقرے کے جواب مین قیصر یہی فرماتین کہ
عقد نکاح کے وقت۔ شوہر کی محبت شوہر کی عزت اور شوہر
کی تابعداری کا جو اقرار مین نے کیا ہے سو اب اسکا پورا کرنا

مجملہ واجبات سے ہے۔ البرٹ بھی ہر حالت مین قیصر کے پورے حقوق کا لحاظ بڑی باریکی اور دانائی کے ساتھ کیا کرتا اور ہر امر کو عین مصلحت سے سرانجام دیتا۔

دربار ی معاملے مین البرٹ کی راے

قیصر کی خانہ داری کے علاوہ درباری امورات مین بھی البرٹ سے خفیہ طور پر مشورہ کیا کرتین ازبسکہ البرٹ دانای زمان شخص تھے قیصر کو ایسی رای صایب دیتے کہ وہ اس راے پر نازان ہوتین مگر البرٹ ظاہراً آپ کو قیصر سے بالکل علیحدہ رکھتے اور درباریون سے بھی بہت خلا ملا نہین رکھتے اسی باعث شروع مین لوگ انکو متکبر سمجھتے تھے۔ اکثر ناواقف لوگ وقار و وقعت کو تکبر سمجھے ہوئے ہین۔ بلکہ جو کم سخن فضول گو نہین اوسکو بھی مغرور متکبر کہا کرتے ہین۔ قیصر باین رتبہ اپنے شوہر کو ہمیشہ اسی القاب سے رقعہ لکھتین (پیارے خاوند) Dear Master.

انتظام خانہ داری

سب سے پہلے البرٹ کو خانہ داری کے بدانتظامی کے دفعیہ کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑی۔ محل مین کثرت ملازمین کے باعث یہہ اندھیر چل رہا تھا کہ اگر دریچے کا ایک شیشہ ٹوٹ جاوے تو دوسرا کانچ بٹھلانے کی منظوری

منتظمان محل سے ہفتوں مین نہین ملتی۔ ہر دریچے کے اندر کا
شیشہ صاف کرنے کے لئے علیٰحدہ عہدیدار مقرر تھے اور
باہر کے لئے علیحدہ بس اسی پر اس بدانتظامی کو قیاس کر لیجئے۔
اندرون محل کے امورات کے لئے دو لارڈ مقرر تھے۔ ایک
چیمبرلین یعنی حاجب اور دوسرا اسٹوورڈ یعنی خانساماں۔
یہہ دو بڑے عہدیدار تھے۔ اور ہر ایک کے ماتحت اور عہدیدار تھے
اور انکے علاقے مین پھر کئی ملازم مرد اور عورتین تھین اور ایک
ملازم کا کام ایسا خاص مقرر کیا ہوا تھا کہ دوسرا اسمین دخل
نہ کر سکے۔ آخر یہی آلبرٹ تھے کہ اس بدانتظامی کو ایسے حسن
انتظام سے مبدل کر ڈالا کہ تازیست انکو گھر کے معاملات
کا پورا آرام حاصل ہوا۔

نقاشی کا ڈھنگ اور راگ رنگ

قیصر و آلبرٹ کا فرصت کے وقت نقاشی
کی طرف ضرور میلان خاطر رہتا تھا۔
پرنسیس رایل اور ولیعہد بہادر کی بہت سی تصویرین
چھوٹی عمر کی انہین قیصر و البرٹ کے قلم سے کھنچی ہوئی ہین
اور رنگ بھی انہین کے ہاتھ کا دیا ہوا ہے۔ ان دونون کو
جیسا کہ نقاشی مین ملکہ تھا ویسا راگ مین بھی بے نظیر تھے۔

البرٹ مضامین عالیہ کو فوراً منظوم کرتے اور وہین قیصر راگ مین انکو سنا کر خوش کرتین اور آپ بھی خوش ہوتین کسی نے خوب مصرع کہا ہے۔ سدا حسن اور عشق مین لاگ ہے ؎ قیصر کو فنِ موسیقی کی شایق دیکھکر رعایا کو بھی کمال شوق پیدا ہوا۔ اور جس ناٹک مین قیصر و البرٹ کا جانا ہوتا وہان سرود کی وہ باریکیان سننے مین آتین کہ لوگ حیران رہجاتے اور اس ترکیب سے ناٹک والے آسودہ حال بھی ہو جاتے کہ قیصر کے آنے کی خبر پر گران قیمت سے بے شمار ٹکٹ فروخت ہو جاتے ؎

بردہ فروشی کی ممانعت

قیصر کے پورے اعتماد سے خانہ داری کی مختاری حاصل کرنے کے لبعد البرٹ کبھی کبھی بہبودیِ خلائق کی طرف متوجہ ہونے لگا اور لوگون کے دلون مین بھی انکی تکبری کا جو شبہ تھا وہ رفتہ رفتہ دور ہوتا گیا ؎ ۱۸۴۱ء مین جون کی پہلی تاریخ کو بردہ فروشی کی ممانعت کی مجلس مین پہلے مرتبہ البرٹ صدر نشین ہوئے اور پہلی مرتبہ انگریزی مین تقریر کرکے انگریزونکے دلونکو محو کرلیا ؎

بعد شادی کے تنہائی پسند

قبل کتخدائی قیصر کو لندن کی دہوم دھام ناچ رنگ اور دوسری مجلسین بہت تھین - مگر بعد شادی کے قیصر لندن سے بیزار ہو کے اکثر قریون مین بود و باش کرتین اور وہین بڑے بڑے محل تیار کروا کے اپنے شوہر کے ساتھ بخوشی رہا کرتین - سچ ہی

شعر

یان آئینون مین عکس حسینونکے بند ہین؛
جو مہ جبین ہین دیکھئے خلوت پسند ہین؛

باب ساتوان قیصر کا مادری عالم

شعر

ولادت اطفال کی میعاد

دل شگفتہ صاحب اولاد ہی نخل بار آور سے باغ آباد تھا

۱۸۴۰ء کے فیبروری کی دسوین تاریخ کو قیصر کتخدا ہوئین اور اسی سال نویمبر مہینے کی اکیسوین ۲۱ کو آپکو بڑی شہزادی پرنسیس رایل پیدا ہوئین - اور پھر ۱۸۵۷ء کے اپریل مہینے کی ۱۴ اوین تاریخ کو کہ ہندوستان مین غدر کا ہنگامہ برپا تھا - آپکو اخیر شہزادی بیٹرایس پیدا ہوئین - غرضکہ سترہ ۱۷ برس کے

عرصے مین قیصر کو کل نو فرزند پیدا ہوئے جنکا تاریخی مفصل حال آٹھوین باب مین ملاحظہ فرمائے ؎

قیصر کی جچگی لکھتے ہین کہ ہر جچگی کے وقت البرٹ آپ بذات خود قیصر کی خبرداری کرتے ۔ ہر کام مین بخوشی حاضر رہتے ؎ تاریک کمرے مین قیصر کے پاس بیٹھکر متفرق کتب کے عمدہ مضامین سے انکی طبیعت کو مسرت بخشتے ۔ الغرض قیصر کے یہہ کلمے البرٹ کی دلی محبت کے لئے کافی ہین ؎ البرٹ خبرداری مین بجای والدہ کے تھے ۔ اور البرٹ کے جیسی رحمدل فہمیدہ دائی پھر کہان ؎

فرزندونکی تربیت کا قابل غور طریقہ البرٹ و قیصر اپنے فرزندون کی تعلیم و تربیت مین حد سے زیادہ ساعی رہتے ۔ علاوہ علوم و فنون متفرقہ کے انکو خانہ داری کی تعلیم کے لئے قیصر نے اپنی ایک سالگرہ کی خوشی مین اپنے رہنے کے قصر اسبورن سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مکان عالیشان مع ایک بڑے باغ کے بنام سوس کاٹیج اپنے فرزندون کے لئے تیار کروایا ؎ یہہ مکان کیا تھا کہ شہزادی و شہزادون کے لئے ایک خاصہ کارخانہ اور عمدہ تعلیم کی زراعت تھی ۔ اس باغ کے باہر نو باغیچے

تیار کرکے ہر فرزندون کے نام ایک ایک معین کردیا۔ ان باغون
مین یہہ شہزادے اپنے فن کے کامل باغبان اور کشتکارونکے
ماتحت مانند مزدورن کے دو دو تین تین گھنٹے کام کیا کرتے۔
ہل چلاتے زمین کہودتے۔ سینچتے۔ بوتے۔ اور فصل بھی اپنے
ہاتھون کاٹتے۔ اسی باغ مین ایک چھوٹا سا خوش ترکیب (پورا)
قلعہ تیار کیا گیا۔ اور اسمین معمار بڑہائی راج لوہار وغیرہ کل کام
شہزادون کے ہاتھہ سے لیا گیا۔ حتیٰ اینٹون کے لئے (پزاوہ)
بھی انہین شہزادون کے ہاتھون تیار کی گئی تھی۔ اسی سوس
کاٹیج مین ایک شاہ باورچی کے ماتحت تمام شہزادیان قسم
قسم کا پکوان شیرین و نمکین۔ ترکاری وساگ۔ مٹھائی طرح
طرح کی۔ اچار۔ چٹنی۔ مربے۔ وغیرہ اپنے ہاتھون پکا و بنا کر تیار
کرتین۔ اسی محل مین ایک شہزادون کے واقفیت کے لئے
قدرتی اشیا کا ایک عجائب خانہ بھی ہے جسمین موالید ثلاثہ
یعنی جمادات۔ نباتات وحیوانات کے عمدہ نمونے موجود ہین۔
ایک مرتبہ ان شہزادے وشہزادیون نے نامور شاعر
ٹامسن کی موسمی منظومات پر ایک ناٹک کیا تھا جسمین ہر ایک
فرزند نے ایک ایک طرح اختیار کرلی تھی۔ کہنے مین کہ یہہ ناٹک

قیصر کی ایک خاص تقریب مین کیا گیا تھا اور تمام حضار اُن فرزندون
کی لیاقت پر حیران رہے تھے۔ ایک مرتبہ ایک چھوٹی شہزادی
نے کھیلتے ہوئے اپنی ایک اصیل کے ہاتھ سے بلاکینگ کا
برش Brush لیکر اسکا منہہ اور اسکے کپڑے سیاہ کردئے۔ آخر قیصر
کو یہہ حال معلوم ہوا تو اس شہزادی پر بے طرح خفا ہوئین
اور اسے گھسیٹ کے اسکے کمرے مین لے گئین اور معافی طلب
کروائین بلکہ اس شہزادی کے معین کئے ہوئے پیسون سے
اسی وقت نئے کپڑے سلوا کر اس انا کو پہنوائے۔ الغرض کامل
طور سے اپنے فرزندون کو تربیت کرکے جناب مہد علیا ملکہ عالم
وعالمیان ان نور چشمون کو اکثر سیر و سیاحت مین اپنے ہمراہ
لگتی تھین۔ کبھی دریائی سفر اور کبھی زمین کا سفر کرتی رہتی تھین
اس مصرع کے مطابق۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی ؎
قیصر نے اپنے شہزادون کو زمین کے دور و دراز حصے مین روانہ
فرماکے تجربات سفر سے انکو ماہر کروایا۔ دیکھئے تو شہزادۂ
ڈیوک آو اڈنبرو بذریعہ بحر تمام دنیا گھوم آئے۔ شہزادۂ
ولیعہد بہادر کو دیکھئے کہ دور و دراز ملکون کا سفر کرکے اپنے
مرکز اصلی کی طرف رجوع کیا۔ اسی طرح قیصر کے معزز شہزادے

ڈیوک آو کناٹ جو ابھی ہند مین بمبئی کے سالار فوج ہین بے کھٹکے ملک افغان کی تمام سرحد گھوم آئے۔ ان تینون شہزادون نے اپنی تشریف آوری سے ہند کو سربلند کیا ہے۔ غرض یہہ شہزادے شعورمند ہوئے بعد اپنی رغبت دلی سے کتخدا بنے اور صاحب اولاد ہوئے ؀

باب آٹھوان قیصر کے فرزندونکی بیانمین ؀

قیصر کے فرزند سعادتمند کل نو ہین۔ جنمین چار شہزادے ہین اور پانچ شہزادیان۔ تمام کتخدا۔ اور دو کے سوا سب بفضل خدا ابھی زندہ ہین۔

۱ {پرنسیس رائل} Princess Royal. جنکا پورا نام شہزادی وکٹوریہ ایڈلیڈ مری لوسا ہے۔ تاریخ ولادت انکی ۲۱ وین نومبر ۱۸۴۰ء مین ہے۔ وہ پادشاہ جرمنی کے ولیعہد شہزادے فریڈرک ولیم سے ۲۵ جنوری ۱۸۵۸ء مین بیاہی گئی ہین۔ انسے تین شہزادے اور چار شہزادیان موجود ہین۔

۲ {پرنس آو ویلز} Prince of Wale- جنکا اصل نام البرٹ اڈورڈ ہے۔ قیصر ہند و ملکۂ انگلستان کے ولیعہد بہادر

آپ ہی ہین - ولادت انکی ۹ نومبر ۱۸۴۱ء مین ہے - پادشاہ ڈنمارک نہم کرسچین کی بڑی شہزادی الکزنڈرہ سے ماہ مارچ ۱۸۶۳ء کو کتخدا ہوئے ہین - یہہ دوسرے شہزادے ہین - جو ۱۸۷۵ء مین ہندوستانکی سیر کو آئے تھے - انکی اولاد سے -

۱ - شہزادۂ البرٹ وکٹر ہے جو ہشتم جنوری ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا -

۲ شہزادۂ جارج فروڈرک آرنسٹ البرٹ ہے جو ۳ جون ۱۸۶۵ء کو تولد ہوا -

۳ شہزادی لوئیس وکٹوریہ الکزنڈرہ ہے - جو ۲۰ فیبروری ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئی -

۴ شہزادی وکٹوریہ الکزنڈرہ اولگا مری ہے - جو ۶ جولائی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئی -

۵ شہزادی جولٹ مری وکٹوریہ ہے - جو ۲۶ وین نومبر ۱۸۶۹ء مین تولد ہوئی -

۳ پرنسیس الیس Princess Alice جنکا نام مود میری ہے - یہہ شہزادی ۲۵ وین اپرل ۱۸۴۳ء کو تولد ہوئی اور ۱۸۶۲ء کی پہلی جولائی کو ہسنے کے گرانڈ ڈیوک چہارم لوئی کی عروس بنین - اور ۱۸۷۸ء کے چودہوین ڈسمبر کو اس

جہان سے گذر گئین - انسے ایک شہزادہ اور چار شہزادیان یادگار ہین -

۴ ڈیوک آو اڈنبرو Duke of Edinburgh. شہزادہ

الفرڈ آرنسٹ البرٹ جو ۱۸۴۴ع کے اگسٹ مہینے مین ۶ تاریخ کو تولد ہوئے - اور ۱۸۷۴ع کی ۲۳ وین تاریخ جنوری کو متوفی شہنشاہ روس کی شہزادی گرانڈ ڈچس میری کے شوہر بنے یہہ اول ہی شہزادے ہین - جو ۱۸۷۰ع مین ملک ہندوستان کی سیر کو تشریف فرما ہوئے تھے - گھر انکا ایک شہزادہ اور چار شہزادیون سے آباد ہے -

۵ پرنسیس ہلینہ Princess Helina. یعنی شہزادی

اگستہ وکٹوریہ ۱۸۴۶ع کی ۲۵ وین ماہ مئی کو تولد ہوئین اور ۱۸۶۶ع کے ۵ وین جولائی کو سلیسوگ ہولٹن کے شہزادہ فریڈرک کرسچین سے منعقد ہوئین ہین - انسے دو شہزادے اور دو شہزادیان حیات ہین ؎

۶ پرنسیس لویزہ Princess Louise. شہزادی لویز

کیرولن البرٹ ۱۸۴۸ع کے ماہ مارچ کی ۱۸ وین کو پیدا ہوئین اور جان مارکوس آو لورن سے ۲۱ وین ماہ مارچ ۱۸۷۱ع کو منسوب

ہوئین ہین - ابھی انہین کوئی اولاد نہین ہوئی -

۷ ڈیوک اوکناٹ Duke of Connaught. جنکا نام نامی

آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ ہے - یہہ شہزادہ اول ماہ مئی ۱۸۵۰ء

کو پیدا ہوئے - اور ۱۶ وین مارچ ۱۸۷۹ء کو پرشیا کے متوفی شہزادے

کی دختر پرنسیس لوئیس مارگرٹ کے ساتھہ کتخدا بنے

یہہ تیسرے شہزادہ ہین جو ۱۸۸۳ء مین ہندوستان کو تشریف

فرما ہوئے تھے - اور اب تو علاقہ بمبئی کے سالار فوج مقرر

ہین - اور باجازت پارلیمنٹ اپنی والدہ قیصر کی انگلستان

کی جیوبلی کے جشن مین شامل ہونے کے لئے لندن کو تشریف

لے گئے ہین - انکو ایک شہزادی اور ایک شہزادہ خدا نے عطا فرمایا۔

۸ ڈیوک آو البنی Duke of Albany. شہزادہ

لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ ہین - جو ۱۸۵۳ء کے ۷ وین اپریل

کو پیدا ہوئے اور ۲۷ وین اپریل ۱۸۸۲ء مین والڈک پیرمونٹ

کی شہزادی ہیلن سے بیاہے گئے اور ۱۸۸۴ء کے ۲۸ وین مارچ

کو اس جہان فانی سے اقلیم جاودان کیطرف سفر کر گئے - اپنے

بعد فقط ایک ہی شہزادی چھوڑ گئے ہین - قیصر کو انکی وفات

از حد شاق گذری ہے -

۹ پرنسیس بیٹرس Princess Beatrice **شہزادی**

بیٹرس میری وکٹوریہ فیوڈور جو ۱۴ ویں اپریل ۱۸۵۷ء میں تولد ہوئی۔ اور ۲۳ ویں جولائی ۱۸۸۵ء کو بیٹنبرگ کے شہزادہ ہنری سے بیاہی گئی۔ یہہ شہزادہ بلگریہ کے معزول شدہ پادشاہ الکزینڈر کے بھائی ہیں۔ سال گذشتہ کے ۱۸۸۶ء نومبر مہینے میں ۲۳ وین تاریخ کو ایک شہزادہ انکو تولد ہوا ہے۔

باب نوان قیصر اور اسکی اولاد کے سالانہ وظیفہ کے بیان میں

۳۸۵۰۰۰	روپیے کی رقم قیصر کے لئے بعد ادای رسومات تاجپوشی مقرر ہوئی۔ بدین تفصیل
۶۰۰۰۰	روپیے قیصر کے خانگی اخراجات کے لئے۔
۶۰ ۱۲ ۲۳	روپیے پادشاہی خاندان کے وظیفہ کے لئے۔
۴ ۴۲ ۴	روپیے معزول شدہ ملازمونکا وظیفہ
۱۳۲۰۰۰	روپیے انعامات شاہی کے لئے مع خیرات وغیرہ
۲۶۳۰۰۰	روپیے عام طور پر دربار میں خرچ کرنے کے لئے۔
۳۸۵۰۰۰	جملہ روپیے

رقم مذکور اس شرط پر مقرر ہوئی کہ اگر کسی سال چالیس لاکھ روپئے سے زیادہ خرچ کیا جای تو اسکا مفصل حساب تیس ۳۰ روز کے اندر پارلیمنٹ مین پیش کرین -

۴۵۰۰۰	روپے کی رقم علاوہ رقم مذکور کے ضلع لانکیسٹر سے ڈچس پنے کی قیصر کو ملتی ہے
۸۰۳۰	روپئے کی رقم اسی ضلع کی وائین شراب کی آمدنی سے اصل سے قیصر کو ملا کرتی ہے -
۱۰۱۰	روپے کی رقم لنڈن کی وطنداری کے حق سعی کے نام سے ملا کرتی ہے -
۳۵۲۴۹۰	روپئے متفرق مقامات کے دائمی اخراجات کے لئے مقرر ہین -
۳۹۷۳۲۰	دریائی جہازات کی سیر کے لئے مقرر ہین ۔
۳۱۱۵۰۰	روپئے پادشاہی رسالے کے لشکری اخراجات کے لئے -

قیصر کی خانگی املاک

۲۳۹۲۰	روپئے سکاٹلنڈ کے پرگنہ ابرڈین کی بطور کرایہ کے سالانہ آمدنی -

۳۱۰۰۰ روپئے انگلنڈ کی ہنٹشایر پرگنہ کی آمدنی
۶۹۰ روپئے سرے کے پرگنہ کی آمدنی ۔

الغرض ۱۸۸۶ء مین کل رقم قیصر ہند کو ۵۶۰۲۰۳۰ روپئے کی وصول ہوئی تھی ۔ علاوہ آمدنی مذکورہ بالا کے ۱۸۸۲ء مین جنگل کے کمشنرون سے کلرہونٹ کی جگہہ ۴۰۰۰۷ روپئے کو قیصر نے خرید کی ہے ۔ اور ملک جرمنی مین کوبرگ کی طرفسے بھی قیصر کی خاص ملک ابھی باقی ہے ۔

قیصر کی سرکاری آمدنی سے انکی اولاد کو حسب ذیل رقمین ملا کرتی ہین ۔

۲۵۰۰۰	ڈیوک آف اڈنبرو کو
۲۵۰۰۰	ڈیوک آف کناٹ کو
۸۰۰۰	پروشیا کی شہزادی فریڈرک ولیم کو
۶۰۰۰	شہزادی کرسچین کو
۶۰۰۰	پرنسیس لوئیس کو
۶۰۰۰	پرنسیس ہنری کو
۶۰۰۰	ڈچس آف کمرج کو
۳۰۰۰	مکلن برگ کی گرانڈ ڈچس کو

۵۰۰۰۰	پرنسس آوٹیک کو۔
۱۲۰۰۰۰	ڈیوک آو کمبرج کو۔
۶۰۰۰۰	شہزادۂ البنی کے بیوہ کو۔
۴۰۰۰۰۰	شہزادۂ ولیعہد پرنس آو ویلز کو۔
۱۰۳۱۳۳۰	پرنس آو ویلز کو ۱۸۸۴ء مین پرگنہ کاروال کا محصول ملا تھا۔
۱۰۰۰۰۰	پرنس آو ویلز کی بیگم کو۔

خدانخواستہ اگر پرنس آو ویلز کی بیگم بیوہ ہوجاوے تو تین لاکھ روپئے کا سالانہ انکے واسطے مقرر ہوا ہے۔

باب دسوان قیصر کی فرمانروائی عالم

انگلنڈ کا افلاس

شعر

قسام ازل نے وہین سونپا اُسے ناسخ ؎ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

قیصر ایک لئیق فرمان رواہین ؎ یہہ کلمہ بالاتفاق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہان لئیق سے مراد۔ رعایا پرور۔ عدل گستر۔ بیدارمغز فریادرس۔ منصف مزاج۔ نیک سیرت۔ خوب صورت۔

بہتری خواہِ خلایق ہی - دیکھیے ۱۸۴۲ء مین قیصر نو عروس تھین - اُن دِنون اس بحرِ خوبی کی طبیعت مین ناچ اور راگ کا شوق موج زن تھا - لیکن انگلنڈ کی رعایا کا ایک بہت بڑا حصہ افلاس و فلاکت کے باعث گرفتار رنج و محن تھا - مفلسی و ادبار کی گھٹا انکے سرون پر چارون طرف سے چھا رہی تھی - فاقہ کشی غایت درجہ انکو ستا رہی تھی - ملکی ہنر اور ملکی کسب کی ترقی کی خواہش کا چارون طرف سے شور برپا تھا - اُن روزون ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز کو اصطباغ دینے کی تقریب ۲۵ وین جنوری ۱۸۴۲ء کو مقرر ہوئی - اور بڑے کر و فر کے ساتھ اسکی تیاریان ہونے لگین - سر رابرٹ پیل صاحب جنھون نے منصبِ وزارتِ اعلیٰ کی کرسی پر تھوڑی مدت سے جلوس فرمایا تھا - بنابرین قیصر سے زیادہ کہنے سننے کے لئے انکا حوصلہ نہین پڑتا تھا - تاہم انھون نے ہمت بڑھا کے قیصر سے کہا کہ اندِنون آپکی رعایا پر فلاکت کی مصیبت طاری ہی - بارِ ادبار کا پہاڑ ہر ایک کے سر پر بھاری ہی - ایسے وقت مین اصطباغ کی یہہ دھوم دھام - رعایای انگلنڈ کو کسطرح پسند آویگی - یہہ سنتے ہی یا تو وہ تیاریان ہو رہی تھین

یا یہ حکم دیا گیا کہ وہ فقط سادے طور پر بے تکلفی کے ساتھ بن راگ و رنگ اور بے دف و چنگ رسومات اصطباغ ادا ہون اور ملکی صنعت کی بہبودی و ترقی مدِ نظر رکھکے وہ آپنے پانون تک فقط دیسی کاریگری کا لباس پہنلیا۔ بلکہ تمام سہیلیون کو بھی ویسا ہی لباس پہنوایا۔ تاکہ حاکم کے مزاج کو ایک خاص طرف رجوع دیکھکر وہ رعایا بھی اسیطرف بخوشی مایل ہو۔ اسی سال یعنی ۱۸۴۲ء مین قیصر کی طرف سے راگ و رنگ کی جو بڑی ضیافت دی گئی وہ اسکا بھی خاص الخاص یہی منشا تھا کہ وہ دیسی لوگون کی ہنرمندی۔ کاریگری و کسب کا علانیہ اظہار ہو۔ انھین ایام کا ایک فیانسی بال (Fancy Ball) بھی مشہور ہی۔ جسمین اٹھارہ (۱۸) ہزار آدمی کام مین لگائے گئے تھے۔ فرمائے اس سے بڑھکے رعایا پروری اور کیا ہونی چاہئے۔

ملکی و پردیسی الجھاو کس حسنِ انتظام سے سلجھا دیا

زمانہ مذکور الصدر کا نقشہ ایک مدت سے جسطرح ملک اور سکنائے ملک کے حق مین مضرت رسان تھا۔ وسطرح غیر ملک کا نقشہ بھی خوف کی صورت دکھا رہا تھا۔ انگلنڈ کے خزانے مین نقصان تھا

ریاست مین تزلزل کا سامان تہ تجارت مین مندی تہ روزگار مفقود تہ ترقی بیکاری تہ وزرا مین ایک مخالفت کے ساتھہ باہم بیدلی تھی تہ اسی طرح بیرونجات مین تفرقہ کی ہوا چل رہی تھی تہ امریکہ مین ویسٹ انڈیز سے مجادلہ تہ چین سے مقابلہ تہ ایسی پریشان خاطری کے وقت کابل کے جنگ وجدال کے زور وشور سے انگلنڈ کا دل بشکل آئینہ پارہ پارہ تھا تہ اور علاوہ ان سب آفتون کے معاملات مصر جو آج تک (ایسٹرن کویسچن) Eastern Question یعنی مشرقی سوال کے نام سے مشہور ہے تہ وہ گویا ایک قرابین کو نبات مصری کے چھرون سے بھر کر فیر Fire اڑا رہا تھا اور ان دنون مصر کے معاملات مین روس کے عوض فرانس زیادہ کچھہ داؤ چل رہا تھا تہ اس محل پر ناظرین قیاس فرماوین کہ تہ اس رخ بحر آفات چو طرف کسقدر رمَوَّج ورمتَوَّج تھا اور مخالف فوج در فوج تہ علاوہ اسکے قیصر کا گلبن شباب بہار افزا تہ راگ ورنگ کی اُمنگ تہ عشرت آفرینی کے ڈھنگ تہ باین ہمہ اس ملکۂ جہان وجہانیان نے اپنے جوبن کی اُبھار تہ جوانی کی بہار پر مملکت داری کی فکر کو ترجیح دیکر تہ عیش آرام کو بادہوائی سمجھہ لیا تہ ایسا انتظام کیا کہ تہ مصرع فلک گفت احسن ملک گفت زہ ؎

یعنی یہانتک ہمہ تن مصروف معاملات ملکی رہین کہ انگلنڈ کو
اس رتبہ پر پہنچا دیا جیسا کہ عیان ہے حاجت بیان نہین۔ اگرچہ
انگلستان کے آئین کے روسے حاکم وقت کو ازحد آزادی ہے۔

شعر

اٹھاؤ اپنے ملک کا اور غیر ملک کا ؛ آئین قیصری نے کیا آئینہ سا صاف

قیصر و محصول

انہین ایام نامسعود مین خزانے کا نقصان
پورا کرنے کے لئے انکم ٹکس مقرر کیا گیا۔ پادشاہ وقت تمام
قسم کے محصولات سے حسب آئین سلطنت مبّری رہتے ہین
تاہم قیصر نے خود کو مثل اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تصور کرکے ٹکس
کا دینا اپنے اوپر لازم کرلیا۔ قیصر کو ٹکس دینے پر آمادہ دیکھکر
تمام رعایا بدل وجان ٹکس بھرنے لگی بیشک قول (اَلنَّاسُ
عَلٰی طَرِیْقِ مُلُوْکِھِمْ) سچ ہے۔

قیصر کی سیر و سیاحت

یہہ مشہور ہے کہ اپنے تمام ملک اور
اُسکے اطراف و جوانب مین بذات خود سفر کرکے رعیّت کی
پوری ماہیت حاصل کرنے مین قیصر سب بادشاہون پر سبقت
لے گئی ہین یہانتک کہ امریکہ۔ ہند۔ و آسٹریلیا تک کالے
کوسون کی مسافری مین بھی جہان خود بدولت کا جانا نہ بن آیا

تو وہان اپنے روشن دل بیدار مغز نور العیون کو روانہ کر کے
خاطر خواہ آگہی حاصل کر لی ؛ قیصر کے سفر نامون کے بڑے
بڑے دفتر جمع ہوئے ہین ؛

سفر سکاٹلنڈ

قیصر کا پہلا سفر ۱۸۴۲ء مین ملک سکاٹلنڈ
مین ہوا ہی ؛ سکاٹلنڈ کے پایہ تخت اڈنبرو مین قیصر کے
روز معینہ سے ایک روز قبل پہنچ جانے کے باعث استقبال
شاہانہ و تجمل ملوکانہ کی بڑے کر و فر سے تیاری کی گئی تھی ؎ وہ
یونہین بیکار سمجھی گئی ؎ مگر اسکے دوسرے روز قیصر کی سواری
کی روانگی کے وقت رعایا نے ایک جوش و خروش کے ساتھ
اپنی مسرت اور خوشدلی ظاہر کی ؛

بچھے ہوئے جبّون کا فرش

۱۸۴۳ء مین انگلستان کے جنوبی
کنارے پر سفر کرتے ہوئے قیصر سوڈمٹن مین جب اُتریں ؎
اسوقت بارش سے زمین کو کچھ خراب دیکھ کر ؎ وہان کے
اہالیان کارپوریشن نے برائے خیر مقدم اپنے اپنے جبّے
قیصر کی قدم اندازی کے لئے بچھا دئے تھے ؛ قیصر ان لوگونکا
دل باغ باغ فرمانے کے لئے اُن جبّون پر قدم انداز ہوتی
ہوئی چلی گئین ؛ انہین دنون جنگ افغان و سکھ ختم ہوئی

جنگ فرانس وغیرہ

بعد اسکے انگلنڈ و فرانس کی قدیم عداوت کا نقش مٹانے کے ارادے سے قیصر نے اپنے شوہر کے ہمراہ ملک فرانس کا باوجود مسافت دور و دراز کے سفر اختیار کیا۔ اس سے بیشتر گذشتہ چار سو برس تک انگلنڈ کا کوئی بادشاہ اس ملک کو نہین گیا تھا۔ اس سفر مین سریر آرائے ملک فرانس نے بھی قیصر کی نہایت توقیر کی۔ جب صفائی دلی کے ساتھ عزت شاہانہ حاصل کر لی تب خوشدلی سے اپنی دار السلطنت کو واپس آئین۔ اسوقت فرانس کے تخت پر شہنشاہ لوئی فلپ سریر آرا تھا۔ فرانس سے قیصر اپنے عموی بزرگ بادشاہ لیوپولڈ کی ملاقات کو بلجیم تشریف لے گئین۔ اور بڑی دھوم دھام سے داخل شہر ہوئین۔ ۱۸۴۴ع مین روس کے شہنشاہ زار نکولس پہلی مرتبہ انگلنڈ مین آئے اور انکے بعد فرانس کے بادشاہ لوئی فلپ خود کی ملکہ امیلی کے ہمراہ لنڈن آ گئے۔ قیصر کے مہمان رہے۔

پادشاہی مہمانی کا خرچ کہان سے ادا ہو

ان دونون شہنشاہونکی مہمانداری مین قیصر نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا۔

اور کل خرچ قیصر نے اپنے جیب سے ہی کیا ۔ ایسے مقام پر اکثر خرچ سرکاری خزانے سے لیا جاتا تھا ۔ کیونکہ قیصر کے قبل بہت پادشاہ مقروض رہا کرتے تھے ۔ اس صورت مین ضرورتًا انکو پارلیمنٹ سے پیسا لینا پڑتا تھا ۔ بنا برین اس وقت سر رابرٹ پیل نے بڑے فخر سے پارلیمنٹ مین بیان کیا کہ مہمانون کا کل خرچ قیصر نے اپنے جیب سے ادا کیا ۔ ایک کوڑی بھی انگلنڈ کے خزانے سے نہین لی گئی ۔

رایل ایکسچینج

اسی سال یعنی ۱۸۴۴ء مین تجارت کا نیا عالیشان مکان بنام رایل ایکسچینج تیار ہوا اور قیصر نے اسکی افتتاح کے رسومات پادشاہی کروفر کے ساتھ ادا کئے ۔

تبسیم شگفتگی

رسومات افتتاح کے وقت لنڈن کے بڑے لارڈ میور پر ایک قابل تماشا حالت گذری ۔ لارڈ صاحب نے اپنے ریشمی موزے و عاشقانہ بوٹ کو بارش سے بھیگے ہوئے راستے سے بچانے کے لئے انکے اوپر خلاصیون کے جاک بوٹ Jack Boot نامی قندہاری پاپوش جنمین فولاد کے بڑے بڑے مہمیز لگے ہوئے تھے چڑھائے ۔ لارڈ صاحب کا یہہ

ارادہ تھا کہ ؎ قیصر کی سواری جب قریب آئیگی اسی وقت وہ خلاصیون کے جوتے اُتار ڈالونگا ؎ اور اپنے عاشقی نئے بوٹون سے قیصر کے روبرو جا کے تسلیمات بجالاؤنگا ؎ الغرض قیصر کی سواری قریب آگئی۔ اور لارڈ صاحب نے بڑی سرعت سے جو زور کیا تو ایک بوٹ صاف نکل آیا مگر دوسرا کچھ ایسا بیٹھ گیا تھا کہ مطلق نہین ہلا یہانتک کہ قیصر انکے نزدیک آپہنچین ؎ لوگون نے جو لارڈ صاحب کا یہہ حال دیکھا تو فوراً اُس بوٹ کو کھینچنے لگے ؎ کوئی ایک طرف سے کھینچتا تو دوسرا دوسری طرف سے ؎ اسمین ایک کارپوریٹر کے جُبّے مین ہمیز چُبھ گیا ؎ آخر بہزار تکلیف و شور و غل آپنے وہ دوسرا اُتارا ہوا قندہاری بوٹ پھر پہن لیا۔ اور ملکۂ عُلیا قیصر ہند کے روبرو جا کر حاضر ہوئے ؎ **شعر** ؎ ریش خندی و تبسّم سے ظریفون نے کہا ؎ جاک بوٹ آپنے کس واسطے پہنے صاحب ؎

جرمنی کا سفر

سنہ ۱۸۴۵ء کے شروع مین قیصر اپنے تمام قبیلے کے ساتھہ انگلستان کے بڑے بڑے نامی گرامی نواب اُمرا کی ملاقات کو انکے جاگیرات اور پرگنون اور ضلعون مین تشریف لے گئین ؎ بعد اسکے اسی سال آپ

سبھوں کو ہمراہ لئے ہوئے ملک جرمنی مین تشریف لے گئین - جہان اپنے سسرال کا محل اور اپنے شوہر کی زاد بوم ہے اسیجا اپنی مان کی طرف کے اقاربون سے ایک تپاک کے ساتھہ بڑے اشتیاق دلی سے ملاقات بمسرت آیات کی ۔

کولانگ واٹر

کولانگ Collongue شہر مین قیصر جب سیر کو نکلی ہین وے اسوقت وہان والون نے بڑی خوشی مین آگے راستون پر وہان کا مشہور خوشبودار پانی (کولانگ واٹر) چھڑکا تھا ۔ کولانگ واٹر یورپ مین فقط عطر خوشبو کیطرح استعمال کیا جاتا ہے ۔ مگر تعجب ہے کہ ہمارے ہندوستانی اسکو یا تو دوائی طور استعمال کرتے تھے یا اب شراب کے مانند اس کثرت سے استعمال کرنے لگے کہ سرکار نے محصول بھی اسکا شراب کے جیسا بڑھا دیا ۔ ۱۸۴۷ء مین قیصر نے سکاٹلنڈ کے مغربی کنارے کا سفر کیا اور بعد اسکے انہین ہائی لینڈ High Land پہاڑون کے سفر کا شوق پیدا ہوا ۔

سفر ایرلنڈ

قیصر ملک ایرلنڈ مین سب سے پہلے

شعر

پھول پھل سے باغ کے دامن بھرے ، باغی پھر باغی بنے تو کیا کرے ،

۱۸۴۹ء مین تشریف لے گئین ہین ۞ ایرلنڈ مین ۱۸۴۵ء سے
تاہنگام رونق افزائے این ابر کرم یعنی قیصر کے وارد ہونے تک
سخت قحط جاری تھا ۞ تمام روی زمین کے باشندون نے ان
قحط زدون پر از روئے ترحم عین عنایت سے نظر کی۔ اور قیصر
نے تواسد رجہ دریا دلی کو کام فرمایا کہ لکھا روپیہ قوم کو قحط سے
چھڑانے مین صرف کیا ۞ قحط سالی اور غربت کے بہانے سے
ایرلنڈ کے باغیون نے ریاست کی مخالفت مین بہت کچھ
کیا ۞ اس فتنہ کو مٹانے کے ارادے پر خود قیصر عالم آپ وہان
تشریف فرما ہوئین۔ اور اپنی زبانِ خاص سے تسلی آمیز
فقرے اُن برخاستہ خاطر آیرش لوگون کو سنا کے
اُسوقت اُنکو موم دل کیا ۞ اسیطرح سریر آرا ہوے بعد دس
برس تک آپ تمام گریٹ برٹن۔ ایرلنڈ۔ فرانس۔ بلجیم ڈنمارک
اور انکے قرب و جوار مین سیر و سفر کرتی رہین ۞

شعر

قلمرو مین اب خیر ہی خیر ہے ۞ سفر اسکا ایک باغ کی سیر ہے ۞

ہنگامۂ عالم

۱۸۴۸ء مین تمام یورپ مین جو ہنگامہ
پھیلا تھا ۞ اسکا آغاز شہر پیرس Paris. سے ہے ۞ جہان کا شہنشاہ

لوئی فلپ اپنے قبیلے کے ساتھ مسٹر و مسیس ولیم سمتھ کے
جعلی نام سے انگلینڈ مین آکے قیصر کے پناہ مین رہنے لگے۔ اس
ہنگامے کی ہوا پرشیہ ڈنمارک بلجیم وغیرہ سب مقامون
مین پھیلی تھی۔ اور قیصر اپنے خویش و بیگانون کے لئے جو وہان
مقیم تھے۔ بہت خائف ہوئین۔ تاہم اس ہنگامے سے انگلینڈ
خوب بچا رہا۔ ایرلینڈ مین ایک دو مفسدون نے سر اٹھایا
Chartist.
تھا۔ مگر فوراً جلا وطن ہوگئے۔ اور لنڈن مین بھی چارلسٹ
گروہ نے فتنہ جگایا۔ قیصر تو اسوبرن محل کو روانہ ہوگئین
مگر وہان کے باشندون نے ایک لاکھ ستر ہزار معزز لوگون کے
Volunteer
نام والنٹیر فوج مین بھرتی کروائے اور بڑی حکمت عملی سے
اس فتنہ کو فرو کیا۔ انہین دنون قلمرو ہندوستان مین ملتان
گجرات۔ اور ملک پنجاب۔ سلطنت برطانیہ مین شامل ہوا
Dulip Sing.
اور سکھ لوگون کا راج اور رنجیت سنگھ بہادر کا خاتمہ ہوا۔ مگر
دلیپ سنگھ کو ایام طفلی مین ولایت لیجا کر قیصر کے زیر نظر پرورش
کرنے لگے۔ جب دلیپ سنگھ شعور مند و عیالدار ہوئے۔ اُسوقت
Lord Dufferin
قیصر کی اجازت سے ہندوستان آنے لگے مگر لارڈ ڈفرن صاحب
Governor General.
جو اسوقت ہند کے ویسرائے و گورنر جنرل ہین۔ انھون نے

Dulip Sing
دلیپ سنگہ کو ہندوستان آتے ہوئے عدن میں روکا اور دلیپ سنگہ

کو عین مایوسی کی حالت میں لنڈن جانا پڑا۔ اس رجعت قہقری

کے باعث اُسکے سر میں خیال بد مآل سمائے۔ اور کہاں سے کہاں

جا پہنچا۔ اب یہی خبریں چلی آتی ہیں کہ مہو دلیپ سنگہ انگلستان

سے فرار ہوکے روس کے پایہ تخت میں پہنچ گیا۔ الغرض جناب

Lord Dufferin.
لارڈ ڈفرن صاحب کی کارروائی پر اگر کچھ کہیں تو سوا اسکے

اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

شعر

گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ؎ رموز مملکت خویش خسروان دانند

[۱۸۵۱ع کی نمایش] یہہ دنیا کی مشہور نمایش مسمی بہ مخزن

صنایع کل اقوام پرنس کنزٹ شوہر قیصر کی محنت شاقہ کا

نتیجہ ہے۔ اگرچہ لفظ نمایش آجکل عام ہو رہا ہے۔ مگر اسکے

بانی و موجد خاص شہزادہ آلبرٹ پرنس کنزٹ ہیں۔ انگلستان

کے فقر و فاقہ کے دفعیہ کا یہہ خاصہ علاج تھا۔ جو قیصر کے

عزیز شوہر کے ہاتھوں وقوع میں آیا۔ ۱۸۵۱ع کے مئی مہینے کی

پہلی تاریخ کو کہ پچیس ہزار آدمی اندرون نمایش گاہ جمع تھے

اور سات لاکھ آدمیوں کی بھیڑ باہر لگی ہوئی تھی۔ اور جبکہ توپ خانہ کی

آواز کے ساتھ ہماری قیصر عالم اس دنیا کے مشہور نمایش گاہ کو

افتتاح کا باعث ہوئین۔ گویا ان کا دست مبارک اس رسم نیک
کی شیاعت کا کلید فتح الباب تھا۔ یہہ اژدہام تھا کہ دنیا بھر کے
لوگ۔ دنیا بھر کے لباس اور دنیا بھر کی زبانین وہان سنی
جاتی تھین۔ قیصر کا مقولہ ہے کہ خلقت کا جماؤ وجم غفیر میرے
تاجپوشی کے روز سب سے بڑھکے ہوا تھا۔ لیکن آجکی تقریب
مین اس کثرت کے ساتھہ مجمع خلائق ہے۔ کہ اس بزم تاجپوشی کے
مجمع سے اس کو ہزار حصہ بڑھکے ہم کہین تو بجا ہے۔ اور اگر اس
رنگارنگ کارروائی کے چمنستان کا بہار بیرا اگر میرے البرٹ
کی ذات مجمع البرکات کو علی العموم سب رعایا سمجھے تو روا ہے۔ خداوند
عالم میرے البرٹ اور میرے وطن کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ لکھتے
ہین کہ۔ باسٹھہ لاکھہ تماش بینون نے اس نمایش کو دیکھا ہے۔
۱۳۹۷ کاریگران نامی واستادان گرامی کو تمغے اور انعامات عطا
کئے گئے۔ بعد ازان پندرھوین اکتوبر ۱۸۵۱؁ کو یہہ نمایش Exhibition اٹھا دی
گئی۔ رقم یافت اس نمایش کی بچاس لاکھہ روپے کی دریافت کی گئی۔
مقام مذکور تمام مین ابھی قایم ہے جہان اس نمایش کی
یادگاری مین بہت سے پتلے فوارے و متفرق قسم کی عجائبات
اشیا حفاظت سے رکھی گئی ہین۔ اسی کے دیکھا دیکھی ایک ایسی ہی

نمایش سنہ ۱۸۵۳ء مین شہر ڈبلن مین اور سنہ ۱۸۵۵ء مین پیرس مین ہوئی تھی ٭

متفرق سفر

اس نمایش کے بعد قیصر نے انگلنڈ و سکاٹلنڈ کے جدے جدے ضلعون کی بڑے حشمت و شان کے ساتھ مسافری کی ٭ مانچسٹر Manchester. کے ایک وسیع میدان مین بیاسی ہزار لڑکے قیصر کی تشریف آوری کی مدح سرائی کے لئے جمع ہوئے تھے ٭ اور دس لاکھ آدمیون نے اسی روز قیصر کا استقبال کیا ٭ اسی سال جزیرۂ آسٹریلیا مین سونے کی معدن نکلی ٭ اور انگلنڈ سے لاکھون آدمی سونا نکالنے کے لئے وہان چلے گئے ٭ آفریقہ کے انتہای جنوب مین راس گڈ ہوپ Good Hope کے کافری لوگون سے اسی سال لڑائی ہوئی ٭ مگر سنہ ۱۸۵۳ء مین یہہ قوم مغلوب ہوئی ہے ٭ سنہ ۱۸۵۲ء کے آگسٹ مہینے مین بالمورل محل سے آتے ہوئے قیصر کی گاڑی کو سخت نقصان ہوا لیکن قیصر نے بڑی جرأت سے اپنی طبیعت کو تھام رکھا تھا ٭ ع

رسیدہ بود بلائی ولے بخیر گذشت ٭

والئی برہما سے دوسری لڑائی اسی سال شروع ہوئی ۔ اور مرتبان ۔ پیگو اور رنگون Rangoon. Pegu. یہہ تین صوبے انگریزون کے ہاتھہ آئے ٭

ڈیوک آو ولنگٹن کی وفات

سنہ ۱۸۵۲ء کے فیبروری مہینے مین انگلستان کے سپہ سالار ڈیوک آو ولنگٹن Duke of Wellington. کی وفات تاسف آیات وقوع مین آئی

بہہ خبر سنتے ہی قیصر بالمورل محل سے تعزیت کے لئے لنڈن تشریف
لائین - اور نہایت مغموم ہوئین ۔ واٹرلو کی لڑائی مین ویلنگٹن کی
فتوحات مشہور عالم ہین - ۱۸۵۱ء کی نمایش کی افتتاح کے روز قیصر
کی اِن سے اخیر ملاقات ہوئی تھی اور وہ روز ڈیوک او ویلنگٹن کے
سالگرہ کا تھا ۔ بیاسی وان سال اس روز آغاز تھا ۔ یہی ڈیوک
آو ویلنگٹن ہمارے شہزادہ آرتھر یعنی ڈیوک آو کناٹ کے دینی
باپ کہلاتے تھے ۔ اسی نمایش کے روز شہزادہ آرتھر کی پہلی
سالگرہ تھی ۔

آتشزدگی

Windsor
۱۸۵۳ء کے مارچ مہینے مین ونڈسر کے محل
مین ایک دفع آگ سلگ اوٹھی - لیکن قیصر و آلبرٹ بڑی ہمت سے
اسباب ہٹانے اور آگ بجھانے مین مدد کرتے رہے ۔

سیتلا

آتش زدگی مذکور کے تین ماہ بعد تمام ونڈسر
کیاسل مین سیتلا پھیل گئی ۔ پرنس آو ویلز سے یہہ سیتلا شروع
ہوئی ۔ پھر انکے والد کو گھیرا ۔ اور پھر پرنسیس رایل - شہزادہ الیس
اور بعد اسکے خود قیصر کو بھی سیتلا نکل آئی - بلکہ شہزادہ لیوپولڈ
جو اسوقت دو ماہ کی عمر کے تھے ۔ اور انکے اصطباغ کی تقریب کے
لئے - ہنوور - کوبرگ - وبلجیم سے قیصر کے جرمن قرابتی جو مہمان

آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی اس ساری بیماری کو اپنے ہمراہ
لے گئے ؎

البرٹ کی بدنامی

اسی سال ۱۸۵۳ء میں قیصر کو ایک اور بڑی
Lord Palmerstone
مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ وہ یہ ہے کہ لارڈ پامرسٹن نے جو
اُسوقت وزیر اعظم تھا۔ اُسکے اور شہزادہ البرٹ کے درمیان کچھ
ترش روئی واقع ہوئی۔ اسمیں وزیر صاحب بگڑ بیٹھے۔ اور ایک
بناوٹ سے پیش آئے جسکا ذکر ذیل میں کیا جائیگا۔ ہر چند کہ
پامرسٹن عقلمند اور چالاک شخص تھا۔ مگر خود پسند و زود رنج بھی
تھا۔ معًا لوگوں میں اپنے گھڑے ہوئے و تتنے فقر یکو مشہور کر دیا
یعنی اسبات کی شہرت کر دی کہ ریاست کے کاروبار میں یہہ
اعن البرٹ بیجا دخل کیا کرتا ہے ور بد خواہِ انگلنڈ بھی ہے۔ لبس
ایک دفع شہزادہ البرٹ کی ساری خوبیاں محو ہو گئیں اور جا بجا یہی
چرچے ہونے لگے کہ ریاست کے کاروبار میں البرٹ کو دخل دینا
کیا ضرور ہے۔ ایک دفع تو لوگ اس تماشے کو دیکھنے کے لئے کثرت سے
جمع ہو گئے کہ آج شہزادہ البرٹ قید کئے جاتے ہیں۔ اس فتنہ
کو مٹانے کے لئے قیصر کو از حد در دسری کرنی پڑی۔ آخر الامر
Minute.
قیصر نے ایک بہت بڑی منٹ (یادداشت) لکھکے وزیر اعظم کو

روانہ کی ۔ اسمین یہہ آئین بیان کئے کہ ۔ وزیر کو اپنے فرمانروا کے
ساتھہ کس صورت مین برتاؤ کیا چاہیے ۔ قصہ کوتاہ اگرچہ اس نیک خو
شہزادہ البرٹ شوہر قیصر کی یہہ صفت مین انگریزون کے روبرو
کچھہ عرصہ تک بدنامی شمار کی گئی ۔ مگر دروغ بے فروغ ہی ہے ۔
یعنی تاحال اسکی نیک نامیان بہی خواہی خلائق کے باعث کتابو نمین
لکھی جاتی ہین ۔

Waterloo.

جنگ سباسٹپول جنگ واٹرلو کے بعد یوروپ مین بڑی لڑائی
Sebastopol.
یہی جنگ سباسٹپول ہوئی ہے ۔ آغاز اسکا ۲۸ وین مارچ ۱۸۵۴ء
Palmerstone.
سے ہے ۔ قیصر کے وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن کی صلاح سے انگریزی
فوج لشکر فرانس سے متفق ہو کے روس کے مقابلے پر سلطان
عبد المجید خان کی مدد پر آئی تھی ۔ تمام دنیا کے لوگ برخاستہ خاطر
ہوئے تھے ۔ مگر ڈنیوب کی جانب عساکر سلطانی داد شجاعت دیتے
Danube.
رہے ۔ اور کریمیا و سباسٹپول کیطرف بہادران انگریز و فرانس
Crimea.
جوانمردی دکھلاتے رہے ۔ الغرض ۱۸۵۶ء کے مارچ مہینے مین
بحر بالٹک اور بحر اسود دونون طرف سے شہنشاہ روس نے
زک اوٹھائی ۔ بعد ازان شہر پارس مین صلح ہو گئی ۔ قیصر نے
بذات خود مجروحین عساکر کی ملاقات کر کے انکو بڑی دلسوزی

دکھلائی۔ انکو تمغے عنایت کئے۔ انکے لئے دعائے خیر کرنے کے واسطے تمام ریاست مین ایک روز معین کیا۔ فوج کی بیوہ عورات اور یتیم بچون کے لئے پیٹریاٹک فنڈ (Patriotic Fund.) نام سے ایک چندہ قائم کیا جسمین کروڑون روپیے جمع ہوگئے۔ زخمی سپاہیون کے لئے عمدہ لباس اپنے اور اپنی شہزادیون کے ہاتھون سلوا کر تیار کئے تھے۔ لشکری دارالشفا مین آپ بذات خود قیصر تشریف لیجا کر بیمارون کی دوا و غذا کی تحقیقات کرتی تھین۔ اور انہین دنون انعام اکرام کے سوا وکٹوریہ کراس نام کا بہادری کا خطاب ایجاد کیا گیا ہی۔

بغاوت ہند جنگ سباسٹپول (Sebastopol.) کو ختم ہوئے ابھی ایک سال نہین گذرا تھا کہ ۱۸۵۷ء مین سپاہ ہند کی بغاوت کی خبر سنکے قیصر عالم پناہ کا دل پاش پاش ہوگیا۔ ۱۸۵۷ء کے موسم بہار مین میرٹھ سے یہہ غدر شروع ہوا۔ باعث اسکا کارتوس (Cartridge.) ہی۔ یہہ سب اچھی طرح جانتے ہین۔ اسیطرح کانپور مین انگریزون کی عورتین اور بچونکا ذبح ہونا۔ دہلی کا محاصرہ۔ لکھنو کا معرکہ۔ اور بعد اسکے بانس بریلی کا فتح ہونا وغیرہ ابھی تک اکثرون کے دل پر نقش کالحجر ہی۔ غرض نتیجہ اس جنگ و جدال کا یہہ ہوا کہ

East India House.
عنانِ سلطنتِ ہندوستان جو قدیم ایسٹ انڈیا ہوس کے تجارتی
ایک کمپنی کے ہاتھ تھی ۔ سواب وہ خاص قیصر کے ماتحت منتقل ہوگئی
اور لارڈ کننگ صاحب بہادر پہلے ویسرای و گورنر جنرل ہند مقرر
Lord Canning.
ہوئے ۔ سلطنت ہند کا برطانیہ سے شامل ہونیکا اشتہار ۱۸۵۸ء
کے غرۂ اکٹوبر کو بڑی کر و فر و حشمت کے ساتھ ہندوستان میں
سنایا گیا ۔ اور نہایت خوشی منائی گئی ۔ اس کامل اشتہار کی ایک
نقل اس تحفۂ جیوبلی کے ۱۳ وین باب مین مرقوم ہے مطالعہ کیجیے ۔
Lord Durby.
یہہ کارروائی وزیر اعظم لارڈ دربی اور مہتمم خزانۂ عامرہ لارڈ ڈزریلی
کے ہاتھون ہوئی تھی ۔ لارڈ پامرسٹن کی جائے پر اسی سال یہہ نئے
Lord Palmerston
وزیر مقرر ہوئے تھے ۔

Persia. China.
بعد اسکے قیصر کی فوج کو پھر چین اور ایران سے مقابلہ کرنا پڑا ۔ چین
مین اسکے پای تخت پکن تک اور ایران مین ہرات اور بوشہر و بصرہ
Pekin.
تک ملک تسخیر کیا ۔ بعد اسکے فغفور چین و شاہ ایران صلح کے
سائل ہوئے ۔ اور صلح ہوئی اسکے بعد ۱۸۶۰ء مین فرانس و
آسٹریہ کی لڑائی بھی قابل یاد رکھنے کے ہے ۔ شعر ؎
غم مجنون کرین یا ماتم فرہاد کرین ؎
کس شہنشاہ کے افسانے کو ہم یاد کرین ؎

بابِ گیارہون

باب گیارھوان قیصر کا سوگوار عالم

قیصر کے والدہ کی وفات

۱۸۶۰ء مین ملک جرمنی کا دوبارہ سفر کرنے کے بعد قیصر نے اپنی شہزادی الیس کا بیاہ ہیسی دارمسٹاٹ کے شہزادہ لوئی سے ٹھہرایا۔ مگر چونکہ دو ایسے سوگوار حادثے قیصر پر گذرے کہ دو سال تک یہہ بیاہ معطل رہا۔ پہلا جو ماتمی حادثہ قیصر پر گذرا وہ انکی والدہ بزرگوار کی وفات تاسف آیات ہے۔ وہ ۷۵ برس کی عمر مین یہہ ضعیفہ مدت تک مرض مین مبتلا رہکر ۱۸۶۱ء کے ماہ مارچ مین اس جہان فانی سے کوچ کر گئین۔ ایسی والدہ ماجدہ کہ جسنے اپنی بیوہ پنے کی حالت مین اس دریتیم کو پالا اور پرورش کیا۔ اور خاطر خواہ تعلیم و تربیت فرماکر اوسکو مملکت برطانیہ کی زبردست سلطنت کی فرمانروائی کے لائق بنادیا۔ ایسی والدہ کہ جو انگلنڈ جیسے اجنبی شہر مین بجای والد ہر حال مین قیصر کی نگران حال رہی۔ اور ایک پل آنکھون سے اوجھل نظر سے دور نہ کیا۔ آج وہ رشتۂ مادری کو توڑ کے ہمیشہ کیلئے قیصر سے علٰحدہ ہوگئی۔ ہائے کوئی قیصر کے دلسے پوچھے کہ اوس وقت اونکے دلپر کس درجہ اور کیا صدمہ گذرا ہوگا۔ جب ایسی نازبردار

رفیق وشفیق ہی گذرے تو مصائب صدمہ کے گذرنیکا کیا حد وحصر ہو سکتا ہے ؎

شوہر قیصر پرنس کنسرٹ کی وفات

۱۸۶۱ء مین قیصر اپنی مکرمہ ومعظمہ والدہ ماجدہ کی وفات سے ازحد مغموم تھین کہ اس مین فلکِ شعبدہ باز وگردون تفرقہ پرداز نے قیصر کے نازک سے دلپر ایک اور ایسا صدمہ پہنچایا کہ آج پچیس برس ہوچکے مگر اسکا غم قیصر کے دلپر ابھی تازہ ہے ؎ داغ اول سے داغ دوم کی سوزش بے اندازہ ہے ؎ کیون نہو قیصر کے دلدار یگانہ کامگار ودلبر نامدار انیس وغمخوار جو کہ ہر معاملہ ملکی وخانگی مین معاون ومددگار تھے ایسے روشن دل چراغ بزم عشرت یعنی خود کے عزیز شوہر پرنس کانسرٹ شہزادہ آلبرٹ کا اس جہان فانی سے اُٹھہ جانا ہے ؎ ۱۸۶۱ء کے دسمبر مہینے کی چودہ تاریخ کو شب کے گیارہ بجے پرنس کانسرٹ کی رحلت ہم پلۂ قیامت واقع ہوئی ؎

شعر

انیس ومشفق ودلبر کی رحلت ؏ قیامت تھی قیامت تھی قیامت ؏

قیصر کے دربار کا کام

فقط خانہ داری کے امورات اور فرزندونکی تربیت مین ہی آلبرٹ ساعی تھے یہہ بات نہین مگر امورات ملکی

وہاں بھی البرٹ قیصر کے بڑے معاون تھے؛ اکثر وزرا کے ہاتھوں بگڑے اور الجھے ہوئے معاملات انسے سلجھا دئیے کہ وہ انگریز لوگوں میں وہ (نیک آلبرٹ) کے نام سے مشہور ہوئے؛ آلبرٹ کی اخیر کارروائی ٹرینٹ نامی ایک مرکبِ دودی کے مقدمے کی صفائی تھی؛ افسوس کہ اس جھیلے کی صفائی کے ساتھ آلبرٹ کی بھی صفائی ہو گئی؛ **شعر**؛ بطورِ حکمتِ خود دودِ سوز فکر سے ہای ،؛ جہازِ عمر رواں انکا یوں شتاب بہا؛ چنیدہ برانگیختہ انگریزونکی رائے پر لارڈ پامرسٹن نے ایک ایسا ڈسپاچ Despatch تیار کیا تھا کہ وہ اگر وہ امریکہ پہنچ جاتا تو ضرور انگلنڈ و امریکہ میں ایک جنگ وجدل پرخلل برپا ہو جاتی۔ مگر یہی آلبرٹ تھے کہ جنھوں نے اپنی خوش تدبیری سے اس ڈسپاچ کی ایسی صلاحیت کی کہ جس سے انگریز بھی خوش ہوئے؛ اور امریکہ والے بھی بڑی منتمندی سے اپنی غلطی کے قایل ہوئے؛ اور دنیا میں انگریزوں کے واجبی انصاف کی شہرت ہوئی؛ ایسے ہی کاموں سے تو ایک مرتبہ ڈیوک آو ویلنگٹن Duke of Wellington. اپنا سپہ سالاری کا بزرگ عہدہ البرٹ کے سپرد کیا چاہتے تھے مگر انھوں نے انکار کیا؛

البرٹ کی علالت کہتے ہیں کہ ایک عرصے سے طبیعت آلبرٹ کی

یونہین بگڑی ہوئی چلی جاتی تھی ۔ مگر جب انکی خوشدامن وفات پاگئین اور قیصر انکے غم مین مبتلا ہوئین ۔ تو قیصر کا غم آلبرٹ سے دیکھا نہین گیا ۔ طرح بطرح سے انکی تسلی کرتے رہے ۔ اور قیصر کے تمام کام خانہ داری اور ریاست کے ایک دفعہ اپنے ذمے کرلئے آخر کثرتِ کاروبار سے عاجز ہو کے ایک دفعہ جو بستر پہ گرے تو پھر اُٹھہ نہ سکے ۔ انکی بیمارداری مین قیصر اور انکے فرزندون نے وہ جانفشانی کی ہے ۔ جو وفادار اہلیہ اور سعادتمند فرزندونکے شایاں تھی ۔

قیصر کی حالت بیوہ گی آلبرٹ کے وفات پانے سے قیصر کو دونا غم ہوا ۔ ایک تو والدہ کی وفات کا داغ ابھی تازہ تھا ۔ اسپر ایسے مشفق دلسوز شوہر کی وفات کا داغ پر داغ شعلہ خیز ہوا ۔ جسنے اس سوزغم سے قیصر کو قریب المرگ کردیا ۔ عرصۂ دراز تک رعایای انگلنڈ کو قیصر کی زیست کا بھروسا نہ تھا ۔ تمام لوگون مین یہہ سوال اسوقت عام ہوگیا تھا کہ ۔ اب قیصر کا کیا حال ہے ۔ مگر جیوبلی کی خوشی جو روز ازل سے اس نیک نہاد قیصر کی قسمت مین بدی تھی لہذا آسبورن کے سُنسان محل مین قیصر کے دلکو کچھہ کچھہ قرار آتا گیا ۔ اور پھر رفتہ رفتہ اپنے شہزادون کی مدد سے

ریاست کے امورات کی طرف بھی متوجہ ہوتی گئین۔ مگر سچ پوچھیے تو آجتک قیصر اسی غم مین مبتلا ہین ۔

قیصر کی بیوہ نوازی

شعر ؎ یقین ہو گیا اس سوز متصل سے اسے ؎ وہ آلبرٹ نہین مین جو بھلاؤن دلسے اوسے ؎

بیوہ ہوئے بعد قیصر عام کارگذاریون مین شریک ہونے سے جسقدر کنارہ رہا کرتین وہ اُسی قدر مصیبت زدے بیوہ اور یتیمون پر رحم کرنے مین ہمیشہ پیش قدم رہتی تھین۔ چنانچہ قیصر کے بیوہ ہوئے بعد دوسرے مہینے مین ہارٹلی کے ایک کوئلے کی کان مین بباعث حادثۂ عظیم دوسو مزدور گذر گئے۔ انکی ماتمزدہ والدہ اور ازواج کی تسلی و دلاسہ اور مدد کرنے مین قیصر سب پر سبقت لے گئین۔ قیصر کی ایسی بیوہ نوازی اور غربا پروری دیکھکر بیوگان انگلنڈ نے ایک عمدہ بئیبل نسخہ بیوہ قیصر کو نذر گذرانا۔ اسکے جواب مین قیصر نے انکے لئے بہت کچھ دعاء خیر کی۔ اور پوشیدہ طور انکی خبر گیران رہنے لگین۔ علاوہ اسکے آسبورن و بالمورل محل کی اطراف و جوانب کے غربا و مفلسونکے گھر قیصر اپنے فرزندون کے ہمراہ اکثر تشریف لیجاتین اور اپنے رُتبے کا خیال نہ کرکے انکے برابر بیٹھ جاتین۔ انسے شیک ہانڈ

Shake-hand.

یعنی مصافحہ کرتین۔ اور کپڑے پشون سے اُنکی حاجتون کو رفع کرتین۔ اور عیادت و تعزیت غربا و مساکین کی آپ ہمیشہ کیا کرتین خصوصاً اُنکو جو کہ آپ کے ہمسایہ تھے۔ اور اُنکی دلدہی مین زیادہ ساعی رہتین۔

بیمار پرسئی غربا

طوفان ۔ قحط ۔ آتش زدگی وغیرہ حوادثات مین قیصر کی دلداری و دلسوزی تاہندوستان مشہور ہے۔ ۱۸۶۳ء مین قیصر نے نٹلی ہسپتل کے ہر ہر کمرے مین گھوم گھوم کے ہر ایک مریض کی بیمار پرسی کی۔ اور اسی طرح ۱۸۷۶ء مین لنڈن کے ہسپتل مین بھی آپ تشریف لے گیین تھین۔ بعضون نے لکھدیا ہے کہ فقط قیصر کی تسلی و تشفی نے بعض مریضون کے حق مین مسیحائی کا کام کیا ہے۔

Forbes.

قیصر کا ایک کنیز سے سلوک

لنڈن کے کمانڈر فاربس صاحب نے کسی وحشی بادشاہ سے ایک کنیز لڑکی تحفتاً پائی۔ قیصر نے وہ لونڈی اپنے پاس منگالی۔ اور اُسے تعلیم و تربیت کر کے اکثر دربار مین اُسے بلواتین۔ اور بڑی محبت کے ساتھ اُس سے پیش آتین۔ پھر مسٹر ڈیوس کے ساتھ اُسکی شادی کروادی۔ جب مسس ڈیوس کو لڑکی تولد ہوئی۔ تو قیصر نے اپنے ہی نام سے

اسکو اصطباغ دلوایا ۔ اور بہت سے سونے کے برتن کا ایک صندوق
بطور بخشش کے اُسکو روانہ کئے ۔

شہزادونکی شادیان

شہزادی الیس کی شادی جو ملتوی رہی
تھی ۔ سو باعث ماتم داری پوشیدہ طور پر ۱۸۶۲ء کے جولائے
مہینے مین کی گئی ۔ ۱۸۶۳ء کے مارچ مہینے مین شہزادۂ ولیعہد کی شادی
بڑے کر و فر کے ساتھہ ہوئی ۔ قیصر اسوقت ماتمی لباس مین
ایک دریچے مین آکے بیٹھی تھین ۔ بعد اسکے سب فرزندونکی اسی
صورت شادیان ہوا کین ۔ ۱۸۷۹ء کے مارچ مہینے مین بمبئی کے
سپہ سالار زمانۂ حال شہزادۂ ڈیوک آو کناٹ کی شادی پرشیہ
کی شہزادی کے ساتھہ ونڈسر کیاسل (Windsor Castle) مین بڑی دھوم دھام سے
ہوئی ۔ اُسوقت قیصر کے دلپر زیادہ غم و الم نہین تھا ۔ لہذا اس
شادی مین ولیعہد بہادر کی شادی سے بھی زیادہ خوشی منائی گئی ۔

البرٹ کی بقای یادگاری

اپنے شوہر کی وفات کے بعد قیصر انکی
بقای یادگاری مین جو جو منارے اور تصویرین پتلے وغیرہ قایم
کئے جاتے تھے ۔ انکے افتتاح کرنے مین مصروف رہتی تھین ۔
اور خود قیصر نے بھی اپنے جیب خاص سے بیس لاکھہ روپئے کی
ایک رقم یکمشت خرچ کرکے اپنے شوہر کی قبر تیار کروائی ہے ۔

یہہ قبر فراگمور مین لائق دید تیار ہوئی ہے ۔ کوبرگ مین آلبرٹ کی بُت گھوڑے پر سوار تیار کی گئی - اور اوسکے افتتاح کی تقریب مین یوروپ کے اکثر بادشاہ اور ملکہ حاضر ہوا چاہتی تھین مگر لیکن قیصر نے وہ تقریب پوشیدہ ہی ادا کی ۔

ولیعہد بہادر کی علالت

۱۸۷۱ء مین ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز کی مہلک بیماری سے قیصر کو پھر سخت مصیبت کا مقابلہ ٹھہرا ۔ رعایای انگلنڈ تو کیا برطانیہ کی کل رعیت اس شافی مطلق کی درگاہ مین شہزادے کی صحت کی ملتجی تھی ۔ آخر اس مجیب الدعوات نے شہزادے کو شفاء کلی عطا کی جسکے شکریہ مین رعایائے قیصر سے ہر ہر قوم نے خداوند کریم کی درگاہ مین سر جھکایا اور دلسے شاد ہوئے ۔

شہزادی الیس کی وفات

۱۸۷۸ء کے ڈسمبر مہینے کی ۱۴ ادین تاریخ کو قیصر کی تیسری فرزند شہزادی الیس وفات کر گئین ۔ یہہ شہزادی بڑی نیک و رحم دل اور غریب پرور تھین ۔ جرمنی کی لڑائی مین ۱۲۰۰ بارہ سو فرنچ دشمن مجروح ہو کے آئے ہوئے تھے و انکی بیمار داری مین یہہ شہزادی ہزار جان سے مصروف رہی ۔ اور فرزندان قیصر مین یہہ پہلی موت ہے ۔ جس سے قیصر کا محل از سر نو ماتم سرا بن گیا تھا ۔

ڈیوک آو البنی کی وفات

قیصر کے آٹھوین فرزند شہزادہ لیوپولڈ ڈیوک آو البنی ۱۸۸۴ء مین اس جہان سے انتقال کر گئے ۔ یہہ شہزادہ جسطرح اور شہزادون مین کم سن تھا ویسا ہی قیصر کو زیادہ عزیز بھی تھا ۔ اسکی قابلیت کے اکثر انگریز لوگ قایل تھے ۔ غرض قیصر کے اس نور العین نوجوان نور چشم شہزادے کی وفات سے تمام دنیا قیصر کی آنکھون مین تاریک ہو گئی ۔ مگر یہہ اخیر واقعہ تھا اور اس واقعہ جانکاہ سے آج تک جیسا فضل آلہی اس عالیشان خاندان مین شامل حال ہے ویسا ہی ہمیشہ رہے

قیصر کی تباہ حالت مین ریاست کی تباہ

قیصر کے بیوہ ہونے سے کاروبار ریاست مین کسی طرحکا خلل واقع نہین ہوا ۔ ۱۸۸۶ء Exhibition مین لنڈن کی بڑی نمایش کے وقت رسومات افتتاح کے لئے قیصر بباعث ماتم داری تشریف نہ لا سکین تو اُنکے عوض ڈیوک آو ایڈنبرج کارفرما بنے

نہر سویز

Suez Canal اسکے بعد سویز کی نہر جو بڑی حشمت و شان و شوکت سے کھولی گئی اور جسوقت یوروپ کے کل بادشاہ اور ملکہ حاضر تھین وہ اسوقت بھی قیصر اسی سوگ کے باعث خود آپ جا نہ سکین ۔ مگر ولیعہد بہادر کو اپنی طرف سے روانہ فرمایا ۔

وہ نہر فرانس کی ملکہ یوجی نی کے ہاتھوں کھولی گئی تھی ؏

جنگ امریکہ ۱۸۶۳ء مین کہ بردہ فروشی کی ممانعت اور غلاموں کی آزادی کا جنگ امریکہ مین شعلہ خیز ہوا تب وہانکی روئی کی آمد و شد لنڈن مین یکلخت بند ہو گئی ؏ اسی باعث لنڈن کے بڑے بڑے کارخانے برباد اور بچارے مزدور شاکی بخت زبون آمادۂ نالہ و فریاد ہوئے تھے ؏ لیکن قیصر نے اُسوقت اُن آفت زدہ مزدورونکی بڑی مدد کی ہے ؏ ۱۸۶۶ء مین قیصر نے بیوہ ہوئے بعد پہلے مرتبہ تشریف فرما ہو کر پارلیمنٹ کھولی ؏ مگر بالکل عالم سکوت تھا ؏ اُسوقت اہل دربار نے اپنے پہنے ہوئے جُبّے اُتار اُتار کے قیصر کے تخت کے پاس اکٹھے کر دئے تھے ؏

شعر

جی بڑھ گیا محفل مین لگا آنے وہ جان بخش ؏
لینے کو چلی سامھنے دیوار کی تصویر ؏

جنگ پرشیہ اسی سال پرشیہ اور آسٹریہ مین جنگ ہوا ان دونوں ملکون کے پادشاہ قیصر کے داماد تھے ؏ اپنی دختر اور دامادون کو ایک دوسرے کے مقابل پاکے قیصر نہایت رنجیدہ تھین ؏

جنگ حبش ۱۸۶۸ء مین برٹش لشکر ملک حبش پر غالب آگیا ؏ وہان کے شہزادے تھیوڈور کو لنڈن لیگئے ؏ جسکے دیکھنے

Theodore

کو خود قیصر تشریف فرما ہوئین تھین ۔ افسوس کہ اس شہزادے کی عمر نے وفا نہ کی ۔

Khedeive.

بادشاہان اسلام کی قیصر سے ملاقات

اُنہین دلون مصر کے سابق خدیو ۔ روم کے سابق سلطان ۔ اور ایران کے حال کے شاہ یکی بعد دیگرے اشتیاق سے آکے قیصر سے ملاقات کر گئے ۔

Persia. Sultan.

جنگ فرانس و جرمنی

اُسکے بعد یوروپ بلکہ تمام جہان مین جنگ وجدال کے چند در چند خوفناک حادثے گذرے ہین ۔ اُن سب مین جنمین سب سے زیادہ خونخوار جنگ فرانس و جرمنی ہے ۔ یہہ لڑائی سنہ ۱۸۷۰ء مین ہوئی ۔ جس سے شہنشاہ نپولین کو ایک مرتبہ اور تاراج ہو کے قیصر کی پناہ لینی پڑی ۔ جرمنی والے غالب آئے ۔ اور قیصر کے بڑے داماد پرشیہ کے بادشاہ ولیم ملک جرمنی کے شہنشاہ مقرر ہوئے ۔ ازان بعد جرمنون نے شہر پارس خالی کر دیا ۔ اس معرکہ کے بعد جمہوری سلطنت جاری ہوئی ۔ جو کہ تا حال قایم ہے ۔

جنگ زُولُو و آشانٹی

۱۸۷۳ء مین وہ غریب معزول شدہ نپولین وفات کر گیا ۔ اور اسکے پانچوین سال اسکا ایک نوجوان ہونہار لایق شہزادہ انگریزون کے ساتھہ جنگ زولو مین آفریقہ کے وحشی لوگون کے ہاتھہ مارا گیا ۔ قیصر اِس شہزادے کے مرنے سے بہت روئین ۔

Zulu.

مگر کوئی اُسکی والدہ ملکہ یوجی نی سے اُسکا غم پوچھے: ایک تو حادثہ جان گزا پارس جیسا دنیا میں مشہور شہر اور وہان کی شہنشاہت کا چھٹ جانا دوسرا واقعہ محشر زا نپولین جیسے شوہر کا رحلت فرمانا غم پر غم الم پر الم تھا: اب یہہ ملکہ اس شہزادے کو لیکے اسکی آیندہ کی شان و شوکت کے بھروسے پر لنڈن مین اپنے بیوہ پنے کے دن گذارتی تھی کہ: فلک کو اس پر بھی رشک آیا: ایک ایسی مصیبت نے جسکو قیامت کہنا مبالغہ نہین۔ اوسکو منہہ دکھایا کہ الامان: یعنی اس ملکہ کا یہہ نوجوان شہزادہ اسکی نگہہ سے کالے کوسون دور وحشیون کے ہاتھہ مارا گیا: واتاسفا واحسرتا مصرع این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد: اس جنگ زولو کے قبل آفریقہ مین آشانٹی کی لڑائی ہوئی ہے جسمین فی جی وغیرہ شہر قیصر کے ہاتھہ آئے:

ترکی و روس کا جنگ

— Sultan —

۱۸۷۸ء مین ترکی کے سُلطان اور روس کے زار مین معرکۂ جنگ عظیم برپا ہوا: برسون طرفین سے کُشت وخون ہوا کیا: آخر انگریزون کے ذریعہ سے شہر برلن مین صلح ہوگئی: جسکے صلے مین قیصر کو جزیرہ سیپرس مل گیا Cyprus.

کابل کا دوسرا جنگ

بعد اسکے کابل کی دوسری لڑائی شروع ہوئی Yacoob Khan. جسمین امیر شیر علی خان اور یعقوب خان کو تخت سے علیحدہ Amir Sher Ali.

ہونا پڑا ؛ اور قیصر کی اجازت سے لارڈ لٹن نے عبد الرحمان خان کو
Abdur Rahman Khan.
امیر بنایا ؛ جو اب کابل مین حکمران ہی ؛

خطاب قیصر ہند

۱۸۷۷ء کی پہلی جنوری کو ہندوستان کے قدیم پای تخت شہر دہلی مین بڑی کر و فر کے ساتھ ایک جلسہ منعقد ہوا ؛ جسمین ہند اور اسکی اطراف کے تمام نواب و راجہ حاضر تھے ؛ اِس جلسہ مین قیصرہ نے لارڈ لٹن کے ذریعے سے خطاب
Lord Lytton. Kaisar-i-Hind. Emprers of India
ایمپرس آف انڈیا یعنی قیصر ہند قبول فرمایا ؛

معاملہ سودان

Arabi Pasha.
اب بعد اسکے مصر مین عربی پاشا سے انگریزونکو
Ceylon. Egypt
مقابلہ کرنا پڑا ؛ عربی پاشا اب ہندوستانکے سیلان جزیرہ مین
Mehdi.
انگریزون کے وظیفہ خوار ہین - مگر بعد عربی کے مہدی اور مہدی کے بعد اب
Soudan.
عبد اللہ مصر کے ضلعہ سودان مین اپنا کچھ کچھ زور دکھلا رہا ہی ؛

اگرچہ اِس لڑائی مین قیصر کا ایک زبردست پہلوان گارڈن پاشا
Gordon Pasha
مارا گیا ؛ لیکن ہنوز اِس جنگ کا خاتمہ نہین ہوا ؛

برہما

Burmah.
سلطنت برطانیہ مین سب سے اخیر جو ملک شامل کیا گیا وہ برہما ہی ؛ وہان کا راجہ تھیبا بمبئی کے رتناگیری شہر
Thebau.
مین فی الحال نظر قید ہی ؛

بعد اس واقع کے ۱۸۸۷ء کے فیبروری کی ۱۶ اوین تاریخ کو تمامی

ہندین۔ اور ۲۱ وین جون کو انگلستان مین قیصر کی جیوبلی کی تقریب بڑے شان و شوکت سے گذری ہی جسکا بیان آگے آتا ہی ؎

قصیدۂ قومیہ

قصیدۂ دعائیہ قومیہ

NATIONAL ANTHEM

God Save Our Empress Queen

Long live our Gracious Queen

God save the Queen!

Send her Victorious

Happy and Glorious

Long to reign over us.

God save the Queen!

نغمۂ انگلیشیہ ترجمۂ مرزا محمد باقر خان

خدا بچاوے قیصر کو بیحد بڑھاوے قیصر کو
حق قیصر کا یار ہووے
بھیجدے اسکو با ظفر سعیدہ کر حمیدہ فر
فرمان دہ ہمیشہ حیات بھر حق قیصر کا یار ہووے

ایضاً ______ ایضاً

امن خدا مین رہے قیصر

سکۂ عدل رہے اشہر :| یاری پہ اسکے رہے داور

عمر وشہی ہو ترقی پہ :| خالق اسکا رہے یاور

رہو سے جلو مین فتح و ظفر :| تاج سعادت ہو سر پر

سلطنت اسکی رہے برتر :| امن خدا مین رہے قیصر

باب بارھوان قیصر کا اعلان بہ نسبت ہندوستان

ملکہ معظمہ کا کمپنی بہادر سے ملک ہند کو اپنے قبضے مین لینے کا اشتہار

East India دیباچہ اشتہار Company.

ایسٹ انڈیا کمپنی

۱۸۵۸ء سے پہلے ممالک ہندوستان مقبوضہ ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی جسکی حیرت انگیز فتوحات اور دور سوداگری کا حال تو تواریخ ہند مین مفصل درج ہے) حکمران تھی مگر کمپنی مذکورہ کچھ اپنی قوت اور اختیار سے حکومت نہین کرتی تھی بلکہ قوم انگلستان کی اجازت اور رضامندی سے بوسیلہ بعض کو اغذات کے جو انکو وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ انگلستان کی طرف سے عطا ہوئے تھے پادشاہ انگلستان کے مختار کے طور پر حکمران تھی

۱۸۵۸ء مین پارلیمنٹ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ آیندہ ایسٹ

انڈیا کمپنی حاکم ہندوستان نہ کہلائی جائے۔ نظر بر آن ایک ایکٹ Act. جاری ہوا جسکے سبب سے ہندوستان کی حکومت کمپنی سے لے لیگئی۔ اور حضور اقدس ملکہ وکٹوریہ کے دست مبارک مین دی گئی۔ چنانچہ اب ملکہ معظمہ ممالک ہند پر اپنے نام سے مثل انگلستان فرمانروائی کرتی ہین۔

اعلان مذکورۂ ذیل۔ مشتمل بہ انتقال حکومت۔ ملکہ معظمہ کے حکم سے انگریزی و دیسی زبانون مین ممالک ہندوستان کے اندر پڑھا گیا۔ اور اُسکی نقلین جمیع راجگان اور رؤساء ہند کے پاس بھیجی گئین۔

اشتہار

اعلان ملکہ باجلاس کونسل بنام جمیع راجگان۔ و سرداران و والیان و رعایائے ہندوستان۔

وکٹوریہ بفضل خدا جل و علا سلطنت متحدہ گریٹ برٹن اور ایرلنڈ اور اسکے مضافات و متعلقات جو یوروپ۔ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ اور اسٹریلیشیہ مین واقع ہین۔ ملکہ حامی دین۔ چونکہ ہمنے بباعث چند در چند قومی وجوہات کے بصلاح و رضامندی علما و فضلای دین و معابد و اکابران مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ مین فراہم ہوئی ممالک ہندوستان کی حکومت جو اتنک ہماری طرف سے امانتاً زیر قبضہ

الیسٹ انڈیا کمپنی کے تھی وے اپنے قبضہ تسلط میں لینے کا ارادہ مصمم کیا ہے ؛
اسواسطے اب بذریعہ اعلان ہذا اشتہار کیا جاتا ہے کہ وے بصلاح و رضامندی
مذکورۃ الصدر وے ممالک مذکورہ کی عنان حکومت ہمنے اپنے ہاتھ میں لے
لی ہے ؛ اور ممالک مذکورہ میں ہماری رعایا کو یہہ ارشاد ہے کہ وے وہ
سچی وفادار ۔ اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور ہمارے
ورثا کی بنی رہی ؛ اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام
اور انصرام کیواسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کرین وے انکے اختیار
حکومت کو تسلیم کرین وے اور ہم اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان Charles John
وِیکونٹ کننگ کی فراست اور لیاقت خیر سگالی پر خاص یقین اور اعتبار Viscount Canning
کرکے وے موصی الیہ کو ممالک متذکرہ پر وے عموماً ہمارے نام سے اور
ہماری طرف سے حکومت اور فرمانروی کیواسطے وے زیر اطاعت اون احکام اور
قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اسکو ہماری طرف سے کسی ایک اعلی وزیر سلطنت کی
معرفت پہنچتی رہینگی وے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہین
Governor General.
اور تمام ان عہدیداران اور افسران جنگی و ملکی کو جو اب تک ایسٹ انڈیا کمپنی
کی نوکری مین تھے وے زیر اطاعت ہماری آیندہ خوشنودی اور قواعد اور
قوانین کے جو آیندہ نافذ ہون وے انکی مختلف تمام راجگان و اہالیان ہند کو
اطلاع دیجاتی ہے کہ وے تمام عہدنامجات جو مابین انکے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے

قرار دئے گئے ہین ۔ ہم مقبول و منظور کرتے ہین ۔ اور انکے جمیع شرائط اور قرار واقعی ہم ملحوظ خاطر رکھینگے ۔ اور اسیطرح انسے بھی انکی تکمیل اور تعمیل کی ہمکو امید ہے ۔ ہمکو ممالک مقبوضۂ موجودہ کو وسعت دینی منظور نہین ہے ۔ اور در حالیکہ ہمکو اپنے حقوق اور ممالک پر کسیطرح کی دست درازی بلا سزا و انتظام مذکورہ نہین ہے ۔ اور انکے حقوق پر بھی کسیطرح کا تجاوز جایز نہ رکھینگے ۔

جمیع راجگان و رئیسان ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا اتنا لحاظ رکھینگے جیسا خاص اپنے کا ۔ اور ہماری یہہ خواہش ہے کہ وہ اور نیز ہماری رعایا برابر اس خوشحالی اور مدنی بہبودی کا حظ اُٹھائین جو صرف اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے میسر آسکتے ہین ۔ ممالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئین انہین فرائض کے پابند کرتے ہین جیسا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہین ۔ اور وہ فرائض ہمین خداوند تعالی ہم ایمانداری اور دیانت سے پورے کرینگے ۔ ہمکو اپنی ذات سے دین عیسوی کی صداقت کا یقین واثق ہے ۔ اور مذہبی تشفی کے ہم شکر گذاری کے ساتھہ معترف ہین مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہہ نہین کہ ہم اپنے یقین کو اپنی کسی رعیت پر جبراً منظور کرائین ۔ ہم یہہ ظاہر کرتے ہین کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہہ ہے کہ

کوئی شخص اپنی مذہبی رسوم و دینی عقاید کے کسیطرح نہ رعایت کیا جائے اور نہ کسیطرح تکلیف اور اذیت پہنچایا جائے بلکہ تمام اشخاص بلا رو و رعایت مساوی قانونی حفاظت کا پھل پاوینگے اور جو اشخاص ہماری ماتحت و صاحب اختیار ہونگے اُنکو یہہ ہمارا سخت حکم ہی کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش مین کسیطرح دست اندازی نہ کرین ورنہ نہایت ناخوشنودی کے مستوجب اور مورد عتاب ہونگے مزید براں یہہ ہماری مرضی ہی کہ جہانتک ممکن ہو ہماری رعایا بلا لحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری نوکری مین وہ عہدے پاوین جنکے فرائض وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے بحسن وجوہ ادا کر سکین

جو محبت باشندگانِ ہند کو اپنی موروثی زمین کے ساتھہ ہی وہ ہم بخوبی جانتے ہین اور ملحوظ رکھتے ہین۔ اور انکے تمام حق اور مرافق جو اس سے متعلق ہین بخیال مطالبہ و مالگذاری سرکار محفوظ رکھینگے اور نیز یہہ منشا ہی کہ عموماً تجویز و نفاذ قوانین مین قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی خیال رکھا جاوے ہمکو اُن خرابیون اور مصیبتونکا جو ہندوستان پر اولوالعزم اشخاص کے افعال کے سبب آئے جنھون نے بذریعہ جھوٹی خبرون اور ناراست افواہون کے اپنے ملکی بھائیونکو دھوکا دیکر برملا بغاوت پر برانگیختہ کیا بکمال افسوس و رنج ہی میدانِ

جنگ مین اس بغاوت کے فرو کرنے مین ہماری قوت ظاہر ہو گئی ۔ اب ہم ان اشخاص کے جرایم جو اسطرح دھوکے مین آئے ۔ مگر اب اپنے فرائض کے راہ راست پر آنا چاہتے ہین ۔ معاف کر کے اپنا رحم ظاہر کرتے ہین ۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) بخیال تخفیف خونریزی و امان دہی ممالک ہند ۔ ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے ۔ اکثر ان اشخاص کو جو بلوہ گذشتہ مین ۔ بخلاف ہماری سرکار کے مرتکب جرائم ہوئے تھے چند شرائط پر امید معافی دی ہے ۔ اور ان اشخاص کی نسبت جنکے جرائم ۔ حد معافی سے باہر ہین سزا تجویز کر دی ہے ۔ ہم اپنے نائب السلطنت کا یہہ کام مقبول و منظور کرتے ہین ۔ اور مزید بر آن مرقومۂ ذیل مشتہر کرتے ہین ۔

ہماری رعایت اور معافی تمام مجرمون پر عام ہو گی ۔ سوائے ان مجرمون کے جنکا قتل رعایاے انگریزی مین براہ راست شریک ہونا ثابت ہو چکا ہے ۔ یا آیندہ ہو گا ۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضاے انصاف تعمیل ترحم سے باز رکھتا ہے ۔

جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ اپنی مرضی سے قاتلونکو پناہ دی ۔ یا جو اس بغاوت مین سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے ۔ انکی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے ۔ بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت

اُن حالات کا جنکی نسبت وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اُتار نے پر آمادہ ہوئے بخوبی لحاظ کیا جائیگا ۔ اور اُن اشخاص کی نسبت جنکے جرایم بہ سبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹھی خبرون کے امان لینے کے لئے جو مفسد مزاج شخصون نے پھیلائین واقع ہوئی ۔ بڑی رعایت اور ترقی کی جائیگی ۔ تمام اشخاص کیواسطے جنھون نے برخلاف سرکار ۔ ہتھیار باندھے تھے ۔ ہم بذریعہ اعلانِ ہذا بلا شرائط جان بخشی معافی اور تمام جرائم کے جو اُنسے برخلاف ہمارے تخت اور ہماری منزلت کے سرزد ہوئے ۔ لپنے اپنے گھرون کو واپس آنے اور با امن شغل مین مشغول ہونے پر رہائی دیتے ہین ۔

یہہ ہماری شاہانہ خوشنودی ہی کہ ۔ یہہ رحم اور رہائی کے حدود تمام اُن اشخاص پر ۔ جو آیندہ جنوری کی یکم تاریخ سے پہلی اسکی شرائط پر کاربند ہون وسیع کی جائین ۔

جس وقت خداوند کریم کے فضل و عنایت سے اندرونی اَمن و چین قائم ہو جائیگا ۔ اُسوقت ہندوستان کی صنعت و حرفت اور دستکاری کو ترقی دینے ۔ اور عامۂ خلائق کے رفاہ و فلاح کے کام پھیلانے ۔ اور اسکے باشندگان کی بہبودی اور فائدہ کیواسطے ۔ اسکا انتظام اور حکمرانی کرنیکی ہماری عین خواہش ہی ۔ انکی مرفہ الحالی مین ہماری قوت ہی

انکی خوشنودی اور رضامندی مین ہماری حفاظت ہے اور انکی احسانمندی اور شکرگذاری مین ہمارا عمدہ انعام ہے خدا قادر مطلق ہمکو اور ہمارے ماتحت صاحب اختیار ونکو ہماری رعیت کی بہبودی کیواسطے ہماری یہہ خواہشین پورا کرنیکی توفیق بخشے یکم نومبر ۱۸۵۸ء

باب تیرھوان طرز حکومت انگلستان

حکومت ایک مقررہ قاعدہ ہے جسکے ذریعہ سے ایک ملک کا انتظام کیاجاتا ہے ٭ ممالک متحدہ گریٹ برٹن آیرلنڈ اور سکاٹلنڈ مین اُسکا شاہ یا ملکہ اور دو ہوز پارلیمنٹ کے حکومت کرتے ہین جوکہ تین ارکان سلطنت کہلاتے ہین۔ اور اسکی تفصیل یہہ ہے۔ اُمرا۔ پادری۔ اور عوام۔ گورنمنٹ کے فرائض یہہ ہین کہ وہ اپنے اہل ملک کیواسطے بطور رعایا کے قانون بناوے اور انکو مؤثر کرے ٭

اِس ملک مین کوئی تفریق شاہ اور ملکہ کے اختیارات مین نہین ہے وہ انکا عہدہ نسلاً بعد نسلاً ہے وہ ایک شاہ کے مرنے پر دوسرا لوارث ہوتا ہے رشتہ مین مرد کو عورت پر زیادہ ترجیح ہے۔ اسطرح سے سب سے چھوٹا لڑکا موجودہ تخت نشین کا اپنی بڑی بہنونکی موجودگی مین تخت نشین ہوسکتا ہے نہ ہان لڑکی اپنے چچازاد بھائیونکی موجودگی مین تخت نشین ہوگی ٭

تاج اس ممالک کا صرف پراٹسٹنٹ مذہب والا رکھہ سکتا ہے ؛

بادشاہ کا جسم پاک ہے ؛ وہ قانون سے بری ہے ؛ کوئی قانون پارلیمنٹ کا انکو پابند نہین کر سکتا ؛ جبتک کوئی تخصیص نہو یہہ بھی بنا اصول قانونی ہے کہ ؛ انسے کوئی جرم سرزد نہین ہو سکتا ؛ وہ کسی حرکت کی ذمہ دار نہین ہین ؛ اور نہ انکی غلطی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے انکو جرم کی معافی اور مجرمون پر رحم کرنے کا اختیار ہے ؛ وہ فیض اور عزت کا چشمہ ہین ؛ وہ کل رؤسا کو خطابات کل فوجی و دیوانی انعامات ۔ اور تمغے اُن خدمتونکے صلے مین عطا کرتے ہین جو قدر کے قابل ہون کوئی باشندہ کسی غیر ملک کے شاہ کا تمغا یا خطاب بلا خاص منظوری نہین قبول کر سکتا ؛

شہزادہ ویلز ملکہ کے سب سے بڑے لڑکے اور ولیعہد سلطنت ہین انکو بہت سے خطابات ملے ہین ؛ قانوناً انکے اور انکی بیوی کے جسم کی پوری محافظت کیجاتی ہے ؛ اگر بڑا لڑکا مر جاوے تو اُسکا دوسرا بھائی شہزادہ ویلز ہو جاویگا ؛

جلسۂ لارڈ یا اُمرا یا جسطرح سے کہ ؛ وہ مشہور ہے ۔ اپر ہوز آف پارلیمنٹ رتبہ مین شاہ سے دوسرے نمبر پہ ہے ؛

کوئی ممبر جسکا کہ دیوالا نکل چکا ہے ؛ ہوز آف لارڈز مین نشست

نہین کر سکتا ہے ۔ اور نہ راے زنی جب تک کہ وہ اپنے دعویدارونکو
راضی نہ کراوے یا اپنا دیوالیہ پن دور نکرے ۔

ہوز آف کامنز یا لور ہوس مین وہ لوگ
شامل ہین کہ جنکو رعایا نشست کیواسطے پارلیمنٹ مین تجویز کرتی ہے ۔
عموماً وزارت مین اب حسب ذیل عہدیدار ہوئے ہین ۔

فہرست

۱ لارڈ ٹریزری خزانجات (جو وزیر اعظم ہوتا ہے)
۲ لارڈ چنسلر
۳ لارڈ پریسیڈنٹ کونسل
۴ لارڈ پریوی سیل
۵ چنسلر خزانجات ۔
۶ سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات اندرونی ۔
۷ سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات خارجیہ ۔
۸ سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات نوآبادیان ۔
۹ سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات ہند ۔
۱۰ سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات جنگ

منسٹریونکی معاونت

علاوہ ہوز آف لارڈز کے ایک امر اور ہے کہ جسکی نسبت عوام
انگلستان بہت متوجہ ہین ۔ اور وہ یہہ ہے کہ آیندہ سے گرجا گھرونکو

روپیہ سرکاری خزانجات سے نہ دیا جاوے - لبرل لوگون نے اسکی
اعانت کا وعدہ کیا ہی - اور کانسرویٹو مخالف ہین - لبرل کہتے ہین کہ
یہہ بھی ظلم ہی کہ عوام کے ٹکس سے کہ جسمین عیسائی مسلمان ہنود
اور دیگر مذاہب کے لوگ شامل ہین - عیسائی پادریونکی پرورش کیجاوے
کہ جنکا کوئی حق اُن ٹکس دینے والون پر نہین ہی ؀

فساد ایرلنڈ

ایرلنڈ کی نسبت جو اکثر وزرات اور امریان آیرلینڈ مین نااتفاقی
رہتی ہی ۔ اور جسکی بدولت پچھلے سالون مین اسقدر سخت بحث آیرلنڈ
کے لوگون نے کی ۔ اور اسقدر بازار خونریزی اور کُشت و خون گرم
رہا ۔ اور قریب تھا کہ بالکل بلوہ ہوجاوے ۔ اسکی وجہ چند آیرش لوگونکی
خواہشات ہین کہ جنکو انگلستان بوجہ اپنی چند حکمت عملیون کے نہین
دے سکتا - اُسوقت انگریزی پارلیمنٹ آیرش ممبرونکی تعداد اسّی
ہی ۔ یہہ لوگ ممبران آیرش پارٹی - یا پارنل ایٹی کہلاتے ہین ۔ آخر الذکر
نام ہونے کی وجہ یہہ ہی کہ آیرش کے سرغنہ ہوز آف کامنس
مین مسٹر پارنل ہین کہ جنکا ساتھ باوجود اُنکی غلطیون کے کوئی ہمدرد
آیرلنڈ کو ملنا مشکل ہی ۔ انہین کی وجہ سے یہہ نام پڑا ؀
جو لغاوت آمیز تحریرین اخبارات ایرلنڈ مین نکلتے ہین - اُسکا عشر عشیر
بھی ہمارے ہندی اخبارات مین نظر آوے تو اسمین کوئی شبہ نہین

کرسکتا کہ اُس روز مُلک کے کُل مطابع پولیس اور مجسٹریٹون کے ہاتھون مین ہون تقریرون مین علانیہ بغاوت کی ترغیب دیجاتی ہے لیکن یہہ انگریزی طرز حکومت ہے کہ جسکی بدولت ایک لفظ بھی اُنکے خلاف سوائے گالیونکے دینے کے یا اُنکے رُفقا کا کوئی بس نہین چلتا ۔ پارلیمنٹ کے اندر تک یہہ لوگ اپنی زباندرازی سے باز نہین آتے ۔

باب چودھوان نقشجات کارآمد

روی زمین پر قیصر کی عملداری کا نقشہ

سنہ ۱۸۸۴ء کے شمار کے مطابق قیصر کی عملداری کا اندازہ حسب ذیل مرقوم ہے ۔

اسمائے ممالک	مربع میل زمان	آبادی	محصول روپیہ
گریٹ برٹن و آیرلینڈ	۱۲۱۱۱۵	۳۶۳۰۰۰۰۰	۸۷۲۰۵۰۰۰۰
انگریزی عملداری متعلقہ ہند	۱۵۵۸۲۵۴	۲۵۸۰۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰۰۰
ہند کے علاوہ مشرقی عملداری	۳۰۰۰۰	۰۰۳۹۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰۰
آسٹریلیا	۳۱۸۱۴۴۴	۳۱۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰
شمالی امریکہ	۳۶۲۰۵۰۰	۴۶۵۰۰۰۰	۷۱۸۵۰۰۰
گینی وغیرہ	۱۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰
آفریقہ	۲۷۰۰۰۰	۲۳۵۰۰۰۰	۵۸۰۵۰۰۰

ویسٹ انڈیز وغیرہ	۱۲۷۰۷	۱۳۵۰۰۰۰	۱۵۵۰۰۰۰۰
یوروپ مین علاوہ گریٹ برٹن کے	۱۲۰	۱۷۵۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰
متفرق عملداری	۹۶۱۷۱	۲۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰
جملہ	۸۹۹۰۲۰	۳۱۰۲۲۵۰۰۰	۲۰۸۰۰۰۰۰۰

شعر

سلطنت جب قیصر ذی جاہ کی ؏ دیکھلو شوکت یہ شاہنشاہ کی!

قیصر کے ہمعصر سلاطین

قیصر کے ہمعصر سلاطین یوروپ جو ابھی سریر آرائے ہیں اُنکے نامون کا نقشہ ؎

اسمای سلطنت	اسمای سلاطین	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس
آسٹریلیا	شہنشاہ فرانسس جوسف	۱۸؍ اگست سنہ ۱۸۳۰ء	۲؍ ڈسمبر سنہ ۱۸۴۸ء
اطالیہ	پادشاہ ہمبرٹ	۱۴؍ مارچ سنہ ۱۸۴۴ء	۹؍ جنوری سنہ ۱۸۷۸ء
انگلستان	ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند	۲۴ مے سنہ ۱۸۱۹ء	۲۰ جون سنہ ۱۸۳۷ء
اولڈن برگ	گرانڈ ڈیوک نیکولس	۸؍ جولای سنہ ۱۸۲۷ء	۲۷؍ فیبروری سنہ ۱۸۵۳ء
بلجیم	لیوپولڈ ثانی	۹؍ اپریل سنہ ۱۸۳۵ء	۱۰؍ ڈسمبر سنہ ۱۸۶۵ء
بویریہ	لوس ثانی	۲۵؍ اگست سنہ ۱۸۴۵ء	۱۰؍ مارچ سنہ ۱۸۶۴ء
بیڈن	گرانڈ ڈیوک فریڈرک	۹؍ سپٹمبر سنہ ۱۸۲۶ء	۵؍ سپٹمبر سنہ ۱۸۵۶ء
پُرتگال	دَام لوئس	۳۱؍ اکٹوبر سنہ ۱۸۳۸ء	۱۱؍ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء

پرشیہ	شاہ ولیم	۲۲ مارچ ۱۷۹۷ء	۲ جنوری ۱۸۶۱ء
ترکی	سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ	۲۲ ستمبر ۱۸۴۲ء	۳۱ اگست ۱۸۷۶ء
جرمنی (پرشیہ)	شہنشاہ ولیم	۲۲ مارچ ۱۷۹۷ء	۱۸ جون ۱۸۷۱ء
ڈنمارک	کرسچین نہم	۸ اپریل ۱۸۱۸ء	۱۵ نومبر ۱۸۶۳ء
روس	شہنشاہ الکزنڈر ثالث	۱۰ مارچ ۱۸۴۵ء	۲ مارچ ۱۸۸۱ء
رومن چرچ	پوپ لیو سیزدہم	۱۰ مئے ۱۸۱۰ء	۲۰ فیبروری ۱۸۷۸ء
ہسپانیہ			
سویڈن وناروے	کنگ اسکار ثانی	جون ۱۸۲۹ء	۱۸ ستمبر ۱۸۷۲ء
سیکس کوبرگ	ڈیوک آرنسٹ ثانی	۲۱ جون ۱۸۱۸ء	۲۹ جنوری ۱۸۴۴ء
سیکس می نی جن	ڈیوک جارج	۲ اپریل ۱۸۲۶ء	۲۰ ستمبر ۱۸۶۶ء
سیکس ویمر	گرانڈ ڈیوک چارلس الکزنڈر	۲۴ جون ۱۸۱۸ء	۸ جولائی ۱۸۵۳ء
سیکسنی	کنگ جان	۱۲ دسمبر ۱۸۰۱ء	۸ اگست ۱۸۵۵ء
فرانس (سلطنت جمہوری)	صدر مجلس مسٹر گریوی	۱۵ اگست ۱۸۱۳ء	۱۳ جون ۱۸۷۹ء
گریس (یونان)	کنگ جارج	۲۴ دسمبر ۱۸۴۵ء	۹ جون ۱۸۶۳ء
مکلنبرگ سٹرلز	جی۔ڈی۔ایف ولیم	۱۷ اکتوبر ۱۸۱۹ء	۶ ستمبر ۱۸۶۰ء
مکلنبرگ سورن	جی۔ڈی۔ایف فرانسس	۲۰ فیبروری ۱۸۲۳ء	۷ مارچ ۱۸۴۲ء
ورٹمبرگ	کنگ جارج فرڈرک	۶ مارچ ۱۸۲۳ء	۲۵ جون ۱۸۶۱ء

ہیسی ڈارمسٹڈٹ	جی. ڈی. سوائی چہارم	۱۲ر ستمبر سنہ ۱۸۳۷ء	۱۳ر جون سنہ ۱۸۷۷ء
ہالنڈ	کنگ ولیم ثالث	۱۹ر فیبروری سنہ ۱۸۱۷ء	۱۷ر مارچ سنہ ۱۸۴۹ء

نقشہ عساکر سلاطین یوروپ

۱۸۸۷ء کی شروع مین ممالک یوروپ کے عساکر وغیرہ کا اندازہ بڑی تحقیقات سے کیا گیا۔ اور اسی شمار کے مطابق یہہ نقشہ تیار ہوا ہے۔ مخفی نرہے کہ افواج واتواپ مرقومۂ ذیل سے مراد ریزروڈ فوج نہین مگر وہ فوج جو بروقت جنگ تیار ہوسکتی ہے۔

شعر

کتنی یورپ کے شہوں کی فوج ہے ! جسقدر ہے فوج اتنی اوج ہے !

اسمای سلطنت	افواج پیدل	اتواب	رسالہ
آسٹریہ مع ہنگری	۱۰۷۷۱۰۴	۰۰۰۱۶۷۹	۲۱۱۴۶۲
اطالیہ	۲۴۰۰۰۷۸	۱۰۳۲	
بلجیم	۱۰۱۲۶۸	۲۴۰	۲۰۷۹۴
پرتگال	۱۲۸۷۷۸	۲۸۰	۱۲۹۷۳
ترکی عساکر سلطانی	۱۱۰۱۶۰۰	۳۳۴۸	۹۶۰۰۰
جرمنی	۱۵۱۹۱۰۴	۲۸۰۸	۳۱۲۷۳۱
ڈنمارک	۵۰۵۰۰	۱۲۸	۳۰۰۰
روس	۲۴۸۹۳۳۳	۴۰۱۶	۴۶۴۵۸۶

ہسپانیہ	۶۰۰۰۰	۶۰۰	۵۰۰۰۰
سویڈن	۱۹۲۱۶۸	۲۸۲	۶۴۹۰
سوزرلنڈ	۲۰۲۰۰	۶۱۰	۹۰۰۰
فرانس	۲۰۵۱۴۵۹	۲۹۵۲	۲۰۵۷۱۹۶
گریٹ برٹن (انگریزیہ)	۹۱۸۲۰۲	۶۱۰	۵۹۵۶۸
ناروے	۵۰۰۰۰	۱۰۸	۴۰۰۰
ہالنڈ	۳۱۸۹۹۸	۱۳۰	
ممالک بالکن جسمین بلگیریہ مشرقی رومالیہ گریس (یونان) مانٹی نگرو رومانیہ اور سرویہ شامل ہیں ۔	۱۴۷۵۱۸۴	۱۷۹۸۵	۱۴۶۴۰۹۸

سلاطین یوروپ کی بحری طاقت کا نقشہ

۱۸۸۸ء کے سرکاری بجٹ کے ضمیمہ سے نقشۂ مرقومۂ ذیل تیار ہوا ہے ۔

مرکب اول درجہ سے مراد وہ جہازات ہیں جو ۸۵۰۰ ٹن سے زیادہ وزن دار ہیں ۔ مرکبِ درجۂ ثانی سے مراد وہ جہاز ہیں جو ۸۵۰۰ ٹن یا اس سے کم ہیں

اسمای سلطنت	تیار مرکب درجۂ اول	تیار مرکب درجۂ ثانی	مرکب زیر تیاری درجۂ اول	مرکب زیر تیاری درجۂ ثانی	جملہ مرکبہای دودی
گریٹ برٹن	۱۵	۱۶	۹	۸	۴۸
فرانس	۳	۱۲	۷	۱۰	۳۲
اطالیہ	۲	۵	۵	۰	۱۲
جرمنی	۱	۸	۰	۱	۱۰
روس	۲	۴	۴	۱	۱۲
آسٹریہ	۰	۶	۰	۱	۷
ترکی سلطان	۱	۳	۰	۱	۵

نقشۂ سلاطین ممالک ایشیا

اسماء ممالک	دار الامارۃ	ماتحت
سیبیریہ	استرخان وتوبولسک	زار روس
گرکس و گرجستان	تفلیس	زار روس
ترکستان	بخارا وسمرقند	زار روس
چینی تاتار ومنصوریہ	کاشغر	فغفور چین
تبت	لاسہ لداخ	لامۂ بزرگ
کوچک ایشیا ایشیائی ترک	اسمرنا برسہ	سلطان قیصر روم

ارمن	ارض روم	سلطان قیصر روم
دیار بکر و کردستان	بطلس وغیرہ	سلطان قیصر روم
عراق عرب	بصرہ و بغداد	سلطان قیصر روم
شام	حلب دمشق و بیروت	سلطان قیصر روم
فلسطین	بیت المقدس	سلطان قیصر روم
عرب	مکہ ۔ سنہ ۔ مسقط و ریدہ	سلطان قیصر روم
فارس	طہران ۔ اصفہان ۔ شیراز	کجکلاہ ایران
افغانستان	کابل و قندہار	امیر کابل
ہندوستان	کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس	ملکۂ گریٹ برٹن قیصر ہند
برہما	آوا ۔ منڈالی	ملکۂ گریٹ برٹن قیصر ہند
سیام	بانکوک	شاہِ سیام
آنام و ٹانکین	ہوئیفو و سائیگون	شاہ سیام
چین	پیکن ۔ نانکن کانٹون	فغفور چین
جاپان	یدو ۔ میاکو	فغفور چین
مجموعہ الجزایر	بٹاویہ ۔ سینگاپور ۔ املا	فغفور چین

نقشۂ قلمروئے روئے زمین

روی زمین	رقبہ	مردم شماری
سلطنتِ برطانیہ	۸۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰
سلطنتِ روس	۶۵۰۰۰۰۰	۰۷۶۰۰۰۰۰۰۰
سلطنتِ چین	۴۵۰۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰۰۰۰
سلطنتِ سلطان روم	۰۸۵۰۰۰۰	۰۳۵۵۰۰۰۰۰۰
سلطنتِ آسٹریہ	۲۴۰۰۰۰	۰۳۲۵۷۰۰۰۰
سلطنتِ فرانس	۲۳۹۰۰۰	۰۴۰۰۰۰۰۰۰

ہندوستان کے وظیفہ خوار انگریز بجٹ ۱۸۶۵-۶۶ء میں مبلغ ۲۰۳۲۹۰۵۰ روپیے کی رقم اُن انگریزوں میں تقسیم ہوئی جنھوں نے ہند کے متفرق محکمے اور سررشتوں میں وفاداری سے ملازمت کر کے وظیفہ حاصل کر لیا ؂

آمدنی و اخراجات ہند سالِ رواں کے بجٹ کے مطابق

ہندوستان کی سالانہ کل آمدنی ۷۵۷۹۸۷۰۰۰ روپئے ہی ؂

کل اخراجات ۸۷۳۰۴۹۰۰۰

۱۸۶۵-۶۶ء کی ہند کی کل آمدنی ۴۴۴۶۴۱۹۷۰ روپیے

——— خرچہ ۷۷۲۶۵۹۲۳۰ —

——— نقصان ۳۸۰۱۷۲۶۰

ﭢ

باب پندرھوان قیصر کے خویش واقارب

قیصر کے خویش واقارب قیصر کے آل واولاد کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہان فقط قیصر کے اُنہین اقربا کے نام بیان کئے جاتے ہین۔ جنکا بار بار ذکر اس کتاب مین آیا ہوا ہے:

قیصر کے جد حقیقی	جارج سوم
قیصر کے عم بزرگ	جارج چہارم (ڈیوک آو برنسوک)
قیصر کے دوسرے چچا	ڈیوک آو یارک (فرڈرک)
قیصر کے تیسرے چچا	ولیم چہارم (ڈیوک آو کارنس)
قیصر کے والد	ڈیوک آو کنیٹ (اڈورڈ)
قیصر کے پانچوین چچا	بادشاہ ہنوور (ڈیوک آو کمبرلنڈ)
قیصر کے چھٹے چچا	ڈیوک آو سسیکس (آگسٹس فرڈرک)
قیصر کے ساتوین چچا	ڈیوک آو کیا مبرج (اڈلفس فرڈرک)
قیصر کی چچیری بہن	شہزادی شارلٹ (جو ایک وقت وارث تخت تصور کی گئی تھی)
قیصر کا سوتیلا باپ	شہزادہ لیننگجن
قیصر کا سوتیلا بھائی	شہزادہ چارلس
قیصر کی سوتیلی بہن	شہزادی فیوڈور

قیصر کی والدۂ حقیقی	شہزادی وکٹوریہ میریہ لوئزا (ڈچس آف کینٹ)
قیصر کا بڑا ماموں	ڈیوک آو کوبرگ
قیصر کا چھوٹا ماموں	شہزادہ (بعد پادشاہ) لیوپولڈ۔ شوہر شارلٹ
قیصر کا شوہر	شہزادۂ البرٹ۔ پرنس کنزٹ دوسرے رشتہ کے رو سے (قیصر کا پھپیرا بھائی بھی ہے)۔
قیصر کا نانا	ڈیوک آو سیکس کوبرگ
قیصر کا جیٹھ	شہزادہ ارنسٹ
قیصر کا پہلا فرزند	پرنسیس رایل شہزادی
قیصر کا پہلا داماد	شہزادۂ فریڈرک ولیم ولیعہد جرمنی
قیصر کے دوسرے فرزند	پرنس آو ویلز (ولیعہد قیصر) ہندوستان میں .... تشریف فرما ہو چکے ہیں۔
قیصر کی بڑی بہو	الکزنڈرنہ۔ پادشاہ ڈنمارک کی بڑی شہزادی
قیصر کا پہلا پوتا	شہزادۂ البرٹ وکٹر۔ فرزند ولیعہد جنکی ہند میں ...... تشریف آوری کا ابھی چرچا ہے۔
قیصر کا دوسرا پوتا	شہزادۂ جارج فروڈرک ایضاً
قیصر کا تیسرا فرزند	پرنسیس الیس متوفی شہزادی
قیصر کا چوتھا فرزند	ڈیوک آو اڈنبرو۔ داماد شہنشاہ روس جو سب سے پہلے ہندوستان میں تشریف فرما ہوئے تھے

قیصر کا پانچوان فرزند	شہزادی ہلینہ
قیصر کا چھٹا فرزند	شہزادی لوئیزا
قیصر کا ساتوان فرزند	ڈیوک آو کناٹ داماد شہزادۂ پرشیہ جو فی الحال بمبئی احاطے کے سالار فوج ہین ۔
قیصر کا آٹھوان فرزند	ستوفی شہزادہ ڈیوک آو البنی
قیصر کا نوان فرزند	شہزادی بیٹرلیس

باب سولھوان قیصر کے جان لینے کی کوشش

قیصر کے جان لینے کی کوشش اگرچہ جہان پناہ قیصر بطور دُختر ۔ زوجہ والدہ اور ملکہ کے تمام حقوق اپنے پورے طور ادا کرتی رہین ۔ تاہم ظالمون نے اُنکی جان لینے کی کوشش مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ۔ لیکن سچ ہی ۔ **مصرع** دشمن چہ کند چون مہربان باشد دوست ۔ جسطرح حوادثات آسمانی سے وہ ہر وقت بچتی رہین ۔ ویسا ہی ظالمون کے پنجون سے بھی خدا تعالی نے آجتک اُنکو اپنے حفظ و امان مین صحیح و سلامت رکھا ہی ۔

۱ ۔ پہلی کوشش قیصر کے جان لینے کی سنہ ۱۸۴۰ع کے ماہ جون کی دسوین تاریخ کو ایک بادہ فروش کے سترہ برس کے انگریز لڑکے

مسمی اڈورڈ آکسفرڈ نے کی تھی۔ قیصر اپنے شوہر کے ہمراہ کانسٹیٹیوشن ہل نام کی ایک ٹیکری کیطرف روانہ ہوئی تھین کہ راستے مین اُس لڑکے نے دو مرتبہ قیصر کو تاک کے اپنی بندوق سر کی۔ مگر دونون وقت خطا کی۔ عدالت کی جوری نے اُسے پاگل ٹھہرایا۔ اور سزا اُسکے لئے یہہ تجویز ہوئی کہ وہ پاگل خانے مین ہی رہا کرے جبتک کہ قیصر چاہے۔

۲ دوسری کوشش ۱۸۴۲ء کے ماہ مے کی تیسوین تاریخ کو ہوئی تھی اُسوقت جان فرانسس نام کے ۲۲ برس کے ایک انگریز جوان شخص نے اُسی ٹیکری اور اُسی مقام پر قیصر پر بندوق چھوڑی۔ اُسکے لئے پھانسی کی سزا عدالت سے تجویز ہوئی تھی۔ مگر آخر کو تا بہ زلیست شہر بدر کیا گیا۔

۳ تیسری کوشش اُس روز ہوئی جس روز کہ مذکور مجرم کی سزا کی تخفیف ظاہر کی گئی۔ قیصر اپنے محل سے گرجا گھر کو جا رہی تھین کہ اسمین بین نامی ایک انگریز کوزہ پشت لڑکے نے قیصر کے گاڑی کے قریب آکے بندوق اُٹھائی اور چاہتا تھا کہ بندوق کو داغے کہ اسمین ایک اور لڑکے نے جو وہان کھڑا تھا بین کا ہاتھہ پکڑ لیا۔ آخرش بین کو اٹھارہ مہینے کی قید کی سزا ہوئی۔ ایسے قیدخانے مین کہ جہان وہ ضروری ہنر سیکھا کرے۔

۴ چوتھی کوشش ۱۹ وین مے ۱۸۴۹ء کو کانسٹیٹیوشن ٹیکری پر ہملٹن نامی ایک آیرش معمار نے قیصر پر بندوق چلائی۔ اُس سزا مین سات برس شہر بدر کیا گیا ؏

۵ پانچوین کوشش رابرٹ پیٹ نامی ایک سابق فوجی سردار کے ہاتھو ہوئی تھی۔ اور اُسکے لئے سات برس تک بعبور دریای شور شہر بدر کی سزا ٹھہری ؏

۶ چھٹی کوشش ۲۷ وین مے ۱۸۵۰ء کو جبکہ قیصر ڈیوک آف کمبرج کے محل سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کے روانہ ہوتی تھین اُسوقت خود اُنھون نے قیصر کے چہرے پر لکڑی کی ایک سخت ضرب لگائی تھی ؏

۷ ساتوین کوشش ۱۹ وین فیبروری ۱۸۷۲ء کو آرتھر آوکونر نام کے ایک سترہ برس کے لڑکے نے ایک خالی و شکستہ بندوق قیصر پر داغی اُسوقت قیصر اپنے سیر سے لوٹکے بکنگام محل مین داخل ہو رہی تھین مجرم لڑکے کو ایک سال قید رکھا۔ اور کچھ ضربین بھی لگائی گئین۔

۸ آٹھوین اخیر کوشش ۲ ماہ مارچ ۱۸۸۲ء کو وقوع مین آئی قیصر لنڈن کی سیر کرکے ونڈسر کے مقام پر واپس آئین۔ اور جسوقت اپنی گاڑی مین سوار ہوا چاہتی تھین کہ وہ اُسیمین مکلین نام ایک شخص نے بندوق سر کی۔ آخر مکلین پاگل ٹھہرنے پر بے جرم ثابت ہوا

اور اسکا قید سے آزاد ہونا قیصر کی مرضی پر منحصر ٹھہرا ؎

باب سترھوان شہزادہ ولیعہد بہادر کی سوانح عمری

شہزادۂ ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز آلبرٹ اڈورد یہہ قیصر علیا کے دوم فرزند ہین - حال انکا تحفۂ جیوبلی مین کئی مقام پر آگیا تاہم ناظرین کی کامل آگہی کے خاطر یہان انکی زندگی کا مختصر حال از سر نو بیان کیا جاتا ہے - یہہ شہزادے نہم نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے - انکی تربیت و تعلیم کی کیفیت آگے بیان ہو چکی ہے - لڑکپن کی حالت مین یہہ شہزادے اڈنبرو کی ہائی سکول مین داخل ہوئے اور پھر آکسفرڈ اور کمبرج کے طالب العلم بنے - ۱۸۶۳ء مین ڈنمارک کی شہزادی الکزنڈرہ سے انکی شادی ہوئی جنسے اب انکو پانچ فرزند حیات ہین - ولیعہد بہادر کے فرزندونکا حال آگے مفصل بیان ہو چکا ہے - ۱۸۷۲ء کے اخیر ولیعہد بہادر سخت بیمار ہوئے - لکہہا بلکہ کروڑہا آدمیون نے اپنے صدق اعتقاد سے انکے صحت کے لئے دعا مانگی کیونکہ کل معالجون نے عاجز ہوکے انکو خدا کے فضل کے حوالے کر دیا تھا -

ڈسمبر مہینے کی ۱۴ ارویں تاریخ کہ اس شہزادے کے والد کی وفات کا دن تھا - مریض کے حق مین بڑی بھاری تصور کی گئی ؎

اکثر اشخاص کا قول تھا کہ اِس تاریخ کو شہزادے کا بچنا مشکل ہی ہے۔
لیکن یہان تو دعا کا تیر ہدف نشانہ ہو چکا تھا۔ اُسی تاریخ سے کہ
مشکل گنی جاتی تھی خدا نے اِنکو شفا عطا کی۔ اور تندرستی کے آثار نمایان
ہونے چلے۔ تھوڑے ہی ہفتون مین شفائی کامل ہو گئی۔ اور پھر قیصر
کی کل رعایا نے جو قلمرو ی برطانیہ کے زیر حکومت ہے۔ اپنے اپنے
عبادت گاہون مین شکریہ اِس شافی مطلق کا ادا کیا ۱۸۷۵ء
مین پرنس آو ویلز بہادر ہندوستان مین تشریف لائے تھے۔
اُسوقت انکی خیر مقدم مین رعایائے ہند نے اپنی وفاداری کی ثبوت مین
جو جو کچھ جشن اور خوشیان منائی ہین وہ ابھی ہماری نظروںمین سمائی
ہوئی ہین۔ سچ تو یہہ ہے کہ جن لوگون نے ولیعہد بہادر کی تشریف
آوری کے جلسے اِس اقلیم ہند مین ملاحظہ کئے تھے اُنکو اب لنڈن کی
جیوبلی کے جلسے پسند نہین آئے۔ بمبئی مین ہمارے رئیس المسلمین
ناخدا محمد علی صاحب روگھے نے شہزادہ بہادر کو ایک عمدہ پیگو نذر
کیا تھا۔ اِس احقر کے والد ماجد نے اُنکی مدح مین ایک عمدہ قصیدہ
انگریزی زبان مین تحریر فرما کر اُنکے پیش کیا تھا۔ اگر گنجائش ہوئی تو
وہ کامل قصیدہ اِس کتاب کی اخیر مین درج کیا جائیگا۔ مادۂ تاریخ آمین
فارسی ہی موزون کر دیا ہے وہ یہہ ہے (چراغ ریاست)
۱۸۷۵ء

ولیعہد بہادر نے سنڈرنگھم Sandringham نامی ایک ملکت خرید کی ہے۔ جہان آپ بذات خود زراعت اور مویشی کی فکر رکھا کرتے ہین ؏

ملک کی بہتری کی نیت سے آپ اکثر نمایش گاہونکی ترقی مین ساعی رہتے ہین۔ لنڈن کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ کی فردمین انہین کی حسن سعی سے لکہا روپیے کی رقم ہند کے راجہ اور نوابون نے لکھی ہے۔ فرزندونکی تعلیم مین ولیعہد بہادر نے اپنے والد کی تتبع کی ہے ؏ نوجوان شہزادون کے خیالات لنڈن جیسے شہر مین اکثر منتشر رہا کرتے ہین یہہ سوچکر ولیعہد بہادر نے اپنے دونون بڑے شہزادون کو ایک اتالیق لئیق کے ہمراہ ایک مرکب دودی پر سوار کروادیا تاپرکار کیطرح تمام دُنیا کے دایرہ کے گرد گھوم کر اپنے مرکز اصلی پر آجاوین۔ جہازمین علاوہ درس و تدریس کے اِن نوجوان شہزادونکو خلاصیونکا کام بھی سکھلایا جاتا تھا۔ انہین ہونہار شہزادونکے ہند مین تشریف لانیکی خبر آگے بیان ہوچکی ہے ؏

باب اٹھاروان جوبلی ہندوستان ؏

امن جہاندور قیصری

چشم بد دور ۱۸۱۹ء مین وہ صاحبۂ قِرانی۔ قیصر جہانی پیدا ہوئین۔ اور اٹھارہوین سال یعنی ۱۸۳۷ء مین آپ سریر آرا

بنکے انچاس ۴۹ سال خود کی حکومت نوشیروانی مین کیسے کیسے خوشی کے حالات اور غمی کے سوانحات ایک خوبی کے ساتھہ مشاہدہ کرنیکے بعد خدا خدا کرکے اب بفضلِ خدا ۱۸۸۷ء مین دور قیصری کا پچاسواں سال المشہور بہ سال جیوبلی قیصر آپہنچا۔ یہہ وہ مبارک سال ہے جو سیکڑون پادشاہ وشہنشاہون مین سے کسی ایک سکندر بخت ہمایون رخت کو نصیب ہوتا ہے ۔ اس دور قیصری کے باعث جو جو خوبیان وترقیان قیصر اور رعایای قیصر کو حاصل ہوئی ہین وہ پھر پردۂ دنیا پر مفقود نظر آتی ہین ۔ لیجئے پہلے اس ہمارے ہندوستان ہی کی سرسبزی دیکھلین کہ اس دور قیصری مین اسنے کیا کیا ترقیان کی ہین ۔ یہہ ملک جو پہلے کہہ رہا تھا کہ ؎ **مصرع** مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون ؛ سو اب زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے ؎ **مصرع** ہے عطر زا بہار گل نو رسیدہ ہون ؎

علم اس دورِ قیصری مین تو ستارۂ اقبال علم فی الحقیقت فلکِ چہارمی پر عروج کر گیا ہے ۔ نظر غور سے دیکھئے تو اسکی ایک ادنی نظیر یہہ نمایان ہے کہ ہندوستان کی کل یونی ورسیٹیو نین (مدرستہ العلوم) اب جو طلبا ہر سال امتحان دینے حاضر ہوتے ہین انکی تعداد پہلے کے بہ نسبت بیسون سے تجاوز کرکے ہزارون پر نوبت آگئی ہے ۔

حالانکہ امتحانات کے اصول نہایت پیچ در پیچ اور مشکل در مشکل کردئے گئے ہیں۔ تاہم بلا کشانِ زحمتِ علم اُسے آسان کئے ہیں کب چھوڑتے ہیں ہر مسئلہ مالاینحل کو حل کرنے سے کبھی مُنہہ نہیں موڑتے ہیں۔ دینوی علوم کے وہ وہ غوامض جنکے دریافت کرنیوالے ہندوستان کے نامی گرامی شہروں مین بھی نایاب تھی۔ آج وہ دورِ قیصری مین دیہاتی لڑکے بات بات مین ویسے مسایل حل کردیتے ہین۔

کتب: دینی و دُنیوی کُتب جنکا امیر اُمرا کے کتب خانون کے سوا اور کہین پتہ تک نہین لگتا تھا۔ آج وہ دورِ قیصری میں عمدہ خط اور بالکل صحت کے ساتھہ کوڑیونکے مول سر بازار فروخت ہورہی ہین۔

اخبارات: قیصر کے اس پچاس سال کے دور مین علم و کُتب کی جسطرح ہند مین افراط ہوئی ہی وسیطرح ہند کے ہر ہر زبان مین اخبارات بے احصار برای سہولیت خریدار ارزانی کے ساتھہ شایع ہوتے ہین یہانتک کہ مشتاقان اخبارات کو بھی یہہ کلمہ پڑھوایا" کہ ہمارے یہان اس کثرت سے اخبار آتے ہین کہ اب انکے کھولنے تک کی نوبت نہین آتی" مگر یاد رہے کہ جن چیزون نے یوروپ کو افلاس سے چھڑا کے مالامال اور نونہال کردیا۔ اُنمین شیاعتِ اخبار ایک مقدم چیز گنی گئی ہی۔

صحت ہندوستان مین صحت کی حفاظت کے لئے اِس زمانے مین کیا صورتین تجویز کی گئین کہ انسے افزود ظاہر ا ممکن نہین۔ علم تشریح اسطرح پڑھائی گئی کہ اب اس سے حکمت کو دگنی طاقت پہنچگئی ہی۔ جابجا دار الشفائین اور دواخانے آباد۔ سیتلا کے ٹیکا لگانے والے ڈاکٹرونکی کثرت ہی جو کہ گھرون گھر پھرا کرتے ہین موقع موقع پہ باغ و بغیچے لہلہا رہے ہین۔ عمدہ پانی بذریعہ نہرونل کے ہر جا اور ہر بلند طبقہ کے ساکنونکو بخوبی میسر ہی۔ اِن مسیحائی ڈاکٹرون نے مرض ہیضہ کے معدومیت کے خاطر ایک اعجاز عیسوی دکھلایا جو جو صورتین اسکے دفعیہ کی کی گئین اور کی جاتی ہین انسے عیان ہی۔

زراعت اس دور مین زراعت کو وہ ترقی حاصل ہوئی ہی کہ قحط کا نام مطلقاً مٹ گیا پھل پھول ساگ ترکاری آجکل وہ میسر آتی ہی کہ جسکا نام تک نہین سنا تھا۔

سہولیت سفر دورِ قیصری کے پہلے ہند کی مسافری کا یہہ حال تھا کہ مسافر چاہے وہ مجرب و فربہ ہو منزلِ مقصود کو پہنچنے کے قبل سختیِ سفر اُسے لاغر و منحنی کردیتی تھی۔ اب آہنی سڑک و مرکبِ دودی کے ذریعہ سے ہفتونکی مسافت گھنٹونمین

طے ہوتی ہی وہ بھی نہایت سہولیت وآرام کے ساتھ سڑکین پختہ تیار ہوئین۔ ریلوے تمام ہند مین ۱۲ ہزار میل ایسی پھیلی کہ ندیون کے خطون کو نقشے مین مات دے دی ہے ۞ سہولیت سفر کے لئے ہر ندی پر پل موجود ہی ۞ غرض **شعر**

جدھر دیکھئے خیر ہی خیر ہے ؕ سفر یہہ نہین باغ کی سیر ہی ؕ

کارخانے اسی دورِ قیصری مین اسٹیم کے ذریعہ سے کپڑے بننے کا پہلا کارخانہ ۱۸۵۴ء مین بمبئی مین جاری ہوا تھا۔ اوراب تمام ہندوستان مین کوئی ایک سو کارخانے ہین کہ جنمین قریب ایک لاکھ آدمیون کے روزی پاتے ہین ۞

ٹلگراف ہماری قیصر وکٹوریہ تخت انگلنڈ پر سب سے پہلے ۲۰ وین جون کو جلوس فرما ہوئی تھین۔ یہہ خبر ہندوستان مین بہت سُرعت سے روانہ کی گئی مگر بمشکل ۲۵ وین آگسٹ کو یعنی دو مہینے سے زیادہ عرصے مین یہان شایع ہوئی۔ اب قیصر کے دور مین ٹلگراف کے ذریعہ سے کوئی دو گھنٹے کے عرصے مین لنڈن سے یہان خبر آجاتی ہی ۞ فقط ہندوستان مین پچیس ہزار میل تار برقی کھلا ہوا ہی ۞

ڈاک خانے دورِ قیصری کے قبل ہندوستان مین بدقت تمام

قاصدون کے ذریعہ سے خطوط روانہ ہوا کرتے تھے۔ اور اب ڈاکخانونکی سہولیت اور ارزانی سے ایک پیسے مین ہند کے جس شہر مین چاہو خبر جا سکتی ہی ؎

انتظام ملک

ہندوستان کی تحصیلیو کانسلین اور ریونی سپالٹیان دَور قیصری مین ہند کے حسن انتظام کی پورے گواہیان دے رہی ہین ؎ اور تسپر ہمارے معزز سابق ویسرای مارکوس آف رپن کی سیلف گورنمنٹ تو ایک طرہ و زیبا ہی ؎ پس اسیطرح جس چیز کو غور کر کے دیکھئے وہ اِس زمانے مین ترقیٔ درجۂ اعلی کی روشنی دکھا رہی ہی ؎

ہند مین جیوبلی کہان کہان ہوئی

جشنِ جیوبلی کا تجمل فقط ہندوستان کے بڑے بڑے شہرونین ہی نہین ہوا بلکہ چھوٹے سے چھوٹے قریئے مین بھی اسکی خوشی قسم قسم کی خوبیون سے منائی گئی۔ اور اسیطرح ہند کے راجہ و نوابون کی اعلی و ادنی ریاستون مین بھی بڑی شان و شوکت سے جشن ہوا؎ مختصر یہہ کہ ہندوستانکی کل پچیس ۲۵ کروڑ آدمی قیصر کی جیوبلی مین شریک تھے ؎ اور ملک برہما مین بھی جیوبلی بڑی جوش و خروش سے منائی گئی

ہند کی جیوبلی کا روز

جیوبلی کا حقیقی روز تو ۲۱ وین جون کا

تھا۔ مگر بباعث ناموافقت موسم چار مہینے پیشتر یعنی فیبروری کی ۱۶ وین و ۱۷ وین تاریخ ہند کی جیوبلی کے لئے مقرر ہوئی اور اُنہین دنون تمام ہندوستان مین جشن ہوا۔ ہندوستان کی جیوبلی انگلنڈ کی جیوبلی سے علیحدہ ہونے مین ایک لُطف یہہ بھی رہا کہ ہند کی پچیس کڑوڑ رعایا کی خوشی کو پورے طور پر ملاحظہ فرمانے کے لئے قیصر کو اچھا موقع ہاتھہ آیا۔

قیصر کی بلند اقبالی

قیصر کے مانند بلند اقبال نصفت پسند بادشاہ پردۂ دنیا پر فی زماننا شاذونادر ہوگا۔ محل قیصر کا مانند باغ کے اُسکے نونہال وچشم وچراغ پوتے پوتیان ونواسے نواسیون سے روشن اور سرسبز ہے۔ دنیا کے نامور شہنشاہ قیصر کی رشتہ داری مین منسلک۔ دنیا کی ہر اقلیم مین قیصر کی عملداری موجود۔ قیصر کا خزانہ معمور۔ بحری وبری سپاہ بیشمار۔ قیصر کی ریاست مین جواہرات وسوناچاندی کی کانین موجود۔ علم وہنر۔ تجارت زراعت کی غایت درجہ ترقی۔ رعایا کو مذہب وملت کی پوری آزادی ان سب خوبیون کا نتیجہ یہہ نکلا کہ اس عہد علیا کو جیوبلی کا روز نصیب ہوا۔ اگر قیصر اپنی حکومت مین ذرہ بھر بھی ظلم روا رکھتین تو یہہ باتین ہرگز نصیب نہ ہوتین۔

قیدیون کا آزاد ہونا

ہند کی جیوبلی مین لارڈ ڈفرن صاحب نے باجازت قیصر پچیس ۲ ہزار قیدی فوجداری مقدمات کے سزا یافتہ رہا کر دئے۔ اور دیوانی مقدمون کے قیدی جنکا قرضہ سو روپیے سے کم تھا۔ سرکاری خزانے سے ادا کیا گیا اور وہ سب ۳ قرضدار جیوبلی کے روز قیدخانون سے چھڑائے گئے۔ اور اُس روز باقی ماندہ زمین کا تمام محصول بھی معاف ہوا۔ لارڈ لٹن صاحب نے بھی ۱۸۷۷ء مین کہ جب قیصر ہند کا خطاب ملکہ وکٹوریہ کو دیا گیا۔ سولہ ہزار قیدی ہند کے قیدخانون سے رہا کر دئے تھے۔

جیوبلی کی یادگاری

قیصر کی جیوبلی کی بقای یادگاری مین وکٹوریہ لائبریری اندور مین قایم ہوئی۔ بھوپال مین پانی کا نل جاری ہوا ریوہ مین دار الشفا کھولی گئی۔ گوالیار مین وکٹوریہ کالج قائم کی گئی۔ بمبئی مین صنعت کا مدرسہ۔ جعفر سلیمان کا عورتونکا دواخانہ۔ دار الشفای قیصری حکیم محمد باقر طبیب یونانی۔ اور کاما ہسپتل مستورات کے لئے۔

جیوبلی مین کیا ہوا

طلبای مدارس کو ضیافت دی گئی۔ فقیر فقرا کو کھانا کھلوایا گیا۔ اور خیرات تقسیم ہوئی۔ آتشبازی چھوڑی گئی۔ درباری اور بیوپاری مکانون مین روشنی کی گئی۔ دریا مین

جہازون پر بھی روشنی ہوئی لشکری ریویو ہوا۔ گورنر۔ راجہ۔ نوابونکی سواریان نکلین۔ مضامین پڑھے گئے۔ خطابات عنایت ہوئے۔ قیدی رہا کئے گئے۔ محصول معاف ہوا۔ میلے و بازار لگے۔ کالج دار الشفا۔ کتبخانے قائم کئے گئے۔ تہنیت نامے اور مبارکبادی کے ٹلگراف روانہ کئے۔ اور عبادت خانون مین خدا کا شکر ادا کیا گیا ؟

دور قیصری مین دھبہ

اس دورِ قیصری مین فقط ہندوستان کے غدر کا ایک دھبا ایسا لگا ہوا ہے جو مٹانے نہین مٹتا۔ اگرچہ اودھر انگریز لوگ اُسکے یاد سے خون ٹپکاتے ہین تو ادھر ہندوستانی لوگون کے جگر دو پارہ ہوئے جاتے ہین۔ مگر بمصداق فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا جسکا ایک نہایت عمدہ نتیجہ نکل آیا۔ وہ یہہ ہے کہ اقلیم ہند جسکی مردم شماری دنیا کی ایک خمس کہلاتی ہے۔ وہ ایک تجارونکی چھوٹی سی جماعت کے زیرِ حکومت تھی۔ یہہ غدر ہی کا فیض ہے۔ کہ دنیا کا ایسا مشہور و معروف ملک ہندوستان اب قیصر کے زیرِ حکومت سلطنتِ برطانیہ مین شامل ہوگیا ؟

خطابات

علاوہ اُن پہلے خطابونکے جو ابھی جاری ہین اس جشن جیو بلی کی یادگاری مین لارڈ ڈفرن صاحب نے باجازت قیصر ایک نیا خطاب وفادار علمای ہند کے لئے جو ہندوستان مین ترقی علم کے

ساعی ہین مقرر فرمایاہی ۔ مسلمانونکو (شمس العلما) اور ہنودونکو (مہامہوپادہیای) ہی ۔ یہہ خطاب نام کے قبل مستعمل ہونگے ۔ جن علما کو شمس العلما کا خطاب عنایت ہواہی ۔ اونکو ایک خلعت جسمین ایک عمامہ اور ایک جبّہ ہی سرکار سے ملی ہی ۔ اور مہامہوپادہیای والونکو ایک اُشنی شا یعنی دستار اور ایک اُتریا یعنی شال ملی ہی ۔ ایسے خطاب جیوبلی کی جشن مین کثرت سے لوگونکو دئے گئے ہین ۔ جنکی فہرست بباعث طوالت کے اس کتاب مین گنجایش نہین کرسکتی ۔ مگر بڑے افسوس کی بات یہہ ہی کہ ضلع بلیّی مین کوئی صاحب بھی شمس العلما نہین ہوئے ۔ آرڈر آو دھی انڈین ایمپایر کچھہ ردّ و بدل کرکے اکثر رؤساء ہند کو دی موسٹ امینٹ آرڈر آو دی انڈین ایمپایر کا خطاب عنایت ہواہی ۔ سینٹ میکیل و سنٹ جارج کے خطاب بھی اہل ہند کو دئے گئے ۔ اسیطرح نواب بہادر ۔ نواب سردار بہادر ۔ سردار ۔ خان بہادر ۔ خان صاحب کے خطاب جن جن صاحبون نے جانفشانی سے سرکار قیصر کی ملازمت کی اور ہمیشہ خیرخواہ بنے رہے اُنکو ملے ہین ۔ نیٹ کمانڈر آو دی ایمپیریل آرڈر کا جنکو تمغہ ملاہی وہ اُنمین اول نمبر ہمارے معزز رئیس کلکتہ والے آنرایبل سید امیر علی صاحب ہین ۔ جو لنڈن سے ایک میم صاحبہ کو بیاہ لائے ۔ اسی صورت بمبئی کے شریف دلشا مانکجی پیٹیٹ بھی

سر ہو چکے ہین۔ اور مدراس کے شریف رام سوامی مودلیار اور کلکتہ کے شریف کو بھی سر کا خطاب عطا ہوا ہے ؎

بمبئی مین جیوبلی

جزیرۂ بمبئی اصل مین کوئی چیز نہین تھی مگر اس دور قیصری مین اس جزیرہ نے وہ نام پیدا کیا کہ اب ہندوستان کا کوئی شہر اس سے لگا نہین کھاتا۔ یون تو کلکتہ آجکل پایتخت ہے لیکن کیا عجب کہ آیندہ انگریزی سرکار اسی کو پایتخت ٹھہرادے۔ آب و ہوا یہان کی نہایت دلپسند فائدہ مند ہے۔ اور ولایت انگلستان بھی یہان سے نزدیک تر ہے۔ بیوپار یہان کا سب سے بڑھکے ہے۔ اور ہر ایک جشن کے وقت اہل بمبئی اورون پر سبقت ہی لیجاتے رہے ہین۔ اسیطرح جیوبلی کا جشن بھی بمبئی مین سب سے بڑھکے ہوا ہے ؎ ۱۶ وین فیبروری ۱۸۸۷ع کا روز جو ہند کی جیوبلی کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اُس روز صبح سے تمام بمبئی مین اژدہام عام لگ گیا۔ ٹون ہال کے باہر دربار منعقد ہوا تھا جسمین کوئی پچیس ۲۵ ڈیپوٹیشن آئے ہوئے تھے انہون نے تہنیت نامے لارڈ ڈرے صاحب کو دئے۔ اور ۸۰ پیغام تار برقی کے ذریعہ سے قیصر کے نام روانہ کئے۔ اُسی روز شام کو تمام شہر مین روشنی ہوئی تھی ؎

سرکار کیطرف سے ایک لاکھ روپیہ روشنی کیلئے خرچ کیا گیا تھا ؎

قیصر نے جسوقت ملک ہندوستان اپنے قبضے مین لیا اُسوقت بھی روشنی

اور اژدہام ہوا تھا۔ ڈیوک آواڈنبرو کی تشریف آوری کے وقت اور ولیعہد بہادر۔ اور ڈیوک آوکناٹ کی تشریف آوری کے وقت۔ لارڈ رپن کی رخصت اور وکٹوریہ کا خطاب قیصر ہند سے مخاطب ہونیکا روز یہہ سب سے بڑے جشن کے روز گذرے ہین اسمین جشن جیوبلی کے روز کا اژدہام اور دھوم دھام اور سب کی روشنی علی الخصوص جہازونکی روشنی ایک عجیب تھی لارڈ رے صاحب گورنر بمبئی کے دربار مین اُس روز کی تقریر بھی نہایت دلچسپ تھی۔ اسکے بعد ہزارہا طلبائے مدارس ہند و مسلمان پارسی کرسچین یہودیون کا ایک منڈوے مین جمع ہوکے ضیافت کھانا ایک عجیب بات تھی بڑے بڑے ہای سکول نکے طلبا شب کو شہر گشت کو نکلے تھے۔ ہاتھوں مین مشعلین اُٹھانا گویا علم کی روشنی کا اُنکے ہاتھ آنا تھا۔ خیر اس سوا تمام بمبئی کے دیول گرجا گھر۔ تبخانے۔ آتشکدے اور مساجد مین روشنی کی گئی تھی۔ میدان مین ایک عجیب قطع کا ایسا بازار بنایا گیا تھا کہ جو برسون تک یاد رہیگا۔ غرض اب انگلنڈ کی حقیقی جیوبلی کے مفصل حالات کے تقاضے نے ہندوستانکی جیوبلی کو یہین ختم کردیا ؁

باب اُنیسوان قصاید در مدح جیوبلی ؁

منتخب مسدس دعائیہ من مدرس مصنف کتاب ہذا ؁

شہنشا ہانِ عالم کا جہان تک نام نامی ہو سرو نپر انکے جب تک سایۂ چتر گرامی ہو
ہر ایک راجہ وہان تک اُسکا اُلفت سے سلامی ہو سر بر سلطنت کو اس سے زیبائش مدامی ہو

ہمیشہ دولتِ قیصر کی روز افزون جوانی ہو!
مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

الٰہی خیر خواہِ قیصری نواب احمد خان ،، نصیر الدولہ نصرت جنگ عالی دودمان ذیشان
جو ہین سچے محبّ عہد علیا شاہ انگلستان ،، دعا کرتے ہین دائم صدق دلسے اُسکو یہہ ہر آن

ہمیشہ لشکرِ قیصر کو تائید آسمانی ہو!
مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

اس ایوانِ شہنشہ کا رہے روشن چراغ ابدل ،، رہے گلزار ہستی مین یہہ قیصر باغ باغ ابدل
شہنشاہی رہے اس خاندان مین بافراغ ابدل ،، مئے فرحت سے دائم پر رہے اسکا ایاغ ابدل

مدرس سایۂ انگلش ہمیشہ یہہ شاہِ جہانی ہو!
مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

قصیدہ اُردو بتقریب جشن جیوبلی

من نتائج طبع جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی

ہی عید یہہ کس جشن کی یارب کہ سر آسر ہی جیوبلی ہی جیوبلی ہر اک کی زبان پر
یہہ عہد کہ گذرے ہین برس جسکو پچاس اب ست جُگ سے ہی یہہ ہند کے حق مین کہین بہتر

وہ دورِ تعصب تھا یہہ ہی دورۂ اخلاق | وہ جنگ کا موجد تھا یہہ صلح کا رہبر
جمشید پہ جب آگ ہوئی سنگ سے ظاہر | ایران مین کیا جشن سدہ اُسنے مقرر
اِس عہد ہمایون مین ہزار ایسے کرشمے | ظاہر ہوئے اسطرح کہ عقلین ہوئین ششدر
یہہ جشن مبارک ہے بہت جشن سدہ سے | وہ آگ نکلنے کا یہہ بجھنے کا ہے مظہر
اِس دورِ خجستہ مین وہ سب بجھ گئے شعلے | تھی جنکی جہانسوز لپٹ آگ سے بڑھکر
اِس عہد نے وہ خون بھرے ہاتھہ کئے قطع | جو پھیرتے تھے بیٹیونکے حلق پہ خنجر
بیٹونکی طرح چاہتے ہین بیٹیون کو اب | جو لوگ روا رکھتے ہین خونریزی دختر
جب بیٹیون نے زندگی اسطرح سے پائی | دی زندگی اِک اور اُنہین علم پڑھا کر
اس عہد نے کی آکے غلامونکی حمایت | انسانکو نہ سمجھا کسی انسان سے کمتر
دی اُسنے مٹا ہند سے یون رسم ستی کو | گویا وہ ستی ہوگئی خود عہدِ کہن پر
نابود کیا اُسنے زمانے سے ٹھگی کو | اِک قہر تھا اللہ کا جو نوع بشر پر
اِس دور مین انسان ہی نہین ظلم سے محفوظ | مظلوم نہ اب بیل ہے گھوڑا ہے نہ خچر
ای نازش برطانیہ ای فخرِ برِ ترل | ای ہند کے گلہ کی شبان ہند کی قیصر
سچ یہہ ہے کہ فاتح کوئی تجھسا نہین گذرا | محمود نہ تیمور ہنیبل نہ سکندر
تسخیر فقط اگلون نے عالم کو کیا تھا | اور تونے کیا ہے دلِ عالم کو مسخر
بند اپنے فرائض مین مسلمان ہین نہ ہندو | معمور مساجد ہین تو آباد ہین مندر
بجتا ہے فقط چرچ مین اتوار کو گھنٹا | سنکھہ اور اذان گونجتی ہین روز برابر

گو منتِ قیصر سے ہی ہر قوم گرانبار — احسان مسلمانونپہ ہین اُسکے گران تر
معلوم ہی اسپین مین مورونکا تھا جو حال — جسوقت الزبتہ ہوئی وان صاحب افسر
حالت وہی اس ملک کی پہنچی تھی ہمارے — گر تا نہ اگر اُسکا نشان ہند مین آکر
اب ہند مین کشمیر سے تا راس کماری — ہر قوم کے ہین پیر و جوان متفق اسپر
اُمید نہین ہند کے راحت طلبونکو — راحت کے کسی سایہ مین جز سایۂ قیصر
گر برکتین اس عہد کی سب کیجئے تحریر — کافی ہی نہ وقت اسکے لئے اور نہ دفتر
ہی اب یہہ دعا حق سے کہ آفاق مین بیشک — آزادی و انصاف حکومت کے ہین زیور
قیصر کے گھرانے پہ رہے سایۂ یزدان — اور ہند کے غلو نمین رہے سایۂ قیصر

قصیدۂ دعائیہ از جناب صفیر صاحب بلگرامی در مدح جشن جوبلیؔ

انتخاب

الٰہی اوج جبتک پادشاہانِ جہان کو ہو — الٰہی زور جب تک خامۂ گوہر فشان کو ہو
الٰہی دخل جب تک دلمین لفظِ شاعران کو ہو — الٰہی ربط جبتک لفظ و معنی و بیان کو ہو

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو
خوشی اسکی صفیرِ طالب اردو زبان کو ہو

جہانتک پادشاہونکا ہی حصہ عشرتِ جم مین — اثر ہو خورمی کا جبتک اُنکی طبع خورم مین
بدلتے جائین جبتک سالِ نو اس دورِ عالم مین — دل افزائی کی فرمائش ہو جبتک لفظ و ملکم مین

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو

خوشی اُسکی صفیرِ طالب اردو زبان کو ہو

جہانتک گل پہ بلبل ہو فدا گل مین رہے خوشبو جہانتک پیچ سنبل مین ہی سُنبل صورت گیسو ۔
جہانتک دیکی شب ہو باغ مین شبکو کھلے شبّو جہانتک راستی ہو سرو مین اور سرو ہو دلجو

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو
خوشی اُسکی صفیرِ طالب اُردو زبان کو ہو

جہانتک ہند مین ہی وصف میر و مدحت مرزا جہانتک ناسخ و آتش کا ہی آفاق مین چرچا
جہانتک ذوق و غالب کا سخن ہی انجمن آرا جہانتک لطف اُردو گو ہی موقع اور پڑھنے کا

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو
خوشی اُسکی صفیرِ طالب اُردو زبان کو ہو

طبعزاد جناب حکیم محمد باقر صاحب مالک دار الشفاء قیصری

اداکن اولاً حمدِ الہی ؛ پس آن نعت پیغمبر کما ہی ؛ پس ثنا و صاف شہ وکٹوریہ ہست
بفرق او ست زیبا تاج شاہی ؛ کہ ظل اللہ و اہلِ معدلت ہست ؛ شدہ این روشن از مہ تا بماہی ؛
شد از پنجاہ سال آن تخت آرا ؛ مبارکباد از حکما بہ شاہی ؛

مصنفہ مولنا حافظ حکیم ظہیر احمد صاحب ظہیر سہسوانی شاگرد مولنا
قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون (انتخاب)

ہند مین کامگار قیصر ہند خلق مین نامدار قیصرِ ہند
کسکو قدرت مقابلہ کی ہو وہ ہی با اقتدار قیصرِ ہند

ملک کو دی کمال آزادی ؛ طام ہے اختیار قیصر ہند
شاد و آباد ہوں تیرے احباب ؛ تیرے دشمن فرار قیصر ہند

انتخاب اشعار جناب مولوی احمد ابو محمد صاحب غازیپوری

یہہ حکم و حکومت یہہ شان و تجمل ؛ یہہ جاہ و حشم کر و فر ہو مبارک
عدو کو مبارک عدم کی گلی ہو ؛ تمھیں عیش و عشرت کا گھر ہو مبارک
جو دن ہو تمھارے لئے ہو بڑا دن ؛ تمھارے لئے ہر سحر ہو مبارک
رہے عمر کو تا قیامت ترقی ؛ ترقی تمھیں عمر بھر ہو مبارک

مصنفہ جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب مرادوی خلف شیخ ابراھیم صاحب وکیل آرہ

جشن جیوبلی بارونق شد ؛ وصف جشنش کردہ کلکم
وقت تحریر آواز آمد ؛ دلکم دلکم دلکم دلکم

تقریب تہنیت جلوس میمنت مانوس پنجاہ سالہ ملکۂ جمجاہ خورشید کلاہ سکندر حشم دارا خدم فریدون احتشام سنجر احترام کسریٰ معدلت خسرو منزلت خاقان البحرین قاآن البرین شہنشاہ برجیس شکوہ خسرو حق پروہ ہرجستی قیصر ہندوستان ملکہ معظمہ انگلستان ادام اللہ سلطانہا و افاض علی العالمین برہا و احسانہا

خجستہ زماں ست فرخندہ روز ؛ خوشی از زمین تا بگردون بود

حضورِ شہنشاہ وکٹوریا | کہ قصرش چو قصرِ فریدون بود
شدہ نامِ کسریٰ زنامش عدم | بشوکت بحشمت ہمایون بود
حکومت بہ پنجاہ سالش رسید | کہ رسمش درین ربع مسکون بود
جوبیلی بعیش ونشاط وطرب | بصد عمر واقبال افزون بود
پس اعجاز تاریخ با تہنیت | بگو جشنِ عظمت ہمایون بود

۱۸۸۷ع

ولہٗ

چو شاہنشہ ہند وکٹوریا | جوبیلی نمودند با انبساط
پئے سال تاریخ اعجاز گفت | مسرت فزا جشنِ عیش ونشاط

۱۸۸۷ع

ولہ

حبذا از فیض عطار نسیم گل فشان | شد زعطرِ گل معنبر این گلستان جہان
غنچہ منقار بلبل ہم برنگ گل شگفت | غنچہای گل شدند از فرط شادی تر زبان
از نوید آمد شاہ عروسان چمن | شد خمیدہ از پئے تسلیم سرو بوستان
فیض گستر عدل پرور ملکۂ وکٹوریا | فخر خاقان مفخر دارا فخر شاہان زمان
شد بپا در ہند بزم جشن گاہ جوبلی | رفت بانگ چنگ وقانون از زمین تا آسمان
از زمین تا چرخ چارم شد صدائے تہنیت | حکمران باشد ہمیشہ ثانی صاحبقران

خواستم اعجاز تاریخ ہمایون از مسیح
گفت بادا جشن عید خسرو ہندوستان

۱۸۸۷ع

قطعات مسطور بالا از نتائج طبع اعجاز حسین صاحب العابدی

باب بیسوان اعلان قیصریہ نسبت جوبلی ہند

ترجمۂ اعلان مصدرہ ہر مجسٹی ملکۂ عالیہ قیصر ہند و کوئین او انگلنڈ

۵ ا مارچ ۱۸۸۷ء کو ہر مجسٹی نے ایک اعلان شاہی مشتہر فرمایا تھا جسکا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین ۔ جملہ عوام و خواص پر روشن رہے کہ با دولت واقبال کو سلطنت کرتے ہوئے اسی جون ۱۸۸۷ء مین پچاس برس پورے ہوجاینگے جو جشن کہ اس پچاسوین سالگرہ کی خوشی کا اس گریٹ برٹن کی متبرک زمین پر منایا جاویگا ۔ اور ہندوستانکی وفادار رعایا نے ۱۶ وین فبروری کو منایا ہے ۔ اسکا تمام جوبلی ہے ۔ مین ولی مسرت اور کمال فخر کے ساتھ یہہ ظاہر کرنا کچھہ غیر مناسب اور بیموقع نہین خیال کرتی ہون کہ جب مین زندگی کے محض ابتدائی حصہ مین تخت نشین سلطنت ہوئی تھی اُسوقت سے آجتک کہ یہہ ظاہر حال اب میری زندگی کا آخر حصہ ہے زمانہ نے کتنے پلٹے کھائے اور کتنی بیش بہا اور قابل قدر ترقیان کین اور اپنی سرعت رفتار کے باعث کہان پہونچا ۔ تاہم اسکے وہ پرزور انقلابات جنکو ہماری سوانح عمری اور لائف مین لفظ حوادث تعبیر کرینگے ۔ میرے دلکو غیر مستقل اور میری زندگی کو معمول سے زیادہ مضطرب کر سکے ۔ نہ زمانہ کے چند روزہ اور فانی حیرت خیز مسرتون اور بے انتہا کامیابیون نے ہمارے حالت کو معمول سے زیادہ ظاہر ہونے دیا گو مجھے اسوقت زمانہ کے رنج و راحت خوشی و غم کی تفصیل منظور

نہین ہے ۔ اور نہ اس بات کی کوئی ضرورت سمجھتی ہون تاہم ان مین سے غالباً
چند ہی باتین قابل ذکر ہین ۔ اول اپنے پیارے اور مونس شوہر کی زندگی کا
وفا نہ کرنا جو دنیا کی آنکھون سے نہایت ہی وحشت ناک اور بے لطف زندگی
دیکھی جاتی ہے ۔ دوسرے اپنے پیارے نور چشم لخت جگر فرزند کا اس پیری مین
کھو جانا جسکا صدمہ وہم و گمان سے باہر ۔ باوجود ان باتون کے مابدولت
واقبال کو اپنی بے بہا کامیابیون اور غیر معمولی اقتدار پر اپنے پیارے آسمانی
خدا کا تہ دل سے شکر بجالانا فرض عین ہے ۔ خصوصاً اس جیوبلی کی مبارک
خوشی پر جو اس ہر دل عزیزی اور خوبی کے ساتھ بہت ہی کم بادشاہونکو
دیکھنا نصیب ہوئی ہے ۔ اس موقع پر مابدولت واقبال اپنی خیر خواہ جان نثار
وفادار ہندوستانی رعایا کو کبھی اپنے گوشۂ دل سے نہین بھلا سکتین ۔
جنھون نے اظہار خوشی اور سامان آرائش مین اپنے حتی الامکان کوئی درجہ
نہین اٹھا رکھا ۔ اور صرف ہماری خوشنودی خاطر کے لحاظ سے باقی ماندہ
دولت کو کوڑیون کے مول لٹا دی ۔ مابدولت واقبال کو امید ہے کہ ہماری
گریٹ برٹن کی رعایا بھی اظہار خوشی مین غیر معمولی حوصلون سے کام لیگی ۔
اور قابل یادگار خوشی منائیگی ۔ چونکہ مابدولت واقبال کو عنقریب اپنے
نور چشم پرنس آف ویلز کی پیاری لڑکی کو اسی یوروپ کے ایک عالیقدر جرمنی
شاہزادہ سے بیاہنا ہے ۔ اسلئے مابدولت واقبال کو بڑا حوصلہ ہے ۔

کہ بظاہر حال اپنی زندگی کے اس آخر اور مبارک تقریب کو نہایت فراخ حوصلگی
اور اولوالعزمی سے انجام دون اور اپنے جان نثار ملک ہندوستان کے
والیانِ ملک اور راجاؤن کو مدعو کر کے اُنکی جان نثاری کی پوری قدر افزائی
کرون اور مین امید کرتی ہون کہ جو خوشیان جیوبلی مین انھون نے
منائی ہین اور اپنی سچی خیرخواہی کے باعث جو اولوالعزمیان دکھائی ہین
اُسکا پورا معاوضہ مین اسی تقریب مین کر سکونگی ۔ بابد ولت واقبال کے
ارکانِ دولت کو لازم ہی کہ ایک مینجنگ کمیٹی بغرض تقریب وتخمینہ خرچ
وطرز اعزاز و مہمانی والیانِ ریاست منعقد کر کے ایک پروگرام شایع کرین ؛
دستخط وکٹوریہ قیصرۂ ہند کوئین آو انگلنڈ ؛

جب یہہ اعلان شاہی مشتہر ہوا تو ۲۵ مارچ کو گولڈن ہال مین ایک
مینجنگ کمیٹی قایم ہوئی جسکے ارکان بہ حسب ذیل تھے ؛

ہز رائیل ہائنس پرنس آو ویلز صدرِ انجمن ؛

ڈیوک کیمبرج نائب صدر انجمن ؛

لارڈ سالسبری پرایم منسٹر سکرٹری ؛

سر جیمس فرگسن جائینٹ سکرٹری ؛

مسٹر گلاڈسٹون لارڈ ہارٹنگٹن ۔ لارڈ کیمبرلی ممبران منتظم ؛

اس کمیٹی مین عوام اور خواص کا اتنا ہجوم تھا کہ شرکاء جلسہ کی تعداد

سات آٹھ ہزار سے کم نہ ہوگی۔ اول ڈیوک آف کیمبرج نائب پریسیڈنٹ نے خاص جلسہ کو اعلان شاہی پڑھکر سنایا۔ لوگون نے توجہ اور دلی مسرت سے اعلان کا مضمون سنا اسکے اختتام پر عوام اور خواص مین بڑے جوش وخروش کے ساتھہ چیرز کے نعرے شروع ہوئے۔ مسٹر گلاڈسٹون نے یہہ تحریک پیش کی کہ جو والیان ریاست ہندوستان سے بغرض شرکت تقریب تشریف لائین وہ ابتدا اور ورود سے تا یوم رخصت گورنمنٹ کے مہمان متصور ہون۔ سب نے بالاتفاق اس تحریک کی تائید کی۔ لارڈ سالسبری نے یہہ تحریک کی کہ جو والیان ریاست شریک تقریب ہونا چاہین انکی ایک فہرست گورنمنٹ آف انڈیا سے مرتب ہوکر سکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس آنا چاہیے تاکہ ممبران منتظم کو اس فہرست کے ذریعہ سے امور انتظامیہ مین کافی مدد ملے۔ اور اس فہرست مین ہر نام کے ساتھہ یہہ مذکور ہو کہ وہ کتنے خدم اور حشم کے ساتھہ آئینگے اور صرف لنڈن مین انکی شرکت محدود ہوگی۔ یا جرمنی مین بھی جائینگے اس تحریک پر بھی سب نے اتفاق کیا۔ ڈیوک آف کیمبرج نے یہہ تحریک کی کہ والیان ریاست ایشیائی دستور کے موافق ملکہ عالیہ کی خوشنودی کے لئے اسباب جہیز بھی لاسکتے ہین۔ نیز ان والیان ریاست مین عورتین یعنی بیگمات ورانیان بھی داخل ہین۔ بہ صدارت سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا ایک مینجنگ کمیٹی کا قیام بھی ضرور ہی۔ تاکہ وقتاً فوقتاً اس تقریب کے انتظام اسکے ذریعہ سے سوچے جائین۔ اس تحریک کی بھی سب نے تائید کی اور بالاتفاق منظور

ہوئی۔ سر جیمس فرگوسن وزیر دول خارجہ نے تحریک کی کہ پریسیڈنٹ کا
شکریہ اداکرکے کمیٹی برخاست ہو۔ ڈیوک آو کیمبرج نے کہا کہ مین اسکی تائید
کرتا ہون۔ مسٹر گلاڈاسٹون نے کہا کہ مین بھی آخر مین ہز رایل ہائینس کا
شکریہ اداکرتا ہون۔ کمیٹی برخاست ہوئی۔

باب اکیسوان جیوبلی انگلستان

انگلنڈ کی جیوبلی جوبلی کی کیفیت اس کتاب کے پہلے باب مین واضح
تر بیان کی گئی ہے۔ علاوہ اسکے اٹھارھوین باب مین ہند کی جیوبلی مین
بھی اسکا حال مذکور ہو چکا ہے۔ اب یہان قیصر کی حقیقی جیوبلی جو ۲۱ وین
جون ۱۸۸۷ء کو تمام انگلستان مین وقوع مین آئی ہے۔ اسکا بیان کیا
جاتا ہے۔ قیصر کی پچاس سال کی شہنشاہی و جہان پناہی سے انکو صاحب
قران کہنا مناسب ہوا۔ اور اسکی خوشی کے جشن کو جشن جیوبلی قرار دیا ہے
اس جشن مین شریک ہونیکے لئے تمام روئے زمین کے بادشاہ اور انکے وکلا
انگلستان کے پایتخت دارالعلوم لنڈن مین حاضر تھے۔ اور قسم قسم کی زبان
اسوقت لنڈن مین سُنی جاتی تھین۔ آسمان اُس روز کھلا ہوا نہایت صاف تھا
قیصر نے بھی اپنے معزز شوہر اور لختِ جگر چھوٹے فرزند شہزادہ لیوپولڈ کی وفات
کا غم۔ رعایا کی خوشنودی کے باعث بالائے طاق رکھدیا تھا۔ غرض یہہ د

خوشی کا دن تھا کہ دنیا مین شاید شاذ و نادر کسی کو حاصل ہوا ہو شعر

سموم غم سے ہر ایک دل کو یان فراغ ہی آج!
جو گل ہی باغ جہا نین وہ باغ باغ ہی آج!

رؤسا ہند کا قیصر کو تہنیت نامے دینا اور عزت حاصل کرنا

۲۰ جون ۱۸۸۷ء کو لنڈن کے ونڈسر کیاسل مین ایک دربار منعقد ہوا تھا جسمین جشن جیوبلی کی خوشی و یادگاری مین رؤسا مرقومہ ذیل نے اپنے اپنے تہنیت نامے قیصر کے پیش کئے

(۱) ہز ہائینس مہاراجہ ہولکر صاحب والی اندور جو سر لیپل گرفن کے ساتھ رونق بخش دربار ہوئے تھے

(۲) ہز ہائینس راو صاحب والی کچھہ جو اپنے پولیٹیکل ایجنٹ کرنل گڈ فیلو کے ساتھ شریک دربار ہوئے تھے

(۳) ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار و مہارانی صاحبہ جو اپنے پرایویٹ سکرٹری مسٹر مگنل صاحب کے ساتھ تھے

(۴) ہز ہائینس ٹھاکر صاحب موروی جو کرنل وُڈ ہوز اپنے پولٹکل ایجنٹ کے ساتھ تھے

(۵) ٹھاکر صاحب والی لیمڑی جو اپنے پولٹکل ایجنٹ لفٹننٹ کرنل ہنٹ صاحب کے ساتھ تھے

(۶) ٹھاکر صاحب والی راجکوٹ، ٹھاکر صاحب گوندل جو میجر ٹالبٹ کے ساتھ تھے ؏

(۷) نواب امیر اکبر آسمان جاہ بہادر وزیر حضور نظام حیدر آباد دکن ہمراہ کاک برن کے تھے ؏

(۸) بعد اسکے ہز ہائنس نظام حیدر آباد۔ جی سی ایس آئی کا ڈپیوٹیشن پیش ہوا جسمیں نواب ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک اور سردار دلیر الملک سی آئی ای تھے۔

(۹) پھر ہز ہائنس مہاراجہ گائیکواڑ والیٔ بڑودہ۔ جی سی ایس آئی کا ڈپیوٹیشن آگے بڑھا جسمیں شری منت سمپت راؤ گائیکواڑ شریک تھے

(۱۰) ہز ہائنس مہاراجہ بھرت پور۔ جی سی ایس ای — کا ڈپیوٹیشن کرنل گنگا بخش کی شرکت میں پیش ہوا ؏

(۱۱) ہز ہائنس راجہ صاحب والیٔ کپورتھلہ کے ڈپیوٹیشن میں ریورنڈ ووڈ سیڈ شریک تھے ؏

(۱۲) پھر کلکتہ کی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے سر ہارلیسن صاحب کمشنر آو پولیس نے تہنیت نامہ پیش کیا۔

(۱۳) بعد اسکے کپتان مور لنڈ صاحب نے بمبئی کی میونسپل کارپوریشن کیطرف سے سپاس نامہ دیا۔

(۱۴) پھر مسٹر چارلس لاسن صاحب نے مدراس کے ۱۹۱ شہر کے

کل تین کروڑ بیس لاکھ رعیت کیطرف سے ایک عمدہ تہنیت نامہ پیش کیا ۔

(۱۵) وہاں مہاراجہ پرتاب سنگہہ ۔ کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ حاضر تھے جو ولیعہد بہادر ہزرایل ہائنیس پرنس آف ویلز کے ایڈی کان بنائے گئے

— اسکے بعد ہزرایل ہائنیس ڈیوک آف کناٹ نے مرقومۂ ذیل تہنیت نامے قیصر کے پیش نظر کئے ۔

(۱۶) اہالیان بمبئی و پونہ کا تہنیت نامہ ۔

(۱۷) بمبئی کی یونی ورسٹی کا تہنیت نامہ ۔

(۱۸) ضلع احمد آباد کے موضع سانند کا تہنیت نامہ ۔

(۱۹) ضلع بمبئی کی گرانڈ لاج کیطرف سے تہنیت نامہ ۔

ہند کی فوج کے ملکی سردار بھی وہاں حاضر تھے جنکے نام ذیل میں مرقوم ہوتے ہیں

۱ ۔ صوبیدار شیخ امداد علی صاحب
۲ ۔ رسالدار میجر نور الحسن صاحب
۳ ۔ رسالدار لال سنگھ صاحب
۴ ۔ رسالدار حافظ محمد نور خانصاحب
۵ ۔ رسالدار میجر نادر علیخانصاحب
۶ ۔ رسالدار میجر اسری سنگھ صاحب
۷ رسالدار شیر سنگہہ صاحب
۸ ۔ سردار بہادر رسالدار میجر ظفر علیخانصاحب
۹ ۔ سردار بہادر رسالدار میجر مظفر خانصاحب
۱۰ ۔ وردی میجر لہنا سنگہہ صاحب
۱۱ ۔ صوبیدار ابراہیم خان صاحب
۱۲ ۔ جمعدار لکچن صاحب
۱۳ ۔ رسالدار محمد بخش صاحب

ان سب راجہ و مہاراجہ و نوابون نے قیصر کے روبرو آداب و تسلیمات بجالائے۔ پھر سبھون کو نیٹ ہڈ کا خطاب اور تمغہ۔ کے۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ای۔ قیصر کی طرف سے عنایت ہوا۔ اہالیان ڈیپوٹیشن کو قیصر نے اپنے ہاتھ سے اپنی خاص تصویر خوبصورت لوح عاج پر کھینچی ہوئی عنایت کی۔ بمبئی کے کپتان مورلینڈ صاحب اور مدراس کے چارلس لاسن صاحب کو بھی نیٹ ہڈ کا خطاب اسی روز قیصر سے عطا ہوا۔

دورِ قیصری مین برطانیہ کی ترقی

۱۸۳۷ء مین جزایر گریٹ برٹن کے۔ علاوہ بیرونجات سے گیارہ لاکھ مربع میل زمین پر برطانیہ کا عمل تھا مگر اب سال جوبلی مین چوراسی لاکھ مربع میل زمین پر برطانیہ حکمران ہے۔ ۱۸۳۷ء مین جزایر گریٹ برٹن کے علاوہ نو کروڑ اور ۲ لاکھ آدمیون پر برطانیہ کا فرمان جاری تھا۔ مگر اب ۱۸۹۷ء کے دورِ قیصری مین کل ۲۸ کروڑ آدمی کا شمار کیا گیا ہے۔ علاوہ گریٹ برٹن کے ۱۸۳۷ء مین انگلستان کو دو کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ محصول ملتا تھا۔ اور اب ۱۸۹۷ء مین بارہ کروڑ بیس لاکھ پونڈ ہوئے ہین۔ ۱۸۳۷ء مین بیرونی تجارت دس کروڑ بیس لاکھ پونڈ کی تھی مگر اب ۷۳ کروڑ پونڈ کی ہے۔

۱۸۳۷ء مین کل ۸۷ لاکھ ٹن کے جہازات تھے۔ مگر اب ۶ کروڑ بیس لاکھ ٹن کے ہین۔ غرض مجملاً طور پر خیال کرین تو دورِ قیصری مین برطانیہ کو ۵ حصہ زیادہ

ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اسی صورت علم و ہنر۔ فلاسفہ۔ الکٹرسٹی۔ ٹلگراف ٹلفون۔ میکروفون۔ کمسٹری۔ نجوم۔ آہنی سڑک۔ محکمہ پوسٹ۔ حکمت طبابت وغیرہ کا قیاس کر لیجیے۔

قیصر کو ہند سے کیا کیا نذرانہ ملا

مدراس والونکا تہنیت نامہ ایک چاندیکی صندوق مین رکھا ہوا تھا۔ اور وہ صندوق یاقوت و فیروزون سے مرصع کی ہوئی جو کہ ایک خوبصورت ہاتھی کی پیٹھہ پر دھری ہوئی تھی۔ وہ ہاتھی بھی جواہر نگار تھا۔ جو کہ جشن جوبلی مین قیصر کے نذر گذرانا گیا۔ مدراس والونکا دوسرا تہنیت نامہ بھی ایک عمدہ نقرئی صندوق مین دھرا ہوا تھا۔ بمبئی والونکا تہنیت نامہ عاج کی خوشنما صندوق مین دھرا ہوا تھا۔ جسپر تمام نقرئی کام کیا گیا تھا۔ کلکتہ والون کا تہنیت نامہ بھی قابل دید تھا۔ ہز ہائنیس نظام حیدرآباد دکن کیطرف سے ایک عمدہ نقرئی خوان پیش ہوا۔ اہالیان پونہ نے نقرئی صندوق روانہ کی۔ بمبئی کی یونیورسٹی سے نقرئی کاریگری کی ایک صندوق روانہ ہوئی۔ سر پرتاب سنگہہ نے ایک دانہ بیش بہا جواہر کا ایک نقرئی صندوق مین پیش کیا۔ ٹراونکور کی عیسائی رعیت نے مرکولیدھم سے ایک عمدہ صندوق تیار کر کے اسمین تہنیت نامے رکھکر بذریعہ گورنمنٹ مدراس روانہ کیا۔ اہالیان راجپوتانہ یعنی اجمیر و میواڑ والون نے ایک ڈھال طلاکاری کی قیصر کے نذر کی۔ بمبئی سے گرانڈ ڈسٹرکٹ لاج کا

جو تہنیت نامہ گیا تھا وہ چاندی مین مڑی ہوئی ہاتھی دانت کی صندوق مین رکھا ہوا تھا۔ ہز ہائنس مہاراجہ کچھہ کے تہنیت نامہ کے ساتھہ ایک چھہ شاخہ شمع جو کہ نہایت عجیب و غریب عمدہ ساخت کا تھا۔ اور ایک چاندی کا گلدان۔ نواب امیر اکبر آسمان جاہ بہادر نے ایک سونیکا گلدان اور دوسری کئی نادر پیش بہا چیزین قیصر کے نذر گذرانین۔ مہاراجہ کوچ بہار کیطرف سے ایک عاج کا صندوق اور ایک پیش تختہ مرصع اور مہارانی صاحبہ کوچ بہار کیطرف سے ایک د[illegible] الماس نہایت آبدار پیش ہوا۔ پنجاب کی انگریز لیڈیون نے ایک تہنیت نامہ ہی روانہ کیا مگر بہت تکلف کیساتھہ رنگون کے باشندونکیطرف سے چاندیکی صندوق مین ایک تہنیت نامہ پیش ہوا ہی۔ لیمڑی کے ٹھاکر صاحب کیطرف سے دو عمدہ چاندی کے گلدان اور دو پیالے جنپر فیروزے جڑے ہوئے تھے پیش کئے گئے۔ مہاراجہ لمانڈا نے چاندی کی صندوق مین تہنیت نامہ روانہ کیا۔ اندور والے لالہ دیبر دنگال نے تمام ہند کا ایک عمدہ نقشہ روانہ کیا۔ احمد آباد کے سونار دتعلقہ کے باشندون نے تہنیت نامے کے ساتھہ ایک چاندیکی شمع روانہ کی۔ گوندل کے ٹھاکر صاحب کیطرف سے ایک عمدہ نقرئی صندوق تھی۔ ہند کے کاریگر اُستاد جو اندنون نمائشگاہِ کالونیل اکزبلشن مین وہین ٹھہرے ہین اُنھون نے ایک آبنوس کا صندوق قابلِ توصیف صنعت سے تیار کرکے

ہمراہ ایک تہنیت نامہ کے پیش کیا تھا۔ اسیطرح مہاراجہ گوالیار۔ سرداران کاٹھیاواڑ۔ مہاراجہ ایدر۔ مہاراجہ بھرت پور۔ سردار مہی کانٹھا۔ میرخیرپور ٹھاکر بھاود۔ دیوان پالنپور۔ نواب بہادر مرشدآباد۔ راجہ صاحب دھرمپور راجہ صاحب دہرانگدرہ۔ کوچن کے بنی اسرائیل لوگ وغیرہ وغیرہ نے بہت سے عمدہ قابل دید اشیاء ہند سے روانہ کی ہین جو سب ونڈسر کیاسل کے تاج خانے مین آراستگی کے ساتھ رکھی ہوئی ہین۔ وہین پادشاہان روی زمین کیطرف سے اس جیوبلی کی خوشی مین قیصر کو بھیجے ہوئے تحفے بھی ایک خوبی کے ساتھ رکھے ہوئے تھے اور کل ممالک برطانیہ اور جزایر گریٹ برٹن کے باشندون کے نذرانے وہین ساتھہ ہی ساتھ تھے۔ مہاراجہ ٹراونکور نے سونے چاندی سے مڑا ہوا آبنوس کا ایک ہاتھی روانہ کیا۔ اور دو ہاتھی دانت کے گلدان مرصّع۔

سرنگپٹن کی صنعت جیوبلی کے روز ونڈسر کیاسل مین اشیاء نادرہ جوکھولی گئی تھین اُنمین ایک مرصع طاؤس بھی تھا۔ جسکی قیمت چالیس ہزار پونڈ ہے۔ اور ایک سر شیر ببر کا بھی تھا کہتے ہین کہ مرحوم ٹیپو سلطان اسکو پاؤن کے نیچے رکھا کرتے تھے۔ یہہ سر نہایت عجیب صنعت سے بنا ہوا ہے یہ ہر دو اشیأ سرنگپٹن سے لیکر جارج سوم کے نذر کی ہوئی تھین۔

چندہ لیڈی ڈفرن مہاراجہ دربھنگا نے قیصر کی جیوبلی کی خوشی مین

دس ہزار روپئے کی رقم کونٹس آوڈ فرن فنڈ مین زائد کردی ؛

انگلنڈ کی جیوبلی کا خرچ

رسومات جیوبلی مین قیصر نے اپنے جیب خاص سے دس لاکھ روپئے کی رقم خرچ کی ہے ؛

ہند مین دوبارہ جیوبلی

۱۸۸۷ء کے ۲۱ جون کا روز برنگ نوروز تمام ہندوستان مین ایک تہوار فرحت اندوز شمار کیا گیا ۔ اگرچہ ۱۶ وین فیبروری کا روز نو اعلی ترین گذرا ہی ہے مگر ۲۱ وین جون کے روز بیدار ہوتے خواب سے ہی ہر طرف سے حیّ علی النشاط حیّ علی النشاط کی صدا آتی تھی نسیم بہار بلبل ہزار داستان کی طور یہہ نغمہ سناتی تھی ؛ شعر

ساقیا برخیز کہ شد صبح عید ؛ صبحک اللہ بیوم جدید

غرض تمام ہندوستان مین ہر طرف توپونکی سلامی کی شلک نے شادمانی کے ڈنکے بجا دئے تھے چنگ و رباب کے نغمون نے محفلونکو اندر سبہا کے نقشے بنا دئے تھے ؛ فوجی مقامات مین درباری ضیافتین ہوئین و مگر مدراس والون نے تو اس روز اس خوشی کے جوش و خروش مین ایسی شادمانی منائی کہ باید و شاید ؛

آنرابل دادابھائی نوروزجی

۲۷ وین جولائی ۱۸۸۶ء کو بمبئی والے آنرابل دادابھائی نوروزجی صاحب انگلنڈ مین رہنے والے ہندوستانیونکا ایک ڈیپوٹیشن جوکہ ایک تہنیت نامے کے ساتھ تھا ۔ اپنے ہمراہ لیکے

قیصر کی جناب مین حاضر ہوئے ۔ قیصر اُس ڈپوٹیشن سے نہایت خوش ہوئین اور شہر کا، ڈپوٹیشن کی ضیافت کی اور اونکو پادشاہی محل کے بڑے بڑے دیوانخانونکی سیر کروائی ۔

امپیریل انسٹی ٹیوٹ

چہارم جولائی ۱۸۸۷ء کو کنسنگٹن محل کی جنوب مین خود قیصر نے اپنے ہاتھون امپیریل انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کی بناڈالی تخمیناً گیارہ ہزار آدمی اُسوقت جمع تھے ۔ جسمین پادشاہی خاندان کے تمام شہزادے ۔ ہند کے راجہ نواب ۔ غیر ملک کے مہمان ۔ سفیران ممالک انگلیشیہ ۔ جج ۔ فوجی وبحری سردار ۔ نامور انجمن ومجلسون کے وکلا وغیرہ حاضر تھے ۔ عالیجناب شہزادۂ ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز نے ایک اڈرس پڑھا جسکا مطلب یہہ تھا کہ حضور ملکۂ جہان قیصر ہندوستان کے پچاس سالہ حکومت کی کامیابی اور رعایا کی وفاداری کی یادگاری مین یہہ انسٹی ٹیوٹ قایم کیا جاتا ہی ۔ ۱۸۸۶ء کے کالونیل اینڈ انڈین نمایش جو انگلستان مین ہوئی تھی ۔ اُسوقت یہہ درخواست ہوئی تھی کہ انگلستان کا ہندوستان اور دوسر نوآبادشہرون سے رشتۂ اتحاد وسلسلۂ تجارت مستقیم کرنے کے لئے اِس قسم کا ایک پادشاہی انسٹی ٹیوٹ قایم کیا چاہئے ۔ آج اُس درخواست کی تعمیل ظہور مین آتی ہی ۔ اسی انسٹی ٹیوٹ مین آن قیصر عالم کی تمام ریاست مین علم و

ہنر علی الخصوص تجارت وکسب کو اچھی طرح ترقی ہوگئی۔ ۶۰ برس کے قبل اس احقر کے والد بزرگوار یعنی آن قیصر عالم وعالمیان کے معزز متوفی شوہر نے ۱۸۵۱ء مین اپنی سعیٔ ذاتی سے انگلنڈ مین جو نمایش قایم کی تھی اور جسکا شہرہ تمام پردۂ دنیا پر پھیل گیا تھا۔ اور اسی کے دیکھا دیکھی ہفت اقلیم مین نمائش گاہین قائم ہونے لگین اسمین کچھہ شک نہین کہ یہ آج یہہ انہین کی سعی کا نتیجہ ظاہر ہوا۔ اعنی یہہ امپیریل انسٹی ٹیوٹ قائم ہوا اس انسٹی ٹیوشن مین ہند سے کوئی دس لاکھہ روپے کی رقم پہنچی ہے۔ اس جلسہ مین مہاراجۂ اندور رونق بخش نہین ہوئے تھے ؎

سنگاپور مین جیوبلی

سنگاپور مین جیوبلی قیصر کی جشن مین چیناؤن نے دوروز تک قمار بازیکی عام اجازت چاہی۔ یہ جیوبلی فنڈ مین چیناؤنکی رقم بڑہکے تھی لہذا حسب استدعا انکو اجازت دی گئی ؎

مہاراجۂ پرتاب سنگھہ

مہاراجۂ کرنل سر پرتاب سنگھہ سی۔ ایس ای۔ برادر و وزیر ہز ہائنس مہاراجۂ جودھپور مارواڑ جو انگلنڈ مین تشریف لے گئے تھے۔ انکو قیصر نے جیوبلی کی خوشی مین۔ کے۔ سی ایس ای کا خطاب عنایت فرمایا اور برٹش فوج کے لفٹننٹ کرنل مقرر کئے۔ بلکہ آپ ولیعہد بہادر پرنس آف ویلز کے ایڈکان بھی مقرر ہوچکے ہین

قیصر اردو بھی جانتی ہین

مہاراجۂ موصوف جب لنڈن سے واپس آئے ہین

اسوقت انھون نے بمبئی مین ظاہر کیا کہ جہان پناہ ملکۂ علیا قیصر ہند اُردو زبانمین اچھی طرح گفتگو کرسکتی ہین۔ راجہ صاحب کا مقولہ ہے کہ یہ قیصر کے ساتھہ ناشتہ کرتے ہوئے قیصر نے میرے ملازمون سے جو محض ہندوستانی بولتے تھے اردو مین دیر تک گفتگو کی بلکہ اُنہین کے دو شخص جو مسلمان تھے اُنکو قیصر نے اپنی ملازمت مین رکھہ لیا۔ اور اب اُنکو انگریزی سکھلایا جاتا ہے یہ بعد ایک سال کے اُنکی عورات پردہ نشین بھی وہین بلوائی جائینگی جنکے لئے قیصر اپنے محل مین خاص بندوبست کرنیوالی ہین۔ مہاراجہ صاحب نے اور بھی کہا کہ قیصر نے بڑی دلگیری دکھلائی کہ یہہ درازی عمر مانع ہے ورنہ مین خود ہندوستانمین آتی اور اسکی ترقیونکو بچشم خود دیکھتی۔

ہند کے راجہ کی انگلنڈ مین تعلیم

ٹھاکر صاحب والی گوندل یعنی ہزہائنیس سر بھاگوت جی جو عرصہ دراز سے یوروپ کی مشہور و معروف اڈنبرو یونیورسٹی کے طالب العلم تھے سو اُنھون نے متفرق علوم علی الخصوص علم طبابت مین مہارت کامل حاصل کرلی ہے۔ یہہ پہلے راجہ ہند کے ہین جو اسکاٹلنڈ مین تحصیل علم کیلئے تشریف لیگئے ــــ جیوبلی کے جشن مین خود قیصر نے اپنے ہاتھون مہاراجہ صاحب کو نیٹ ہڈ کا تمغہ و خطاب اور ڈبل ایل ڈی کا درجہ مرحمت فرمایا ہے۔

عبد الحق صاحب

نواب دلیر جنگ دلیر الملک سید آ عبد الحق صاحب بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جو وزیر اعظم عالیجناب امیر اکبر آسمان جاہ بہادر کے ہمراہ حضور کیطرف سے تہنیت نامہ لیکر لنڈن کی جیوبلی مین رونق بخش ہوئے تھے انھون نے آدھا لاکھہ روپیہ صرف کرکے البرٹ ہال ہوٹل مین جیوبلی کی شبکو کل مہمانونکی ضیافت کی۔ یہہ وہ موقع تھاکہ یوروپ کے کسی امیر و رئیس کے ہاتھہ نہ آیا۔

سر سالار جنگ

نواب سر سالار جنگ بہادر کو قیصر ہند نے جیوبلی کی یادگاری مین اپنے ہاتھون آسبورن محل مین تمغۂ ایمپیر آف انڈیا عنایت کیا۔ اسکی خوشی مین سر سالار جنگ نے اگسٹ مہینے مین ایک ضیافت دی کہ جسمین لارڈ ڈزنو کیا ڈیوکس بھی شریک تھے۔ لکھا ہے کہ حضار مجلس کو اُسروز ۲۱ وین جون کی بہار از سر نو یاد آگئی۔ سر سالار جنگ نے مصر مین حلیم پاشا کی دختر سے نسبت شکر خوری کرلی ہے۔ اور اب شادیکی تیاری مین ہین۔ کہتے ہین کہ وہ لڑکی نہایت قابلہ فاضلہ لئیقہ اور حسینہ ہے۔ مصری زبانونکے علاوہ فرینچ وانگریزی زبان بہت اچھی طرح بول سکتی ہین۔

حضور نظام حیدرآباد دکن

حضور ہز ہائنیس نواب میر محبوب علی خان بہادر نظام الملک آصف جاہ پادشاہ دکن نے لیڈی ڈفرن کے فنڈ مین

اول بارہ ۱۲ ہزار روپئے لکھے تھے - مگر اب بتقریب جشن جیوبلی قیصر ہند یہہ رقم بالائی پچاس ہزار روپئے تک بڑھا دی گئی - بلکہ اندنون نواب لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند کو تین سال تک بیس بیس لاکھہ روپئے کی رقم بطور عطیہ برائے معاونت محافظت سرحد افغانستان دینیکا اقرار فرمایا ہے ؛ بلکہ وقت کارزار تیغ بیدریغ سے بھی معاونت کرنیکا وعدہ کیا ہے ؛ کیون نہو ہندوستان مین ریاست انکی سب سے بڑھ چڑھکے اول درجہ کی ہے ؛ حضور محبوب علی شاہ ۱۸۸۴ء مین تخت نشین ہوئے اور اپنی رضا و رغبت سے مرحوم سر سالار جنگ کے فرزند بزرگ نواب میر لائق علی خانصاحب بہادر کو اپنا وزیر اعظم گردانا تھا ؛ مگر اندنون لارڈ ڈفرن صاحب بہادر کے مشورہ سے یہہ نوجوان سر سالار جنگ عہدۂ وزارت سے بخوشی مستعفی ہوئے - حضور نے مرحوم سر سالار جنگ کا تمام قرض (جو ایک بہت بڑی رقم تھی) ادا کر کے میر لائق علیخان بہادر کے لیے سات ہزار روپئے کا ماہوار وظیفہ معین فرمایا ہے - جوہر علو ہمتی و قدر شناسی قدمائی خیر خواہ دکھایا ہے - اب قلمدان وزارت نواب سر آسمان جاہ بہادر کو عنایت ہوا ہے - جو حضور کیطرف سے قیصر کی جیوبلی کی تقریب مین مبارکباد دینیکیلئے لنڈن تشریف فرما ہوئے تھے

یہہ نواب سرکار نظامیہ اور سرکار برطانیہ کے دربار دُربار مین معزز اور معتمد ہین - اِن نواب کی معاونت کیلیٔے جناب امارت انتساب مولوی سیّد مہدی علی صاحب اور سردار عالم مقدار دلیر الملک بہادر بڑے بیدار مغز سکرٹری مقرر ہوئے ہین اور کرنل مارشل صاحب حضور کے پریویٹ سکرٹری ؛

مہاراجہ ہولکر اور انگلنڈ کے سرکار کی تواضع

ہز ہائنس مہاراجہ سیاجی راؤ ہولکر گئے سال تخت نشین ہوئے ہین - اُنکو اپنی ریاست کا کل اختیار حاصل ہے - ۸ ہزار مربع میل زمین پر وہ حکمران ہین ؛ دس لاکھہ سے زیادہ آدمی اونکے مطیع فرمان ہین - اور پچاس لاکھہ روپیے کا محصول پاتے ہین - انکی معاملہ فہمی خوش مزاجی حُسن وخلق اور جوہر قابلیّت اور گوہر لیاقت و منزلت قابلِ توصیف ہے - اِس مہذب سردار کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ بہادر اشجع زمان اور مرد میدان آوان ہے - تمام انگلستان کے ایڈیٹران اخبارات جنکو سیف اللسان کہیٔے توبجا ہے اِنکالوہا مان کر سرگرم ثنا ہین - ہم نہین جانتے کہ یہہ شگوفہ کچھہ رنگ وبو رکھتا ہے - یا بادِ ہوائی ہے اگر سچ ہے تو نہایت افسوسکی جا ہے کہ ہند کے ایک ایسے نامی گرامی راجہ کی انگلستانکی جیوبلی کی تقریب مین اُسکے رُتبہ کے موافق خاطر خواہ توقیر و تکریم نہو مگر اس

بیجا برتاویکی شکایت علانیہ زبان زد خلق خدا ہے ۔ یہی مہاراجہ ہین کہ جو انگلنڈ کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ کے عالیشان جلسے مین شریک نہوئے تھے کیونکہ انہین پیشتر ہی معلوم ہو چکا تھا کہ اس جلسے مین راجگان ہند کیلئے کوئی خاص جاے مقرر نہین ہوئی تھی حالانکہ شہزادۂ ابو المظفر میرزا حسام السلطان صاحب بہادر کے لئے جو حضرت شاہ ایران کے ایک بھتیجے ہین ایک خاص نشست مقرر ہوئی تھی ۔ اسیصورت جیوبلی کے ایام مین انگلستان کے سب سے بڑے لشکری قواعد کے جلسے مین جہان قیصر کے اور مہمانونکی گاڑیان شاہی تنبو تک جا سکتی تھین کہتے ہین کہ رؤساء ہند کو چند فاصلے پر اُتر کر تنبو تک پیدل جانا پڑا تھا اور شاید مہاراجہ ہولکر کو اپنی گاڑی مین چار گھوڑے نہین جوتنے دیئے یہی دو چار باتین ہین کہ جو بڑے زور و شور کیساتھ شکایتاً بیان کی گئی ہین ۔ مطابق اس مصرع کے ،، تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا ،، اگر واقعی یہی حال گذرا ہو تو اسمین انگلستان کے انڈیا ہوز کے مہتمم و منصرم کی ضرور غفلت ثابت ہو سکتی ہے ۔ جنکو رؤساء ہند کا کل اہتمام سونپا گیا تھا ۔ لیکن جب ہم قیصر عالم کے ذاتی سلوک اور برتاؤ کو دیکھتے ہین جو اُنھون نے خاص اہل ہند کے ساتھ کیا تھا تو ایسی شکایتین کچھ حقیقت نہین رکھتین ؎

شعر

گرہی نوازش ایسے شہنشاہ وقت کی
خدام بارگاہ ہین ہر کس شمار ہین

ہماری بالائی تسطیر کی نظیر ذیل کی تحریر ہے۔ یعنی بعد جوبلی کے جب قیصر کو مہاراجہ اندور کی دلشکنی کا حال معلوم ہوا تو آپ بہت ناراض ہوئین اور اسکے دفعیہ کیلئے ہز ہائنس مہاراجہ راو کھنگار جی صاحب والی کچھہ کو اپنے خاص محل بالمورل مین مہمان بلوا کر بہت کچھہ مہربانی فرمائی مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکواڑ جو تبدیل ہوا کے لئے یوروپ کے ملک سوزرلنڈ مین مقیم تھے اور اب انگلنڈ مین تشریف لانیوالے ہین۔ اُنکے فروکش ہونیکے لئے بکنگام کا خاص قیصری محل قیصر نے معین فرمایا تھا۔ بلکہ اُنکی رانی صاحبہ کی پردہ داری کیلئے اُنکے شوکت و منزلت کے شایان بندوبست ہو رہا ہے۔ اسیصورت مہاراجہ کوچ بہار کو قیصر اپنے عالیشان شہنشاہی قصر ونڈسر کیاسل مین دعوت دینے والی ہین۔ بیشک اس ملکۂ جہان و جہانیان کا دلی منشا فقط یہی ہے کہ کسی صورت رعایای ہند کی دلشکنی نہو۔ دیکھئے تو قیصر ہند کو اپنی غریب ہند کی رعیت کا کتنا بڑا خیال ہے

ہند کے ولیسی سردار

ہند کے ولیسی رسالدار سردار جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ جب یہہ سردار کپتان موئر صاحب کے ہمراہ بعد اختتام تقریب جوبلی لنڈن سے والپس لوٹے۔ اُسوقت ۱۹ جولائی ۱۸۸۷ء کو

جبرالٹر مین اُترکے وہان کے گورنر کے مہمان رہے اُسوقت قیصر نے وائیسرای کے ذریعہ سے جبرالٹر مین یہہ مژدہ روانہ کیا کہ ہمارے دربار سے سرداران مذکور جوکہ جبرالٹر مین حال مہمان ہین اُنہین سے بعض کو آرڈر آف دی برٹش انڈیا کا خطاب عنایت ہوا ہے اور جو کم درجے والے تھے۔ وہ اعلی درجے کے عہدیدار بنائے گئے۔ اور جو سردار بہادر تھے وہ۔ سی۔ ایس۔ ای کے خطاب سے سرفراز ہوئے ؀ سردارون نے اس خبرِ بہجت اثر کے سننے سے وہان کے گورنر کو اپنی نہایت خوشنودی ظاہر کی اور پھر دخانی جہاز ستلج پر سوار ہو کے بمبئی کی طرف روانہ ہوئے ؀

رعب قیصری جیوبلی کی تقریب مین ملکِ سکاٹلنڈ کے کارپوریشن کی بڑی مجلس کے نامدار عہدیدارونکا ڈپوٹیشن تہنیت نامہ لیکے قیصر کی خدمتمین حاضر ہوا۔ پہلے ہی انھون نے دریافت کرلیا تھا کہ قیصر کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی آداب وتسلیمات کے لئے سر جھکایا جائے بعد دستِ قیصری پر بوسہ دیکے اُنہین قدمون واپس ہٹنا چاہیے۔ غرض جب یہہ لوگ قیصر کے روبرو گئے تو پہلے اُنکی محفل کا صدرالصدور آگے بڑھا اور سر تو جھکا دیا مگر رعب قیصری نے چپکے سے اُسکے گوش مین صدای ورد باش کا فقرہ سنادیا۔ بنابرین ناچار دور ہی دور سے کچھ بڑے یا چھوٹے آواز کیساتھ اپنے ہونٹ ہلانے لگا جیسا کہ اپنے زعم مین دست بوسی سے

مشرف ہوکر لوٹ گیا۔ بعد اسکے ڈپیوٹیشن کا دوسرا شخص آگے بڑھا اور اپنے صدر کی پوری تتبع کرکے پیچھے ہٹا اسی صورت پانچوین سے کسی کا ہوا نہ بڑھا اور سبنے اپنے پیشوا کی متابعت کی۔ قیصر اس حرکت سے سخت حیران تھین مگر عند التجویز یہ معلوم ہوا کہ رعب قیصری سے انکا ہوا و نہ بڑھا۔

ماسکو مین تقریب جیوبلی شہنشاہ روس کے نامور شہر ماسکو مین جیوبلی کی تقریب بڑے گرم جوشی سے گذری ہی۔ جتنے انگریز اس شہر مین موجود تھے سبھون نے جشن کیا اور گرجا گھر مین جاکر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس شکرگذاری مین ماسکو کے گورنر جنرل مع رسالے کے اور وائس گورنر اور سفیران ممالک خارجیہ سبکے سب حاضر تھے۔

روٹھے کیون شہنشاہ روس کے گرانڈ ڈیوک میکل جو جیوبلی کے جشن مین شریک ہونیکے لئے لنڈن آئے تھے سو تقریب جیوبلی کے قبل ناراض ہوکر لنڈن سے چلے گئے۔ سبب اسکا لنڈن کے بعض اخبارات نے صاف لکھدیا ہی کہ شہزادہ ولیعہد بہادر پرنس آف ویلز کی دختر نیک اختر شہزادی وکٹوریہ سے وہ منسوب ہوا چاہتے تھے لیکن جب شہزادہ یکیطرف سے مایوسی حاصل ہوئی تو آپ روٹھکے فورًا لنڈن سے روانہ ہوگئے۔

خدیو مصر ۲۵ ردین اگست ۱۸۸۷ء کو ہندوستان آتے ہوئے

شہزادۂ ڈیوک آو کناٹ مصر مین اُترے اور قیصر کیطرف سے حضرت خدیو مصر کو آرڈر آو دی باتھ کا تمغۂ نیٹ گرانڈ کراس جشن جیوبلی کی یادگاری مین پیش کیا۔ لکھتے ہین کہ اس روز خدیو اور تمام وزرا نے بڑا جشن کیا اور ڈیوک آو کناٹ کو پہنچانیکے لئے اسکندریہ کے سٹیشن تک آئے ؀

لارڈ رے بمبئی کے نامور گورنر جناب نواب لارڈ رے بہادر کو شہزادۂ ڈیوک آو اڈنبرو نے ۴ اوین سپٹمبر ۱۸۸۷ء کے روز قیصر کیطرف سے تمغۂ جی۔سی۔آی۔ای۔ جیوبلی کی یادگاری مین عنایت کیا۔ اس روز پونہ کے دربار مین ضلع بمبئی کے بڑے بڑے رئیس حاضر تھے ؀ اِسی دربار مین اہلِ پونہ کے تہنیت نامے کے جواب مین قیصر کی جانب سے ایک خط پڑھا گیا جسمین بمبئی علاقے کے رعایا کی دائمی صلح کی بڑی تعریف کی ہے ؀ اس خط کو پڑھتے وقت تمام حاضرین تعظیماً کھڑے رہے تھے ؀

سر دنشا مانکجی پیٹیٹ بمبئی کے مشہور پارسی سیٹھ دنشا مانکجی پیٹیٹ شریف عدالت عالیہ بمبئی کو قیصر نے جیوبلی کی یادگاری مین نیٹ ہڈ کا خطاب عطا کرکے (سر) بنایا ہے۔ ضلع بمبئی مین ابھی انکے چھ بڑے بڑے روئی کے کارخانے بخوبی جاری ہین۔ بمبئی کی دارالشفائی مستورات المسمّی بہ کاما ہسپیٹل کے عمارت کی مصرفِ تعمیرات مین ڈیڑہ لاکھ روپئے کی

ایک رقم سرکار کو عنایت کی ہی ؏ انگلنڈ کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ
مین دس ہزار روپئے کی رقم یہان سے روانہ کی غرض پندرہ لاکھہ
روپئے کی اُنکی خیرات مشہور ہی ؏

پابندی وقت

انگلستان کا سیکس ڈیلی نیوز اخبار ۲۲
وین جون ۱۸۸۷ء کے پرچے مین ہند کے راجہ نواب کی جو جشن جیوبلی
کیلئے انگلستان مین مقیم تھے ۔ پابندیِ اوقات کی بڑی تعریف لکھی ہی ؏
اور انکے پہنے ہوئے جواہرات کی جوت کو بہت کچھہ سراہا ہی ؏

باب بائیسوان قیصر کے متفرق ضروری حالات

جیوبلی ملکہ مہر نگار در ملک زنجبار

۲۸ وین جولائی ۱۸۸۷ء کو زنگبار مین قیصر
کی جیوبلی کا جشن بڑے جوش وخروش کیساتھہ
وقوع مین آیا ۔ جشن کے روز ہمارے یہان کے خوجہ مسلمان تھاریہ ٹوپن نے
اڑھائی لاکھہ روپئے تھاریہ جیوبلی ہسپتال کے نام ایک دار
الشفا بنانیکے لئے باجازتِ سرکار انگریز و برضامندیِ سلطان زنجبار
عنایت کئے ؏ سچ ہی ۔

شعر

سخیان ز اموال بر میخورند ؛ بخیلان غم سیم و زر میخورند ؛

شہزادہ جواہر پوش

آسٹریا کا شہزادۂ الیسٹر بھی قیصر کی تاجپوشی کے

جلسے مین حاضر تھا۔ جواہرات اسنے یہان تک پہنے تھے کہ اسکے جوتونکی ایڑیون تک ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ یہہ شہزادہ قیصر کی کسی ایک تقریب کی محفل مین شب کے وقت ایک مسترت کے ساتھہ ایسا رقص کر رہا تھا جیسا کہ طاؤس مست اور جسطرح کسی درخت سے جگنو گرتے ہین اوسطرح اسکے لباس شاہانہ سے ہیرے جھڑتے تھے۔ اور ہر کہ ومہ معاینہ کر رہے تھے کہ اس جوش وخروش مین شہزادیکو ان ستارونکے گرنیکی خبر تک ہوتی تھی۔

عالی نسبی قیصر ہند

قیصر کو اپنی عالی نسبی مین اپنے والد کی جانب سے ہزار سال تک نامور پادشاہ الفرڈ دی گریٹ تک واسطہ ہے۔ اور قیصر کو والدہ کیطرف سے نوسو برس تک جرمن شہزادونسے علاقہ ہے۔

قیصر کے عم بزرگوار کیون بادشاہ ہوئے

قیصر کے دونون بڑے چچا جارج ثالث کی صحیح اولاد سے تھے لیکن انکی ولادت ملک جرمنی مین ہوئی تھی لہذا وہ مستحق سلطنت نہو سکے۔

جارج سوم کی جیوبلی

۱۸۱۰ء مین جارج سوم کی جیوبلی کے روز بمبئی مین جسطرح روشنی ہوئی تھی اسیطرح کانپور مین بھی اس جیوبلی کی یادگاری مین انگریزی لشکر کا ریویو لیا گیا تھا۔

گاؤکشی

۱۶ اوین فیبروری ۱۸۸۷ء کو ہند کی جیوبلی کی یادگاری مین ہمارے بمبئی کے گاؤقصابون نے مطلقاً گای ذبح نہین کی اس دلیل پر

بمبئی کے پارسی و ہنود کی ایک مجلس قایم ہونیوالی ہی۔ منشا اس مجلس کا شاید یہہ ہوگا کہ عام تقریبونکے روز دلیل مذکور پیش کرکے گاؤکشی کی ممانعت کی التجا کرین ؃

قیصر کا قد معدلت پرور جناب قیصر اکثر فرماتی تھین کہ سلطنت کے لئے مین چھوٹی ہون کیونکہ قد انکا ( ) ۵ فیٹ اور ۲ انچ کا ہی ؃

قیصر کے صغر سنی کے نام قیصر کے ایام طفلی مین جرمن قرابتی حسب طرح محبت سے اونکو دھی لٹل می فلاور The little may Flower کہا کرتے تھے۔ اسیطرح انگلنڈ والے انکو محبت سے لٹل ڈرینہ Little Drina کہا کرتے تھے ؃

انگریز لوگ اصل مین کون تھے انگریز لوگ فقط ہمارے ہند کے ہی حاکم نہین بلکہ ایک ثلث دنیا انکے زیر حکومت ہی۔ اور آجکل اپنی عقلمندی اپنے علم و ہنر۔ اور اپنی تہذیب مین کوئی نظیر نہین رکھتے ہین۔ اگر کتب تواریخ کو دیکھئے تو کئی سو برس پہلے یہی لوگ وحشی کہلاتے تھے۔ چمڑے پہنتے تھے۔ جسمونکو رنگتے تھے۔ اور انپر عجیب شکلین بناتے تھے مٹی کے مکان یا غارونکو اپنا قصر یا محل تصور کرتے تھے۔ اور بتونکی پرستش اور جنگ و جدال کے کام مین بڑے سرگرم رہا کرتے تھے۔ اُن دنون

رومن لوگ جو ملک اطالیہ کے باشندے تھے وہ دنیا کے حاکم کہلاتے تھے
وہی لوگ انگریزون پر غالب آئے۔ اور اُنھون نے انکو لکھنا پڑھنا کھیتی باڑی کا
کام۔ راستون کا درست کرنا۔ اور اینٹ پتھرون سے گھر بنانا سکھلایا
قول عزاسمہٗ (سُبحانک) اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ
(الْخَیْرُ) اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) (پاک جانتا ہون مین تجھے) اے خدا تو
مالک ہے تمام دنیا کا۔ تو دیتا ہے ملک جسے چاہتا ہے۔ اور تو لے لیتا ہے
ملک جس سے چاہتا ہے۔ اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ذلیل
کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیچ ہاتھ تیرے کے ہے نیکی تحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے

لطیفہ قیصر اپنی نو دس برس کی عمر مین پیانو فورٹ باجا
بخوبی بجا سکتی تھین۔ اُنھین ایام مین کہ قیصر باجا سیکھ رہی تھین۔
اُستاد نے ایک مرتبہ کہا کہ۔ شہزادی پیانو فورٹ ایسا آسان نہین
کہ سہل مین آجائے۔ اسکا تو پورے طور قبضہ کر لیا چاہئے۔ یہہ سنتے ہی
ایک دفعہ قیصر اُٹھہ کھڑی ہوئین۔ اور باجے کو صندوق مین اچھی طرح
بند کرکے چابی اپنے جیب مین رکھلی اور پھر مسکراتے ہوئے اُستاد کے
نزدیک آکے فرمانے لگین۔ لیجئے۔ بس۔ ابتو کامل طور سے پیانو فورٹ
پر قبضہ ہو گیا۔

یہی باتین تو یادگار ہین

قیصر ایکدفعہ آئل آف وہیٹ کے جوہری کی دوکان پر گئین۔ وہان دیکھا کہ ایک جوان عورت نے ایک بیش بہا طلائی زنجیر خود کے لئے پسند کی اور پھر دکاندار سے کچھ گفتگو کر کے وہ زنجیر رکھدی اور ایک کم قیمت کی زنجیر لیکے وہان سے رخصت ہوئی دریافت کرنے سے قیصر کو معلوم ہوا کہ بسبب تنگدستی کے پسند کیا ہوا زیور وہ نہین لے سکی۔ پس اسکا پتہ دریافت کر کے وہین قیصر نے وہ زنجیر اسکے مکان پر روانہ کردی۔ اور اوسکے ساتھ ایک رقعہ بھی اس مضمون کا لکھدیا کہ تمہاری کفایت شعاری اور برداشت دیکھکر مین خوش ہوئی اور اس خوشی مین تحفتاً وہی زنجیر مین تمکو روانہ کرتی ہون اسے قبول کیجئے ؞

دن بھر قیصر کیا کرتین ہین

اوائل عمر مین آٹھ بجے صبح کے قیصر کا ناشتہ تیار ہوتا جسمین دودھ۔ روٹی۔ اور کچھ میوہ ہوا کرتا ہی بعد ناشتے کے قیصر اپنی سوتیلی بہن کے ساتھ باغمین ادھر اودھر دوڑا کرتین ؞ اور پھر دس سے بارہ بجے تک برابر استاد کے ساتھ درس و تدریس مین مشغول رہتین۔ بعد سبق کے ایک گھنٹہ محل کے اندر کھیل تماشہ مین دل بہلاتین۔ پھر دوپہر کا کھانا کھاکے برابر چار بجے تک پڑھنے بیٹھتین۔ بعد اسکے باہر سیر کو جاتین۔ کبھی گاڑیمین سوار ہولیتین

اور کبھی اپنے عزیز گدھے پر اور کبھی کبھی ماں کے ہمراہ سرسبز درختونکے تلے پھرا کرتین ۔ ملکۂ بختیار اپنے بخت کی صورت بعد تخت نشین ہونیکے علی الصباح بیدار ہوتین ۔ اور آٹھہ بجے برابر اپنے کام مین مشغول ہوجاتین اور پھر دس بجے تک ہر ایک ڈسپاچ کو بڑی تحقیقات سے دیکھہ بھال کے اُسپر دستخط کر دیتین ۔ بارہ کا گھنٹا ہوتے ہی آپ مجلس شورا مین رونق بخش ہوجاتین اور پھر دو ایک گھنٹے اپنے وزیر اعظم لارڈ ملبورن سے علحدہ مشورہ رہتا ۔ اور پھر سیر کو نکل جاتین ۔ اکثر اوقات تو گھوڑے پر سوار ہوا کرتین اور کبھی کبھی پیدل ہی چلی جاتین ۔ شب کے وقت ہمیشہ میز پر تھوڑے بہت مہمان رہا کرتے ۔ بعد تناول طعام تھوڑی دیر تک راگ درنگ کا جلسہ رہا کرتا ۔ جسمین قیصر ضرور شریک ہو کر مہمانونکو سب طرح خوش کرتین ۔ عشا کے قبل قیصر ضرور اپنی والدہ سے ایکبار مل لیا کرتین ۔ ہرچند کہ ماں بیٹی مین از حد اتحاد تھا لیکن بغیر بلوائے کے ماں کبھی قیصر کے پاس نہین آسکتین نہ قیصر انکو کار و بار ریاست کیوقت کسی حالت مین بلا سکتی تھین ۔

البرٹ کے متوالیٔ سلطنت ہونیکی خبر پرنس آف ویلز ولیعہد قیصر کی ولادت کے بعد پارلیمنٹ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ ولیعہد بہادر کے بالغ ہونے سے پیشتر خدانخواستہ اگر قیصر کی وفات ہو تو قیصر کے شوہر اپنے نابالغ

شہزادہ کیطرف سے بطور متولی سلطنت کی حکمرانی کرین ؛

بمبئی کے پارسیونکی شکایت

انگلنڈ کی جیوبلی مین گئے ہوئے ہند کے راجاؤنکی تعظیم مین کمی ہونیکی جب شکایت ظاہر کی گئی۔ اوسوقت بمبئی کے پارسی بھی اپنی شکایت پیش کرنے مین البتہ پس ماندہ نرہے۔ جیوبلی کے ایام مین قیصر کے ایک خاص جلسے مین ایک پارسی ڈاکٹر صاحب کہ جو مدعو تھے۔ جب داخل ہونے لگے تو ایک مخصوص راجہ کے پولٹیکل ایجنٹ نے ڈاکٹر صاحب کو روکا اور کہا کہ تم شاہی جلسے مین شریک ہونے کے لائق نہین۔ اسیصورت ایک اور پارسی ڈاکٹر کو قیصر کی لیوی مین شریک ہونیسے کوئی ایک اور راجہ کا پولٹکل ایجنٹ مانع ہوا تھا۔ مگر یہہ ڈاکٹر تو بہر صورت داخل ہی ہوگیا ؛ پس راجگان ہند کے پولٹکل ایجنٹونکو مانع ہونیکا کیا خوف تھا ؛ **شعر**

میان خانۂ خود ہر گدا شہنشاہ ہست ؛؛ قدم برون سنہ از حد خویش و سلطان باش

چہرۂ قیصر کی شکایت

مسٹر اڈورڈ والفورڈ اپنی کتاب جیوبلی میموئر مین شکایت کرتے ہین کہ محکمۂ ڈاک و عدالت وغیرہ کے اسٹامپ پر جو چہرہ بنایا گیا ہے وہ قیصر کے چہرے سے کچھہ نسبت نہین رکھتا ؛ قیصر کی جلوسی کی جو شبیہ ہے اس سے بھی اسکو کچھہ تعلق نہین ؛ اسی شکایت کو اور وقایع نگارون نے بھی جدا جدا پیرائے مین بیان

کیا ہی ۃ پس معلوم نہین سرکار نے قیصر کی خاص تصویر مین کیا عیب دیکھا جو اِسکو اور رنگت مین لکھکر ہدفِ تیرِ شکایت بنایا ۃ

ناناصاحب انگلنڈ کا ڈیلی ٹیمز اوراِکو بیان کرتا ہی کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے وقت کانپور مین انگریزونکی خونریزی کرنیوالا ناناصاحب ابھی نیپال مین موجود ہی۔ جنگ بہادر راجۂ نیپال سے پچاس روپے کی رقم ماہواری اُسکے لئے مقرر ہی مصنف ایسی بادہوائی خبرون سے بچارے کئی ایک شخص ناناصاحب کے نام سے مفت گرفتار ہوکے عرصۂ دراز کے بعد رہا ہوئے ہین ۃ

مسلمان سِول سروَنٹ ہمارے سابق آنریبل بدرالدین صاحب طیب جی بیرسٹر ایٹ لا کے فرزند مسٹر محسن انڈین سول سروس کے استحان مین دو سال پر پسند ہوئے تھے وہ اُنکا اندنون جشن جیوبلی کے ایام مین اخیر استحان ہوا۔ کامیاب طلبا مین نمبر انکا اول ہی وہ اور ہزار روپئے کے قریب اُنہین انعام بھی ملا ہی ۃ ہندوستان کے مسلمانون مین یہہ اول صاحب ہین جو سول سرونٹ بنے ۃ

شعر

نام چمکایا اُنھون نے ہند کا ؛ ہین یہہ محسن اہلِ ہندوستان کے

ہند کے راجہ کی دنیا کی سفر لیمڑی کے ٹھاکر صاحب بعد از اختتام

جشن جیوبلی تمام دنیا کی سفر کو نکلے ہین۔ ہند کے نواب راجہ ہین یہہ پہلے صاحب ہین جو تمام دنیا گھومنے نکلے

ای آمدنت باعث آبادی ما انگلنڈ کی جیوبلی کے جشنو نمین یہہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ شہزادۂ ولیعہد بہادر کے بڑے فرزند شہزادۂ آلبرٹ وکٹر جو گئے سال تمام دنیا کی سفر کر آئے ہین۔ اب انکا ارادہ ہے کہ اسی سال موسم سرما مین ہندوستان مین بہار افزا ہون اگر کوئی ضرور کام مانع نہ ہوا تو ضرور تشریف فرما ہونگے۔ آئے آئے ہندوستانکی وفادار رعایا آپکی خیر مقدم کے لئے تیار ہی ؀

لیڈی ڈفرن ہند مین تشریف لانے سے قبل لارڈ ڈفرن کی بانو کو قیصر نے بلا کر فرمایا کہ ہند کی ستورا تین قسم قسم کے امراض مین مبتلا رہتے ہین لہذا انکے لئے انگلنڈ سے اُن عورتون کو جو کہ طبیب حاذق اور دایہ پن کے امورات اور زچاؤنکے معالجات مین فایق و لائق ہین بلوانے اور دار الشفائین تعمیر کروانے کے لئے چندہ جمع کرنے مین جہانتک بن سکے کوشش کیجیے۔ پس بانوی لارڈ ڈفرن کی یہہ سعی قابل تعریف و توصیف ہی۔ لکھوکھا روپیہ فراہم ہو چکا ہی ؀

قیصر کا تخت وغیرہ کارونیشن چیر جو حقیقت مین قیصر کا تخت ہی اسپر ۳۳ پادشاہ اور ۴ رانیان جلوس فرما ہو چکی ہین۔ قیصر کی پریوی کونسل کے

میمبر ریٹ آزاپل کہلاتے ہین۔ تقریب جیوبلی کی یادگار مین قیصر نے شہزادہ ولیعہد بہادر کی دونون دخترونکو امپیریل آرڈر آو دی کرون کا خطاب عنایت فرمایا

قیصر ہند

لارڈ لٹن کی حکومت کے وقت دہلی کے شہنشاہی جلسے مین **ایمپرس آو انڈیا** جو خطاب مقرر ہوا تھا اسکا ہندوستانی مین ٹھیک ترجمہ۔ سر ولیم میور صاحب نے **قیصر ہند** کیا۔ اور مورد انعام ہوئے

خطابات مقررہ قیصری

قیصر نے اپنی عملداری مین لائق اشخاص کے لئے جو خاص خطاب مقرر کئے ہین سو ذیل مین مرقوم ہین۔ ۱۔ سٹار آو انڈیا۔ ۲۔ انڈین ایمپایر۔ ۳۔ وکٹوریہ آلبرٹ۔ ۴۔ کراون آو انڈیا۔ ۵۔ وکٹوریہ کراس۔

نواب والاجاہ کا تحفہ

۱۸۶۰ء مین جبکہ شہزادی شارلٹ نے وفات پائی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اسوقت اُسکے پاس سے بہت رائن و جواہر نکلا جو نواب والاجاہ محمد علیخان بہادر والئی کرناٹک نے بادشاہ جارج سوم کو بطور تحفہ روانہ کیا تھا۔

الغیب عند اللّٰہ —— قیصر کے وفاتکی پیشین گوئی

شعر ؎ زندگی ایک حباب کی سی ہے ؎ یہہ نمایش سراب کی سی ہے ؎

ہر ادنی و اعلی کو یہہ خوب طرح معلوم ہے کہ ہماری زندگی ایک نقش موہوم ہے۔ جو پیدا ہوا وہ ضرور کسی نہ کسی روز مریگا۔ اور اس واقعہ کے حادث ہونیکے وقت معینہ مین ایک دقیقہ کی کمی بیشی ممکن نہین **اذا جاء اجلہم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون**۔ اور وہ وقت

سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہین ہو سکتا۔ منجم رمال۔ جفار۔ پنڈت۔ سیانے۔ سب کے سب غیب دانی مین عاجز ہین۔ کسی کا کیا عمدہ کلام ہے۔ **شعر**

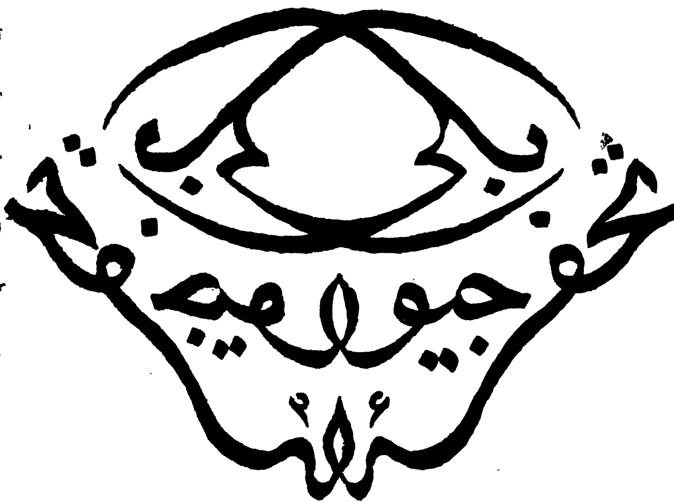
دعویٰ عبث نجومی کو ہے علم غیب کا ؀
عرصہ میان سفلی و علوی ہے دور کا ؀
کیا خاک کہوے عامل و رمال حال مرگ ؀
پیوند خاک نقش ہے کشف القبور کا ؀

دنیا کی بربادی دنیا کا غرق ہونا۔ دنیا کا آتشی ستارون سے ٹکرا کے جل جانا۔ وغیرہ ایسی ہی خبرین نامور پیشین گو تاریخوار جتلاتے آئے ہین۔ بلکہ ایک کے خبر کی دوسرے شہر والون نے مدلل باتون سے تائید کی ہے۔ لیکن آخر جو دیکھا تو پھر آنکھ کھل گئی۔ یعنی انکو ایک خواب یا سراب سا پایا۔ کیونکہ وہ معین تاریخین ایک دراز عرصہ ہوا کہ گذر گئین۔ اور اس دنیا کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اسی صورت بادشاہان جلیل القدر کی وفات اور دوسری خبرین بھی یہہ لوگ وقت بے وقت بیان کرتے رہے۔ ان دنون جشن جوبلی ملکۂ علیا قیصر ہند مین فرانس کے ایک نامور منجم مسمی موسی آوگرنڈ سیلونج اپنے علم کی روسے ظاہر کیا ہی کہ آیندہ دہم ستمبر

سنہ ۱۸۸۹ء کو آگ کے حادثے مین (خدا جھوٹھ کرے) قیصر عالم پناہ وفات پائینگین۔ اسی پر اکتفا نہ کرکے وہ اور اسطرح قلم فرسائی کرتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۱ء کے جنوری کی بیسوین تاریخ کو شہزادۂ ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز کی وفات ایک لشکری ہنگامے مین وقوع مین آئیگی

شعر لااعلم

حضرت مسیح سے اُنہین ناز و نیاز ہے!
بے شبہ عمر قیصرۂ ہند دراز ہے!



تحفۂ جوبلی

دورِ قیصری میں انگلستان کی قومی ترقی ؀

نقاط سے مراد سال جیوبلی اور خطوط سے مراد سال جلوس ہے

خدیو یوسفِ مصرِ عدالت نامور ہیں یہ



امیر المومنین شاہنشہ اسکندر عالم ہیں سلطان روم کے عبدالحمید سرورِ عالم





شہِ اقلیم ایران یہ ہیں محمد ناصر الدین ہیں



ہز ہائینس عبدالرحمن خان امیر کابل



سلطان زنجبار



وزیر حیدرآباد است بتوقیر؛
بشیر الدولہ بنگر سوی تصویر؛



ہز ہائنس حضور میر محبوب علی شاہ نظام الملک
پادشاہ دکن



ہیں جزیرے کے جو نواب معلی القاب
سیدی احمد خان بہادر ہیں یہ انکی تصویر







حضرت سید زین العابدین صاحب

کھینچی تصویر حضرت سید زین العباد



پڑھکے تو صل علی چشم حقیقت سے دیکھ





شہنشاہ الگزنڈر زار روس



کیا مہابت اور جلالت ہے عیاں تصویر سے
یہ شبیہ ہے لارڈ ڈفرن وایسرائے ہند ہیں



معدلت کیش لارڈ رے ہیں یہ


لباسِ لشکری میں دیکھئے صاحب قرانی ہے
کئی ننہ تابع قیصر میں یہہ زور جوانی ہے!


شہزادہ ڈیوک آو اڈنبرو


شہزادہ ڈیوک آو کناٹ



بانوی ولیعهد بهادر



شہزادہ ولیعهد بہادر پرنس آف ویلز



دلاچه بهه تصویر شیر ببر
مهاراجهٔ نامور تهول گر



خیرخواه بنده لارڈ رپن بهادر



پرنس جارج
پرنس البرٹ وکٹر
شہزادگان ولیعهد بهادر

باب تئیسوان قطعات تواریخ تصنیف کتاب تحفۂ جیوبلی

قطعہ تاریخ سال فرخ مآل طبعزاد عالی نہاد جناب سیادتمآب فضیلت انتساب عالیجاہ اعلیٰ مراتب مولانا حضرت سید زین العابدین صاحب المتخلص بہ عابد صدر نشین انجمن احباب بمبئی و فرزند ارجمند اکبر جناب قدسی القاب والا مناقب مولانا و بالفضل اولانا - زیب مسند احمدیہ الرفاعیہ حضرت سید ابو النصر محمد امین اللہ المعروف بہ سید حسام الدین صاحب الحسینی الموسوی الرفاعی ساکن بمبئی دام مجدہما

کریکے حمد و نعت کیا قدرت ! کب بشر میں ہے اسقدر جرأت ! نہیں ممکن کہ حمد خالق ہو ! نہ ادا ہووے نعت آنحضرت

پس یہہ لازم ہے تجھکو ای عابد ! سر جھکاوے پی عبودیت ! انکساری سے ہوکے سر بسجود ! پڑھ درود و سلام بارغبت

بعد حمد و ثنا کے بہتر ہے ! ہو رقم اس کتاب کی مدحت ! ہیں مدرس سبکے رفیق و شفیق ! ذی لیاقت و صاحب عزت !

انکو مجھسے ہے انتہا کا وفاق ! مجھکو انسے کمال ہے الفت ! ماہر علم اور فنون ہیں وہ ! شاعر و نکتہ دان علمیت

ہیں بہت سی زبانیں انکو یاد ! اور فصیحوں میں انکو ہے سبقت ! انکی تصنیف سے کتابیں چند ! خلق میں پائی ہیں بہت شہرت

ہے یہاں ایک انجمن نامی ! جسکی فضل خدا سے ہے شہرت ! نام اسکا ہے انجمن احباب ! اسکے ہیں رکن صاحب ثروت

خوبی خلق کا ہے منشا اور ! اہل اسلام کی رفاہیت ! اسکے ممدوح کار فرما ہیں ! انجمن کو انہیں سے ہے زینت

انکے والد ہیں مجمع الاخلاق ! مصدر فیض و منبع جودت ! ہیں وہ موصوف حاجی الحرمین ! زائر پاک روضۂ حضرت

ورد جاری ہے اور صوم و صلوٰۃ ! ترک ہوتی نہیں ہے فرضیت ! خیر خواہی خلق میں شب و روز ! دل سے مصروف ہیں بصد محنت

اہل اسلام کی ترقی ہو ! یہی خواہش ہے انکی اور نیت ! ہے گورنمنٹ میں بہت توقیر ! اور سب صاحبوں میں ہے چاہت

قدردانی سے لارڈ صاحب نے ! دیکھکر انکی سعی اور محنت ! خان بہادر عطا خطاب کیا ! اور فیلو کیا بصد عزت

ہے مگر انکے شان سے کمتر ! اس سے بڑھکر ہیں لایق حرمت ! ہیں نے شمۂ یہ انکا حال لکھا ! وصف لکھنے کی ہے کہاں طاقت

الغرض وہ مدرسِ موصوف | جنکی پہلے لکھی ہے کیفیت
اُنکی سعیِ بلیغ وکوشش نے | یہہ دکھایا ہے جوہرِ جَودت
قیصرِ ہند کی ہے کامل لئیف | اور ہے جیوبلی کی تہنیت
اُنکے بھی کل سوانح عمری | اسمین مرقوم ہین بصد شوکت
اُنکے حالات بھی علی التصریح | مندرج کردئے ہین باصولت
وہ بھی ہین پادشاہ عالی جاہ | مجملاً اُنکی بھی ہے کیفیت
اور طرزِ حکومتِ انگلنڈ | خوب تحریر کی ہے باصحت
مختصر ہے عبارت رنگین | فقرے فقرے سے ہے عیان فرحت
جو عبارت ہے رنگِ جوہر ہے | لعل و یاقوت مین نہین نکہت
وصف خط کا اگر کرون تحریر | خطِ معشوق کو بھی ہو ذلت
نقطہ ہر اک ہے اخترِ رخشان | صفحہ ہے صاف بدر کی صورت
ثبت ہین اسمین ایسی تصویرین | دیکھہ فوٹو کو ہوگئی حیرت
نہ خیالِ مبالغہ رکھا | کی تعلی سے بھی بہت نفرت
ہین جو نواب والیِ جشان | معدلت دستگہ کرم خصلت
اُنکو یہہ نذر کی گئی ہے کتاب | کی قبول آپنے بصد بہجت
سب سے پہلے مدرسِ موصوف | اِسکے موجد ہو لیگئے سبقت
تاہم ایسی کتاب لاثانی | کتنی عمدہ لکھی ہے باسرعت
فکرِ تاریخ طبع ای عابد | کی جو مین نے پیِ سنِ ہجرت
اولاً واقعاتِ شوکت ہے | اور دویم ہے دفترِ نصفت
۳۰۴ | ۱۳۰۴

نام نامی ہے انکا عبد کریم | منشیِ زیرک وعلو فطرت
تحفۂ جیوبلی ہوا تالیف | جسکی تھی ہند مین بہت حاجت
ہین ولیعہد جو پرنس آف ویلز | وارثِ تاج وتخت باعظمت
اور ولیعہد کے ہین شہزادے | پوتے قیصر کے جو ہین ذی حشمت
ہین جو قیصر کے رشتہ دارین | جنکو ہے اُنسے خویشی و قربت
پولٹکل معاملات ہین اور | جلسۂ پارلیمنٹ کی حجت
باسلاست رقم ہین اُردو مین | تا نہ ہو ناظرین کو دقت
کل جواہر ہین بے بہا مضمون | لفظ کی بڑھکے دُر سے ہے قیمت
صورتِ آئینہ ہے ہر کاغذ | جسنے دیکھا ہوئی اُسے حیرت
سطر ہر اک ہے کہکشانِ فلک | ہر ورق مین ہے ماہ کی طلعت
نقش و تصویر دیکھکر حیران | ہوئی ارژنگ چین کی صنعت
کل تصاویر یہ نصف ہین ایسی | جسکی ہے شرع مین اباحت
واقعاتِ صحیح تاریخی | درج اسمین کئے ہین باکثرت
نام عالی ہے سید احمد خان | جنکے ہے فیض و جود کی شہرت
نہ کسی نے لکھا ہے اُردو مین | قیصری واقعات اس صورت
کثرتِ کاروبار ایسے ہین | کبھی فرصت کو بھی نہین فرصت
دیکھہ تاریخ وان یہہ کہتے ہین | مرحبا مرحبا ہی صد رحمت
چار فقرون مین چار تاریخین | کی رقم کلک نے بعد عجلت
سیومی ہے سرِ بر قیصر تمند | چارمی گنجِ عزت وحشمت
۱۳۰۴ | ۱۳

پھر کئے سال عیسوی تالاش — تاکہ ہو ناظرین کو فرحت
ہے تواریخ نادرِ قیصر — اور سرِ تاجِ عزت و نصرت
۱۸۸۷ ع

چرخ چارم سے بہ مسیحا نے — کہا مجھکو کہ لکھو بعدِ بہجت
پھر تواریخ سیر قیصر لکھ — شرفِ عالم العزت و رافت
۱۸۸۷ ع

ایضًا

چون محبِ صمیم عبدِ کریم — کار فرمای مجلسِ احباب
کاندرین سالِ قیصرِ ہند ست — تا بہ پیری زخور د سال و شباب
نقطہ ہریک چو اخترِ روشن — جلوہ افروز صفحہ چون مہتاب
بہرِ کشتِ امل چرا نبود — فیضِ عامش ترشحاتِ سحاب
ہست مشہور عدل و انصافش — رشک نوشیروان و بہم دارا بہ
یا الٰہی دراز عمر کن د — تا جہان ہست و ماہ عالمتاب
فی البدیہ بخوان نوا این مصرع — کرد تالیفِ آن عجیب کتاب
۱۳۰۴

نسخۂ بی‌نظیر کرد رقم — بہرِ نظارۂ اولوالالباب
۱۸۸۷
صورتِ خطِ استوا ہر سطر — ہر ورق آفتاب عالمتاب
قیصرِ ہند ابرِ جود و کرم — مزرعِ خلق ہست زو شاداب
مثل عادل شہنشہ بانو — در جہان شاہ میشود کمیاب
خیر خواہانِ دولتش شاداند — حاسدان مضطراند چون سیماب
فکرِ تاریخِ طبع ای عابد — لاجرم شد سروش داد جواب
ثانیًا گفت از سرِ بہجت — کرد تالیف تحفۂ نایاب
۱۳۰۴

ایضًا

شدہ طبع این نسخۂ پر حلاوت — زسعیِ مدرس بشیرین بیانی
دُرِ بے بہا سُفتہ در سلکِ مضمون — نوادر نمود ست گوہر فشانی
تفحص چو کردم پی سالِ عابد — بمن گفت ہاتف بشیرین زبانی

کتابی در احوالِ قیصر نوشتہ — کہ در حسن و خوبی او نیست ثانی
جہان عادل باز او ہست قیصر — خجل گشتہ زو عدلِ نوشیروانی
حلاوت چون قندِ مکرر بیابی — اگر بخوانی فصاحت بیانی
۱۳۰۴

ایضًا

چو سعیِ مدرس سے باحسن و خوبی — چھپے ہیں نوادر بہ حالاتِ قیصر
مبارک ہو قیصر کو جشنِ جیوبلی — فزون عمر کے ہوویں سالہا قیصر
دو تاریخیں ہجری بہم لکھے عابد

جو اُردو میں نایاب تھے وہ لکھے ہیں — مضامینِ احوال و عاداتِ قیصر
اُسے فتح و نصرت ہوا و سرخ رو ہو — ہیں روسیہ کل حسوداتِ قیصر
کہ مرغوب مژدہ — بشاراتِ قیصر
۱۳۰۴ — ۱۳۰۴

ایضًا

چو شد طبع این نسخۂ دلپذیر | پسند دل هر صغیر و کبیر | بسال مسیحی ز چارم فلک | ندا آمد این نسخۂ بینظیر

۱۸ ۸۷

از طبعزاد حضرت سجادہ مسند رفاعیہ مولانا مولوی سید نورالدین صاحب سیف اللہ الرفاعی المتخلص بہ نور

منشی عبدالکریم مشفق من | معدن لطف و منبع شفقت | تحفۂ جیوبلی بسعی تمام | کرد تالیف صاحب خبرت

هست احوال بانوی انگلنڈ | صاحب تاج و تخت با عصمت | ز ابتدای ولادت کونین | هست تا جیوبلی رقم حالت

اوست فرمانروای هند و یورپ | وز اقالیمها بصد شوکت | تاجدار شهی و صدر نشین | عادل و باذل و کریم خصلت

یعنی وکٹوریہ کوئین ذیجاہ | قیصر هند دامها حشمت | چونکہ شد مجتمع کتاب لطیف | قصد طبعش نمود ذی همت

تا از و خاص و عام هر کہ و مہ | استفادہ برند با فرحت | کرد ایما پی سن طبعش | بمن زار از رہ الفت

حسب ارشاد آن شفیق کریم | گشت کلکم روان بصد عجلت | کرد تحریر سال طبعش نور | قیصر هند معدن رافت

۱۳ ۰ ۴

ایضاً

چو شد مطبوع این نایاب نسخہ | پی تاریخ هجری فکر کردم | بگفتا هاتف غیبی کہ ای نور | بگو سال طبعش ساغر جم

۱۳۰۴

ایضاً

گشت مطبوع نسخۂ نایاب | چون رسمی مدرس ذیشان | هست احوال بانوی انگلنڈ | قیصر هند عادل دوران

فکر سالش نمود نور از غیب | شد ندا تحفۂ ضیا برخوان

از حضرت سید عمر بن سید حسین صاحب القادری سرور دهنی ریاست جزیرہ تخلص سید

دوش بودم بفکر من در خواب | شد در آنحال یک پری حاضر | این تبسم کنان بگوشم گفت | ایکہ در شاعری تو ئی ماهر

تحفۂ جیوبلی نوشتہ شد | از یکی مهربان من شاطر | عرض دارم کہ سال طبعش را | بر نگاری کہ خوش شود خاطر

کہ در آن حال قیصر هند است | دامها اللہ فاتح و ناصر | فی البدیہ بگفتمش سید | قیصری واقعات این نادر

۱۳ ۰ ۴

ایضاً

چھپی اب تو اریخ وکٹوریہ	پئی سال سید یہہ آئی ندا	لکھی اب تواریخ وکٹوریہ	محب نے میرے یہہ عجیب و غریب

۱۸-۸۶ ع

تقریظ و تاریخ کتاب تحفۂ جیوبلی از جناب مولانا و استاذنا قبلہ محمد منظور صاحب قریشی بلدرم سلمہ

شگوفہ علم کا کسنے نیا کھلایا ہے ؛ کہ جسنے گلشن عالم کو لہلہایا ہے ؛

بہار عمر روان سوانح قیصر ؛ وہ ہے کہ خضر کا گلزار نام پایا ہے ؛

مورخان نامدار۔ و سوانح نگاران صداقت شعار۔ خوب جانتے ہین کہ اس گلبن ہستی مین ہمارے نخل وجود کی نشو و نما کا نتیجہ ثمرۂ علوم سے برومندگی ہے۔ اور علوم سے برومندگی کا نتیجہ تہذیب اور حسن معاشرت نیک نامی ہے اب یہان یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ علوم سے برومندگی یعنی تحصیل علوم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ ہر فرد بشر پر واجب ہے۔ سو وہ کونسے علم ہین۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ سب سے پہلے ہر مذہب و ملت والے کو اپنے علم منقول یعنی دین کا علم سند سے ضرور پڑھ لینا چاہئے کہ اپنے طور کی عبادت جو کہ فرض سنون وغیرہ ہے۔ اور احکام امر و نہی محرومات مکروہات وغیرہ سے واقف ہو۔ اسکو علم فقہ کہتے ہین۔ بعد اسکے علم عقاید اس لابدی ار ۔ دوسرے بیسیون علوم ہین جنکو معقولات کہتے ہین۔ ریاضی۔ طبعیات۔ جغرافیہ۔ ہیئت ہندسہ حیوانات۔ نباتات۔ تواریخ وغیرہ ہین۔ کچھ ہو اس راقم آثم کے نزدیک علم تواریخ ان سب علمون سے بہتر ہے۔ اور مین ہر علم معقول پر علم تواریخ کو ترجیح دیتا ہون جنذا و مرحبا سے بیٹھکر سیر ملک کی کرنا ؛ یہہ تماشا کتاب مین دیکھا ؛ ہم ملک شرقی مین بیٹھے ہوئے کتب تواریخ مین ملک مغربی کے بادشاہونکی واقعات گویا بچشم خود دیکھ رہے ہین۔ اسمین کچھ شبہ نہین کہ تذکرۂ تواریخ طرب مجالس احباب ہے۔ اور دل لگی کا اسباب۔ ہر جملہ اسکا خرد افروز ہے اور ہر فقرہ دانش آموز۔ ماسوا اسکے یہ علم بادشاہونکو اپنی سیرت سلطنت اور حسن انتظام کی ہدایت کے لئے ایک عمدہ تالیف ہے۔ کیونکہ اسکے مطالعہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ فلانے بادشاہ نے نیک نامی اور ترقی مملکت اور شوکت سلطنت حاصل کی۔ اُسکا سبب سوا بیدار مغزی اور معدلت۔ دادرسی و دلجوئی رعیت کے

سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جس قہرمان کو ریاست کی تباہی اور تنازل نے صورت دکھائی اُسکا موجب سوا ظلم
بیدادی خود عیش وعشرت مین مشغول رہکر عاملان رشوت گیر جابرون کے بھروسے پر ملک کا انتظام چھوڑ
دینے کے دوسرا کچھ معلوم نہین ہوتا۔ اس تحریر تسطیر کے نیک وبد پر نظر رکھکر اپنے ملک وسلطنت کو
سنبھالتا ہے۔ اسی طرح ہر درجہ کا ہر ایک شخص جسکو کہ عقلمندی سے کچھ حصہ ملا ہے۔ اپنے رتبے کے دوسرونکا
بُرا بھلا احوال لکھا دیکھکر اپنے نیک وبد قول وفعل کی تہذیب پر نظر رکھتا ہے۔ اس صورت سے علم تواریخ
جسقدر کہ مفید مطلب ہے ہر کہ ومہ پر روشن ہے۔ اس علم کی فرضی مین قسمین ہین۔ پہلا علم سیر جو کہ پیغمبران
سلف اور ہمارے دین کے سرو فخر آل واصحاب خیر الانام کے احوال مین۔ اور ارباب دین کی ترقی اور ملک
گیری وغیرہ کے قیل وقال مین۔ دوسرا بہت بڑا حصہ۔ از آدم تا ایندم جو حکام عالی مقام وبادشاہان
ذوی الاحترام وحکما علما شعرا وغیرہ کی سچی سچی حقیقت مین ہزارون کتابین لکھی گئی ہین وہ حصہ ہے
تیسرا حصہ سوانح عمری کسی ایک بادشاہ یا عالم یا حکیم یا شاعر وغیرہ کی لکھتے ہین اُسکو تذکرہ بھی کہتے ہین
مگر تذکرہ متفرق شاعرون کے یا کسی شخصونکے احوال مین کتاب لکھتے ہین اُسکو بھی کہتے ہین۔ بہرحال علم تواریخ
ایک فایدہ مند علم ہے۔ اسکے آخری حصہ مین۔ یعنی سوانح عمری کے باب مین۔ ہمارے محب فصاحت پناہ۔
بلاغت دستگاہ صاحب طبع سلیم ذی مراتب مُنشی عبدالکریم صاحب المتخلص بہ مدرّس۔ فرزند دانشمند جناب
معلی القاب۔ مشفق امجد۔ اعلی مراتب منشی غلام محمد خان بہادر صاحب نے ہمائے دوران۔ نوشابۂ
زمان۔ شہنشاہ قلمرو ہندوستان جناب مہد علیا قیصر ہند وسر برآرای انگلنڈ خلد اللہ ملکہا کے۔
سوانح عمری۔ اور جشن جوبلی کی تقریب کے احوال مین ایک نہایت عمدہ کتاب بنام نامی (تحفۂ جوبلی)
تالیف کی ہے کہ آجتک اس فن مین کوئی کتاب دیکھنے مین نہ آئی۔ باوجود اختصار کے ایک شرح وبسط کے
ساتھ کسی قسم کا احوال جو کہ ملکۂ عالیہ کے سوانح بادشاہان وقت سے تعلق رکھتا ہو نہ چھوڑا ہے۔ خود حضور
ملکہ کے سوانح عمری۔ اسکے بعد جناب ولیعہد بہادر کی سوانح عمری۔ نہایت خوبصورتی سے لکھے ہین۔ حق تو

یہہ ہے کہ داد فصاحت و بلاغت دی ہے۔ کبھی ملکہ کی اوائل عمر حقیقت کے طرف مایل ہوئے ہین تو اُسکے پیارے فقرونکو دیکھکر بے اختیار یہہ کلمہ زبان سے نکل آتا ہے۔ کہ یہہ شاہزادی ہونہار ہے۔ برومندی کے لایق اسکا گلزار ہے۔ کبھی اس قیصر کی آغاز جوانی کے احوال خوش مآل کی تحریر کے طرف قلم اوٹھایا ہے۔ تو اوائل عمر کی امیدونکا نتیجہ دکھلایا ہے۔ کبھی شاہان زمان کی کچھہ حقیقت مع تصاویر رقم کی ہے تو مطالعہ کرنیوالونکو نقش دیوار بنایا ہے۔ غرض کونسی کونسی خوبیان اس نسخۂ لاجواب کی لکھون۔ بہتر یہہ ہے کہ اس آخری فقرے پر اس تقریظ کو ختم کرون۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ دریا کو انھون نے باوجود معادن جواہر و زواہر کے ایک کوزے مین بھر دیا ہے۔ اپنا نام نامی روشن کیا ہے۔ ہر مضمون اسکا بشکل آئینہ صاف ہے۔ اور ہر مجلا فقرہ شفاف۔ یہہ کتاب اونھون نے جناب فلک رکاب عالی جاہ والا مراتب نواب سید احمد خان صاحب والی جزیرۂ جہان کو نذر کی ہے۔ انھون نے اور اکثر رسالے و کتابین مانند۔ میزان الپیمائیش تکلم المدرسہ۔ بدی دربین۔ طغرۂ اعجاز۔ سراج خلوت۔ آداب خلفای راشدین یہہ بڑی کتاب ہے غرض انکے سب تصنیفات سے یہہ کتاب افصح و ابلغ ہے۔ اسکے تحت مین تاریخین اسکی تالیف کی ہین؀

سال فرحت مآل کتاب مستطاب (تحفۂ جوبلی) تالیف محب صادق و منشی لایق و فایق۔ سخنور شیرین زبان و مؤلف جادو بیان۔ صاحب طبع سلیم۔ منشی عبد الکریم صاحب المتخلص بہ مدرس۔ طبعزاد منشی محمد منظور قریشی؀

منشی عبدالکریم نامور رنگین بیان	الغرض وہ ناظم و ناثر نہایت خوب ہین	صاحب تصنیف و تالیف اور ہین اہل علم و حلم
نثر کے فقرے انھونکے صاف خوش اسلوب ہین	نام پر نواب نامی کے انھون نے ایک کتاب	لکھی اسمین حال ملکہ کے مضامین خوب ہین
حاکمان وقت کے نزدیک ہین با عز و جاہ	خیر خواہ قوم ہین کام انکے سب مرغوب ہین	تحفۂ جوبلی نام کی ہے تالیف ایک کتاب
جسکے فقرے صاف شکل آئینہ محبوب ہین	سب سوانح عمری قیصر ہین اسمین لکھدئے	صورت ما قلّ و دلّ مجمل اکمل خوب ہین
گویا دریا کے جواہر کو بھرا ہی جام مین	نقش ارژنگ کی سی تصویرین جو ہین مرغوب ہین	ہین محب صادق جو منیر فکر نے تاریخ کی

خان بہادر اُنکے والد دوست خوش اسلوب تھا ۔ ہی محبت اور کرم ان سبکا منظور اس ہوا ۔ خود کتاب ایسی ہی لکھنا جسکے سن مطلوب ہیں

ای مدرس باغِ تحفۂ جیوبلی ہے کر شمار ۔ سالِ تالیف اس کتابِ بے بہا کے خوب ہیں
۸۷ ۸ ۱ ع

ایضاً

چو عبدالکریم ست اہلِ سعادت ۔ نوشتہ کتابی ز علم و کمالش ۔ در احوالِ قیصر شہنشاہ دوران ۔ نہ تالیف شد عدہ نسخہ مثالش
تصاویر شاہنشہان اندرانست ۔ شدہ تحفۂ جیوبلی اسم حالش ۔ دلم فکر تاریخ تالیف کردہ ۔ چو دیدیم فضل و کمالِ و جالش
قلم کردہ منظور فرقِ حسودان ۔ تواریخ ملکہ نوشتیم سالش
۱۳۰۴ھ

مادہای تاریخ جیوبلی از نقش مخمس بقاعدۂ علمِ جفر ۔ از جناب حکیم میر شید اعلی صاحب جفار المتخلص بہ ہمت

۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷
۱۸۸۷	۳۷۹	۲۷۲	قرینہ ۳۶۵	۳۸۹	۳۸۲	۱۸۸۷
۱۸۸۷	۳۸۱	۳۷۸	۳۷۱	۳۶۹	۳۸۸	۱۸۸۷
۱۸۸۷	کیوان مکرم ۳۸۷	۳۸۵	برہان مسیحا ۳۷۷	۳۷۰	نسیم بہار ۳۶۸	۱۸۸۷
۱۸۸۷	۳۶۷	۳۸۶	۳۸۴	۳۷۶	۳۷۴	۱۸۸۷
۱۸۸۷	۳۷۳	۳۶۶	کلاہ سکندر ۳۹۰	۳۸۳	۳۷۵	۱۸۸۷
	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	

قرینہ نسیم بہار کلاہ سکندر کیوان مکرم برہان مسیحا

۱۸۸۷ عیسوی

۳۷۹	۳۷۲	۳۶۵	۳۸۹	۳۸۲	۳۸۱	۳۷۸	۳۷۱	۳۶۹	۳۸۸
۱۹	۱۲	۱۴	۲۰	۱۳	۱۲	۱۸	۱۱	۱۸	۱۹
۱۰	۳	۵	۲	۴	۳	۹	۲	۹	۱۰
ی	ج	ھ	ب	د	ج	ط	ب	ط	ی
۳۸۷	۳۸۵	۳۷۷	۳۷۰	۳۶۸	۳۶۷	۳۸۶	۳۸۴	۳۷۶	۳۷۴
۱۸	۱۶	۱۷	۱۰۰	۱۷	۱۶	۱۷	۱۵	۱۶	۱۴
۹	۷	۸	۱۰	۸	۷	۸	۶	۷	۵
ط	ز	ح	ی	ح	ز	ح	و	ز	ھ

	۳۲۳	۳۶۶	۳۹۰	۳۹۳	۳۷۵
جملہ حروف مستخرجہ ۲۵ حروف ھ ک	۱۳	۱۵	۱۲۰	۱۴	۱۵
نقاط جملہ حروف مستخرجہ ۱۳ حروف ع ی	۴	۶	۳۰	۵	۶
کل حروف مستخرجہ ۲۹	د	و	ل	ھ	و

حروف ملفوظ

تطہیرہ ی ج ھ ب دج ط ب ط ی ط ح ی ح ز ح و ز ھ د ل ھ و ھ ک ج ی
خ ف ق ع ص ف ث ع ث خ ث ش ت خ ت ش ت رش ق ص ض ق ر ق ذ ف خ

مستحصلہ ق ج م ق ل ج ق ن ب ب ج ر ف و ھ ق ط ن ا ق ج ح ق م ع ص ھ ط ص

عزیزیہ و د ن ر ک د و م ا ا ز ق ص ھ و ر ع م ب ر د ز ر ن س ف و ی ف

تکسیرہ ف ر ی د و ن ف ر س ک ا ن د ر ر ز م د ا ر ا ب ز م ق ی ص ر ھ و

مصرع

فریدون فر سکندر رزم دارا بزم قیصر ہو

۱۸۷ع۸۷

قطعۂ تاریخ

کیوں اوصاف کیا اوس منشی والا منش کے میں ، کہ جنکے حلم و خلق و علم کا مذکور گھر گھر ہو ، وہ منشی ہیں وہ شاعر ہیں وہ دانا ہیں وہ عاقل ہیں
بھلا تعریف اونکی پھر بہ ہر زمرہ میں کیونکر ہو ، ہی انکا اسم سامی منشی عبدالکریم ایدل ، تا آخر نام نامی کا نہ کیوں انہیں سر بسر ہو
کتاب جیوبلی لکھی وہ کو شش ہے اِن روز ونا ، کہ جسپر بہرِ تحسین و آفرین علم اکثر ہو ، لکھا ہی واقعات وحالات شاہنشاہ دارا میں
نکیوں نازاں بحالِ خود ہو ہر ایک صفحے کا مسطر ہو ، رہے تا جو رگردوں ساکنان ارض پہ پایا ، یہ شاہ ہند مظلوم پہ اک نہ عدل گستر ہو
دعائیہ لکھی تاریخ ابجد سے یہ ہمت نے ، فریدون فر سکندر رزم دارا بزم قیصر ہو

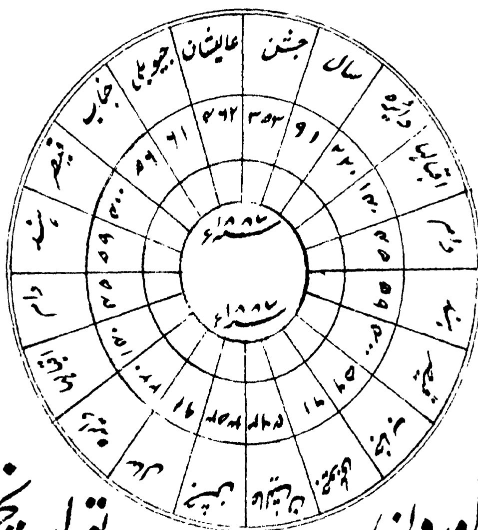
۱۸۱ع۸۷

ایضاً

زہی بخت مشفق کہ حاصل نمود ، چنین دولت تحفۂ جیوبلی ، بہ کیفیت قیصر ہند کرد ، علو رایت تحفۂ جیوبلی
ز وصفِ شہنشاہ و کشوریہ ، شدہ رتبت تحفۂ جیوبلی ، بہ تہنیت فرح پنجاہ سال ، شدہ شہرت تحفۂ جیوبلی

عیان شد ز تولید تلحال حال | ازین صورتِ تحفۂ جیوبلی | بنام ملکہ دار فرق الٰہی | شد این صفوتِ تحفۂ جیوبلی
بتاریخ ہمت چنین شد ندا | بگو رفعتِ تحفۂ جیوبلی

بندۂ ہیچمدان ادای غفرانِ عصیان قاضی م م چ چ ـ علی احمد محمود اللہ شاہ ک ـ سی ـ ایچ ـ م
رئیس بدایون مالک و مدرس مدرسہ علویہ مصری بعد باد او تخلص سابق واعظ و مدرس مسجد جامع رئیس بدایون



قواعد برآوردن تواریخ دایرہ

نمبر ۱ یک گرفتہ دیگر خانہ گذاشتہ از ہر جا کہ خواہند ابتدا کنند و تا آخر انتہا کنند پس بست تا نجہا باینطور برآید ۔

نمبر ۲ یک خانہ گذاشتہ دیگر گرفتہ از ہر جا کہ خواہند جمع کنند ۱۸۸۶ء پدید آید پس بست تاریخ باین طریق برآید ۔

نمبر ۳ از ہر خانہ کہ خواہند نیمہ گرفتہ بہم جمع کنند ۱۸۸۶ء بدر آید پس بست باین طرز برآید

نمبر ۴ ہر خانہ کہ بینند بخانۂ مساوی خود کہ محاذی آن باشد مساوی العدد باشد ۔

نمبر ۵ این دایرہ مکرر مساوی محاذی نام دارد ۔

نمبر ۶ قدماء مورخان تاریخگویان مکرر ننوشتہ اند ۔

نمبر ۷ — این صنعت جدیده از ایجاد ذهن و اختراع طبع بنده ست که دیگر موجد آن یافته نشد اکنون اگر کسی خواهد که چنین دائره نویسد مقلدِ بنده باشد چراکه اولاً بنده کشیده ۔

نمبر ۸ — دانستنی ست که کدامی خانه در حساب مگر جمع نشود ورنه تاریخ حاصل اندرین صورت غلط خواهد گردید

نمبر ۹ — اصل ایجاد صنعتِ دائره بدو خانه تا خانهٔ زیر و بالا و چهارده خانه در دورهٔ دائره بود و بعض کم و بعض زیاده در دوره نمود و بنده بجای دو تا خانهٔ زیر و بالا بجای جمع نمودن مجموع آسان شود و همچنین دوره برای هندسه هر زبان افزودن گنجائش و صنعتِ افزائش دوره در اینهمه از اختراعات بنده ست و اینچنین دائره کسی در انگلستان و هندوستان وغیره گاهی ندیده و نشنیده باشد اگر احیاناً شنیده باشد از بنده باشد ۔

القطعة التاریخیة فی التلمیع

تعالی الله اعلی بالتوالی ؛ عجب بهجت به جشنِ ذی معالی

فقد ارخت عام الابتهاج ؛ علی احد مبارک ظلِّ عالی

۱۳۰۴ھ

من المدرسة العلویة مسجد بادام بدایون

از حضرت سید فقیر محمد رضا صاحب فدا خلفِ مرحوم سید غلام حسین صاحب بخاری

مستفق اشفق و محبِ احب ؛ ذی تولا و با مروت و جاه
شاعرِ نکته دان مدرس نیک ؛ دیدهٔ علم راست نورِ نگاه

دور از خیلِ جاهلانِ زمان ؛ با افاضل مدام قربت خواه
نام عبدالکریم زیرِ فلک ؛ گشت روشن بعالمی چون ماه

تحفهٔ جیوبلی رقم فرمود ؛ اندرین روزها بصد جانکاه
کرد تحریر حال قیصر هند ؛ ای زنوایدتا برفعت و جاه

یافته رتبه بلند کتاب ؛ از صفات شهِ فلک بنگاه
سطر او همچو سلک مروارید ؛ نقطه اش گوهرِ عزیز نگاه

صفتِ حاکمِ زمان کردن ؛ نیست در شرعِ پاک هیچ گناه
فکر تاریخ طبع بود بدل ؛ گفت هاتف من این چنین ناگاه

ای فدا کن رقم همین مصرع ؛ تهنیت نامهٔ سکندر جاه

۱۳۰۴ھ

ازجناب عبداللطیف صاحب تخلص سایل شاگرد فدا

شاعر نکته دان عبدکریم ؛ صاحب علم و منشی و قابل ؛ تحفهٔ جیوبلی چو کرد رقم ؛ شد ترقی فزای فرحت دل
از فروغ رسالهٔ روشن ؛ گشت داغی دل سه کامل ؛ هاتفم گفت بهر سن بنویس ؛ تحفهٔ صاحب سخن سایل

۱۳ ۰ ۴

ازجناب منشی عبدالرحمان بن عبدالله صاحب تخلص ذکا شاگرد فدا

مشفق اوستاذ حبیب کریم ؛ شاعر و منشی و حلیم و جوان ؛ نیکخو نیک رو سلیم الوضع ؛ صاحب علم و صاحب ایمان
تحفهٔ جیوبلی درین ایام ؛ زد رقم خامه اش بخوبی و شان ؛ بهر تحریر حال قیصر هند ؛ حسن محبوب نثر کرد عیان
مصرع سال طبع گفت ذکا ؛ تحفهٔ خوب دلنواز زمان

۱۳ ۰ ۴ ھ

واضح باد که در رسالهٔ قول فیصل تحریر یست که اگر در ماده همزه رقم کنند یک عدد بگیرند چنانچه درین ماده مطابقت ست ۞

ازجناب حاجی ابراهیم صاحب تخلص آرزو

گهر شناس خردمند منشی یکتا ؛ خلیق و عاقل و دانشور و حلیم و فهیم ؛ کتاب کرد تاریخ جشن سال رقم ؛ عیان نمود معانی حسن شان عظیم
حسوبی سرو پا شد لسان تاریخش ؛ حساب سال چو کردم خوشش آرزو دیرم ؛ زهی مبارک و فرخنده نسخهٔ دلکش ؛ فلک بگفت سنش فیض طبع عبدکریم

۱۳ ۰ ۴ ھ

ازجناب حاجی صدیق صاحب المتخلص به اخلاص بن جناب المرحوم حاجی هاشم صاحب صدیقانی

تالیف شد چنین ز عزیزم کتاب خوب ؛ بر کس که دید زره عین جوش گفت ؛ چون نغمهای مرغ چمن حال قیصره
با رنگ نو کلام فضاگین بهوش گفت ؛ تا این زمان ز وقت ولادت همه وضیح ؛ تشریح وار کیفیت آن حق نیوش گفت
دربر چو کرد خلعت ترتیب این عروس ؛ با من عزیز سن پی تاریخ و وش گفت ؛ اخلاص بهر سن دم گلگشت باغ فکر
ابر بهار گلشن تحفه سروش گفت ؛

۱۳۰۴ ہجریہ

تاریخ طبع کتاب تحفهٔ جیوبلی از چکیدهٔ رشحهٔ کلک جناب شیخ احمد بن محمد سعید صاحب دهائیلی

تخلص احمد ساکنِ شہر بمبئی

زہی طبعِ والای منشیِ عالی ! زہی فکر در نظم و نثر و بلاغت ! زہی بلبلِ عقلِ عرش آشیانی ! زہی کلکِ شاخِ گلِ باغِ جنت

زہے نکتہ دانی زہی خردہ بینی ! زہی علمِ مجلس زہی نیک طینت ! زہی نظمِ موزون زہی نثر رنگین ! مسجع مقفا سطورِ عبارت

زہی خلقِ احسن زہے حلمِ کامل ! زہی خاکساری زہی نیک طلعت ! زہی خندہ روئی زہی خوش جبینی ! زہی پیشکاری زہی پاک فطرت !

درین روزہا تحفۂ جوبلی را ! چو محبوب آراست با زیب و زینت ! جلائے جہان داد این آئینہ را ! کہ محکوک شد نامِ حرفِ کدورت !

رقم کرد حالِ شہِ ہند سر حتّا ! بایجاز و خوبی و حسنِ سلاست ! کتابی ست با بحرِ عمانِ مضمون ! سطرہا اند یا موجہائے لطافت !

جو احوالِ طبعش بسمعم در آمد ! فزون فکر سن گشت ساعت بساعت ! ندا آمد از غیب ناگاہ احمد ! کتابِ جلیلہ زہی پر فصاحت !

۱۳ ۰ ۴

ازجناب منشی خواجہ نور الدین صاحب

بہر حق درین عہدِ مبارک ! رقم گشتہ کتابی پُر عجایب ! کہ ہست عبد الکریم نیک سیرت ! ازو مسموع شد چندین مناقب

کتابی در بہائی کرد تصنیف ! کلامش ہم عجایب ہم غرایب ! بگوشِ دل سروشم از ادب گفت ! بکن ارقام تاریخ عجایب

۱۳ ۰ ۱۵ ۴

من طبع حضرت سید غلام محمد ابو المظفر امین اللہ الحسینی الموسوی الرفاعی المتخلص بہ رفعت

مشفق ہیں میرے منشی عبد الکریم صاحب ! تالیف کیا ہے نادر تاریخ انھوں نے کا اب ! رفعت ز روئے احسن سن بکرمی یہ لکھدے

تاریخ جیوبلیِ وکٹوریہ چھپی اب !

۱۹ ۴۳

ایضًا

منشی عبد الکریم مرد سلیم ! کرد تالیف تحفۂ ذیشان ! قیصریہ سوانح عمری ! حال از طفلی تا بہ پیری شان

عمر وکٹوریہ دراز شود ! تا بود مہر و مہ درین دوران ! عدل و انصاف حق کند توفیق ! باشد او زندہ تا قیامِ جہان

تحفہ را چون مطالعہ کردم ! بود گلدستہ غیرتِ بستان ! ہست ہر فقرہ چون گلِ رنگین ! رفعتا شد دلم بسا شادان

بلبلِ طبع سال فصلی گفت ! تحفۂ جیوبلی رفیع الشان

۱۳ ۰۵ ۹۶

میرے دوست منشی عبدالکریم ؛	ہین ذی علم اور قابل و ہوشیار ؛	فصیح و بلیغ و سخنور متین ؛	سخن اُنکے ہین گوہر شاہوار
جو قیصر کے احوال مین اندنون	لکھا نسخۂ جیوبلی خوشگوار	ہر اک صفحہ اُسکا ہی تختہ بلور	عبارت ہی صاف اُسکی آئینہ وار
ہی از طفلی تا پیری احوال سب	جو آیا ہی قیصر سے بر روی کار	لکھا عیسوی سال اب رفعتا	ہوا جیوبلی ارمغان آشکار

۱۸ ع ۸۷

از طبع زاد جناب محمد احسان اللہ خان صاحب مہکری شباب تخلص طالب العلم انگریزی و رئیس مسورہ

باغ عالم مین بہار آئی یہہ کیسی یا خدا عندلیب خستہ جان بھی ہے قفس مین شرح خوان جیوبلی ہی ایمپرس وکٹوریہ کی منعقد

ہند کی اقلیم مین اس عصر ہین جو حکمران سر سے خورشید و سحر کے کہد و تاریخ اشباب سال پنجاہ جلوس قیصر ہندوستان

۱۸ ع ۸۷

منتخب از جناب منشی عبدالکریم صاحب تخلص عروج بریلوی

گفتم پی جیوبلی نیکو سال ؛ این جشن حضور قیصر ہند

۱۸ ع ۸۷

قطعہ تاریخ خطاب قیصر ہند دام اقبالہا ۔ از طبع زاد جناب حاجی محمد عبدالرزاق صاحب راجی میر مدرس مہسور گورنمنٹ مدرسہ ہنسوہ ابن جناب محمد سلطان صاحب مرحوم و مغفور غفر اللہ لہ ساکن سری رنگ پٹن المعروف بہ گنجام

بہر آرام عوالم و انتظام این جہان ؛ حاکمی باید کہ عدل و رافتش باشد عیان ؛ قہرمانش قتل و غارت را ز عالم بر کند

لطف او باشد نوابع را ہمہ روزی رسان	ہمچنین بر بادشاہان بادشاہی لازم است	گر نہیب وی بود انصاف آئین شہان
از حد و دِ خود تجاوز را ندر دل جا دہند	بی تعصب خلق را بخشند آسایش بجان	اندرین آوان فرخ شد شہ شاہان ہند
منصب وکٹوریہ کو این بصد اعزاز و شان	زین خوشی بر خویش بیبالند اہل ہر جہات	نور این جشن طرب کردہ زمین را آسمان
سال تاریخ خطابش جست راجی گفت دل		شاہ قطع انگلند شاہنشہ ہندوستان

۱۸ ع ۷۷

ایضاً ۔ ہم شہ یوروپ وین شاہنشہ ہندوستان **ایضا** وین شہ یوروپ و ہم شاہنشہ ہندوستان

ایضاً ۔ این شہ یوروپ کل شاہنشہ ہندوستان ؛ **ایضاً** شاہ یوروپ ہمی شاہنشہ ہندوستان

قطعۂ تاریخ سال فرحت اشتمال تالیف کتاب مستطاب تحفۂ جیوبلی۔ طبعزاد جناب حسن صاحب عیدروس ابن سید عبدالرحمان صاحب سجادہ عیدروس دام مجدہم

وھوھذا

مدرس نذر کرد چون نسخۂ ؏ بہ دربار نواب والاتبار ؏ بگفتہ حبیب حسن عیدروس ۱۳۱۴ دلا۔ سال این تحفۂ نامدار

یہہ تاریخ سید حسن صاحب عیدروس موصوف الصدر کی کہی ہوئی ہے جنکے بزرگواروں سے جناب معلی القاب نواب صاحب فرمان فرمای جزیرہ کے خاندان کو قدیم اقدام سے بیعت چلی آتی ہے۔ اور حضور نواب صاحب کے دربار مین اول نمبر کے کرسی نشین ہین تبرکاً حسب دستور پیشین گدی نشین پر انکے بزرگ فرمانروای ریاست کو بٹھاتے ہین۔ نواب صاحب کی شادی کی تقریب مین اسی سال فرحت مآل جیوبلی مین حضور نواب صاحب کو میزبانی بڑی کروفر سے اُنھون نے کی لب دریا سے مکان تک پاانداز کے لئے فرش بانات تھا۔ کاغذی پھولونکی کمان جسپر یہہ شعر۔ خوش آمدی زچمن آمدی بیابنشین ؏ ترا کہ سید ہمت ہر دو چشم جانشین ؏ لکھا ہوا تھا اور چمن مین ایک عمدہ عجیب ساخت کا ٹنکھا جسپر یہہ فقرہ (عروس نو مبارک باد) لکھا ہوا تھا۔ حضرت حبیب موصوف ہمارے بمبئی کے عالم باعمل و سید اکمل سجادۂ رفاعیہ حضرت مولانا حاجی سید عماد الدین صاحب سلمہ ربہ کے داماد ہین۔ اور وطن مبارک انکا راجپوری ہے۔ الغرض جناب باری ریاست جنشان اور اس کے فرمان فرما کو شاد آباد رکھے آمین ثم آمین ؎

من طبعزاد جناب عبداللہ تخلص گمنام ولد باوامیانصاحب نارنگ پوترہ

جناب منشی عبدالکریم صاحب علم | نسیم باغ سخندانی و خلیق اتم | مدرس کہن و نوجوان مروت کیش | رفاہ عام پہ اُنکا ہی اک نیا عالم

بہت سی انکی تصانیف سے کتابین ہین | کہ جنین حال ہین دینی و دنیوی باہم | ہوا جو طبع کا پھر جوش جانب تالیف | تو جیوبلی کی صفت مین کتاب کی یہہ رقم

جناب قیصرۂ ہند کے لکھے حالات | بیان فرحت و شادی و واقعات اہم | بحسب امر ہوئی فکر سال اے گمنام | تو مین شمار لگا کرنے ہندسے پیہم

کہا سروش نے مجھکو یہہ مشرع والحسیب | کتاب منشی عبدالکریم ہے ہمدم

۱۳۱۵

طبعزاد شیخ گوہر علی ہاشمی تخلص گوہر ذاکر خاص آل عبا علیہ السلام رئیس مرشد آباد بتقریب جوبلی جناب قدسیہ القاب ملکہ وکٹوریہ دام اقبالہا

چو از باد نسیم لطف باری ۔ شدہ سرسبز نخل باغ امید
کہ جشن جوبلی با قیصر ہند ۔ بصد عزت مبارک باد جاوید
سنہ ہجری زبر ہم بینہایت ۔ بگو گوہر کہ ۔ آمد جشن جمشید
۱۳ ۰ ۴

ایضاً

فصل گل آئی گئی فصل خزان ۔ سبز ہے شاداب ہے ہر بوستان
باغ عالم مین چلی ٹھنڈی ہوا ۔ ہوگیا موقوف گلخن کا دھوان
پھول پژمردہ شگفتہ ہوگئے ۔ سبز خلعت پہنے ہین سرو روان
دامن باد صبا کے فیض سے ۔ ناک مین گل کی گئی بوئی جان
کیون معطر ہون نہ بلبل کے دماغ ۔ غنچہ و گل پر ہے عطر گل فشان
آہنہ خانہ ہے یا گلزار ہے ۔ ہین لباس سبز پہنے طوطیان
باغمین ہین بلبلونکے چہچہے ۔ محو ہین رقص و طرب مین طایران
غنچہ و گل کو شگفتہ دیکھکر ۔ باغمین پھرتا ہے گلچین شادمان
صبحکو بلبل نے یہہ مژدہ دیا ۔ خواب سے بیدار ہوئی شرح خوان
فروری کی سولہوین تاریخ تھی ۔ ہوگیا یہہ بدہ کے دن سامان عیان
جوبلی کی روشنی تھی اور جلوس ۔ جسکا چرچا کرتے تھے پیر و جوان
نام نامی جسکا ہے وکٹوریہ ۔ ہے وہ ملکہ قیصر ہندوستان
کروفر و جاہ و عز و عدل مین ۔ فخر دارا و جم و نوشیروان
رعب مین رستم سکندر فیض مین ۔ حشمت و اقبال مین صاحبقران
قیصر ہندوستان کے پیش تخت ۔ دست بستہ سرنگون ہین راجگان
سنکے صوت تہنیت علاج نے ۔ وصف شاہنشاہ مین کھولی زبان
کیا کہے وہ شوکت شان جلوس ۔ تھے جلو مین بادشاہان زمان
جوبلی کی روشنی ایسی ہوئی ۔ دیکھنے آیا زمین پر آسمان
آسمان مین اختر تابان چھپے ۔ تھا اندھیرا ماہ کا روشن مکان
جھانکتا تھا چھپ کے برج دلو سے ۔ ماہ سو یا بند کرکے نابدان
یاالہی یہہ دعا مقبول ہو ۔ از طفیل عیسی معجز بیان
قیصر عالم کو عمر خضر دے ۔ حشر تک باقی رہے نام و نشان
دلکو میرے اس خوشی کے جوش مین ۔ مصرع تاریخ کا آیا دھیان
جب لکھا گوہر نے سال عیسوی ۔ ہے مبارک تخت سلطان جہان
۱۸ ع ۸۷

ازجناب محمد یعقوب صاحب صادر ساکن معمورۂ بمبئی

حبذا کامدر این نکو آوان ۔ منطبع گشت دفتر جوبلی
ازجنابم مدرس خوش فکر ۔ شد عیان شان بدتر جوبلی
ملکہ را سوانح عمری ۔ ہست این یا کہ محضر جوبلی
ہست حال ولادتش دو دوی ۔ تا بسال مقررہ جوبلی

بہرِ تاریخ از فلک صادر شد ندا خاص مظہرِ جوبلی
۱۸۸۷

فقرۂ تاریخ انگلشیہ از جناب سید حسن ابن سید حسین صاحب قادری

God to bless our merciful Queen Victoria

1 8 8 7

گاڈ ٹو بلیس اور مرسیفُل کُئین وکٹوریہ
۱۸ ۸ ۸۷

از حضرت قبلہ خان بہادر منشی غلام محمد صاحب والدِ مصنف

کتاب جبلی چو تالیف گشت
درین جام جمشید بینی مدام
شد احوالِ ہر نو نہالش رقم
مراہست فرزند عبد الکریم

دراحوالِ شہ قیصرِ خوش سرشت
تو کیفیتِ قصر قیصر تمام
ہمہ وضع دربار انجم خدم
سخنور زکی قابل ست وحلیم
شگفتہ ست چون گلشنِ قیصری

برای مؤلف زہر سو ندا
کہ ہست ذکر بزم شہنشاہیش
مع نقش و تصویر ہای عدیل
مرتب چو کرد این کتاب آن یسیر
سنِ او (خرد گفت) شد سری
۱۳۰۴

ہمین آمدای حبذا مرحبا
واحوال جشنِ دل آرائیش
صفا جز چون اصل خویش ست جمیل
شدہ فکر تاریخ ای خوش سیر

ایضاً

ہوئی جب کتاب جبلی تمام
کسی نے کہا مرحبا العزیز
رہے یادگاری یہ اُنسے مدام

ہوئے شاد اسے دیکھ ہر خاص و عام
کسی نے کہا حبذا باتمیز
ہوا مدعا دل سراسر تمام

ہی احوال قیصر کا سب برملا
مؤلف ہیں اسکے بہر نور عین
گلے بلبل آور دو گفتا ہمی

ولادت سے تا حال آیا چلا
رہیں شاد ہو وا یہ آرام چین
ندا شد عجب گلشنِ قیصری
۱۳۰۴

از جناب حکیم محمد حنیف صاحب مدراسی محاسب

گفت یکصد سال باد ابر سریر قیصری
۱۳۰۴

از جناب منشی شیخ ہبۃ اللہ صاحب المتخلص بہ منشی

گلشن فردوس تحفۂ جیوبلی
۱۳۱۴ھ

من طبع جناب منشی قطب الدین ابن الشیخ محمد صاحب خطیب المتخلص بہ قطب

چہارم جاجبذا کو بکو	شدہ درجہان شہرۂ جیوبلی	بانگلنڈ و ہندوستان ہر مکان	منور شد از جلوۂ جیوبلی
بہار آمدہ در جہان اینزمان	زہی قطب در دورۂ جیوبلی	ولا باسر حلم طبع عجیب	کتابی شدہ تحفۂ جیوبلی

۱۳۱۴ھ

منبع مواد لاتحصیٰ - از مدرس مصنف کتاب ہذا

تاریخ تصنیف تحفۂ جیوبلی چونکہ عین جشن جیوبلی قیصر کا مادۂ تاریخ ہے۔ وہ دنیا کے ہر حرف ۔ ہر لفظ ۔ ہر کلمہ ۔ اور ہر فقرہ سے عیاں ہوتی ہے ۔ **بدین طور** کہ جس حرف یا لفظ یا کلمہ وغیرہ سے تاریخ نکالنی منظور ہو تو اُسکے اعداد کو لفظ (**ودود**) کے اعداد سے ضرب دیکر جانب راست لفظ **چہ** بڑھا دیجئے بعد اسکے اعداد لفظ (**ابجد**) سے تقسیم کرکے جو باقی رہے اُسے اعدادِ لفظ (**سابق**) سے ضرب دیدیجئے پس **۱۳۱۴ھ** پیدا ہونگے اگر اِسے حساب نکلی تاریخ کہیں تو بھی کم نہیں

از جناب سید زین العابدین صاحب الرفاعی تخلص عابد

وہ چہ ترتیب شد کتاب عجیب	از مدرس شوریخ یکتا	ہر کہ بیند بگوید ش لاریب	موج در کوزہ میزند دریا

بہر حالِ سوانح عمری ۔ ہمچنان دُرج لؤلوی لالا
چون نباشد کہ ہست موصوفش ۔ درمیانِ شہان دریکتا

شاہ انگلنڈ بانوی کنزرٹ ۔ قیصر ہند دام حشمتہا
زینتِ خاندانِ ہنوور ہست ۔ ثانی بد آلفریڈ گریٹ بجا

وارث تخت جرمن وانگلنڈ ۔ رشک اسکندر ہست الزبتا
ہست صاحبقران فریدون فر ۔ رشک جمشید وثانی کسرا

اوست فرمانروای برطانی ۔ ہست او ایمپریس آو انڈیا
فرسٹ وکٹوریہ ملقب شد ۔ ساورین لیڈی ملکۂ ما

گفت عابد دعائیہ یک شعر ۔ سال فصلی کزو شود پیدا
حرفِ منقوطہ راشمار کنند ۔ غیر منقوطہ از حساب جدا

سایۂ لطف اَش مبادا کم
بسط اللہ ظلہا ابدا
۱۲ فصلی ۹۶

ایضًا از عابد

تاریخ			سنہ
تواریخ مطلوب	۱۳	۰۴	ہجری
تمغۂ عطوف برطانیہ	۱۸	۸۷	عیسوی
دی کمپلیٹ لائف آو وکٹوریہ The Complete Life of Victoria	۱۲	۹۶	فصلی
سرگذشت مبارک	۱۹	۴۳	سونت
بسبب عزت ونصرت	۱۲	۸۷	شہور
چراغ جم جاہ	۱۲	۵۶	یزدجردی
آئینۂ تواریخی	۱۲	۹۳	بنگالی
فخر آفاق	۱۰	۶۲	ملباری
گنج ثانی نوشیروان	۱۲	۵۷	نوروز
تواریخ نام نامی قیصر	۱۸	۰۹	شاکھے
بزم نشاط قیصر	۸	۰۹	جلالی
سوانح ملکۂ عالی	۳	۳۱	اکبرشاہی
ارمغان از روم سرگذشت ملکہ	۲۱	۵۰	رومی
تمغۂ رخشان با فتح ونصرت	۲۶	۳۳	بخت نصر
تمغۂ خلعت بنظیر بتفاخر وکٹوریہ	۵۶	۴۷	موسوی
تاج وتخت وبخت وحشمت خورمی فخر وفروغ	۶۶	۰۰	جولین سال

من طبع خاکسار ذرہ بیمقدار العبد عبد الغنی بن شیخ محمد خطیب کاتب الکتاب

تحفۂ جیوبلی

صد شکر کیا کتاب ہی مطبوع نو بہار | بس دیکھتے ہی اسکے ہوا دل ہر اک کا شاد | یہہ تحفۂ جوبلی ہی تصنیف از جناب
عبد الکریم منشی مدرس ہین خوش نہاد | تاریخ کاملہ ہی یہہ کس اختصار مین | دریا کا کر دیا گویا کوزے مین انجماد
کیسا فصیح کلام ہی آسان تر بہی ہی | مین صاف دلسے کہتا ہون یہہ ہی خدا کی داد | جب ہوگئین تمام تو تاریخ صدر کی
تب مجھکو بہی ہوا ہی بسا شوق وارتیاد | بس رکھہ قلم مین سیر کو نکلا سوی چمن | او سدم دلایا بلبل بستان نے مجھکو یاد

تاریخ باکمال ہوئی تحفۂ اخیر ! پھر لکھہ سر آمل سے غنی غنچۂ مراد
۱۳۰۴ھ ۱۳۰۴ھ

التماسِ مصنف

شایقین کتبہائی نوتالیف ۔ وناظرین نسخہائی تازہ تصنیف کی خدمت مین گذارش ہی کہ ' تحفۂ جوبلی ' ایک تاریخی کتاب ہی جو کہ بفضلِ خدا اسی سال فرحت اشتمالِ جشنِ جیوبلی ملکۂ علیای قیصر ہند دام اقبالہا کے عقیقتِ حال مین بعجلتِ تمام تمام ہوئی ۔ اسکی عجلت کا یہہ نقشہ رہا کہ ' ادھر ایک باب تیار ہوا اور ادھر فوراً مطبع مین روانہ کیا گیا ۔ برخلاف اور کتابون کے جو ایک دفعہ بالکل تیار ہوکے ہفتون بلکہ مہینون تک مؤلف یا مصنف کے میز پر درستی عبارت اور انتظام ترتیب کے لئے دھری رہتی ہین ۔ تسپر یہہ کتاب متفرق انگریزی کتب کا ترجمہ ہی کہ جنکی فہرست اس کتاب کے اخیر انگریزی مین دی گئی ہی ۔ پس ایک تاریخی کتاب جو اس عجلت کے ساتھہ غیر زبان سے ترجمہ کی گئی ہو ۔ بھلا اسمین قصہ یا فسانے کی رنگینی کب آسکتی ہی اور پھر مجھ جیسے شخص سے کہ جسکا مولد ومسکن بمبئی ہی ہو ۔ مگر ہان یہہ تو البتہ کہہ سکتا ہون کہ مضامین اسمین عمدہ وکار آمد مندرج ہین ۔ اس **تحفہ جیوبلی** مین تصاویر بہی ثبت کئے جائین ۔ یہہ میرا

ارادہ ہی نہین تھا۔ لیکن جب لندن سے کئی ایک کتابین انہین مضامین کی مع عمدہ تصاویر کے آگئین۔
اُسوقت میرے چند کرمفرماؤن نے ترغیب دی کہ یہہ کوئی دینی کتاب تو نہین اور تسپر چہرہ یا نصف تصویر رکھنے کی
خصوصًا شافعی مذہب مین اباحت پائی جاتی ہے۔ اور دیکھئے تو نماز کے وقت بھی ہمارے جیب مین قیصر کا چہرہ
موجود رہتا ہے۔ پس ان بزرگون کی خاطرًا مین نے نصف تصویرین اسمین داخل کی ہین ؀
مین یہان ان حضرات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے اس عجلت مین بھی اس تحفۂ جیوبلی پر نظر
اصلاح کی۔ ازانجملہ میرے اُستاذ حضرت محمد منظور رضا القریشی۔ حضرت مولانا مولوی سید عبدالفتاح صاحب خان بہادر۔ جے۔ پی۔ المتخلص
بہ اشرف سجادہ گلشن آباد۔ حضرت مولوی فضل علی صاحب مصنف لغات انگلو فارسی۔ حضرت سید
زین العابدین صاحب الرفاعی صدر انجمن احباب بمبئی۔ اور حضرت قبلہ و کعبہ خان بہادر حاجی غلام محمد
صاحب ہین ؀ مین انھون کا بھی ممنونِ احسان ہون۔ جن حضرات نے اس **تحفۂ جیوبلی** کے
لئے قطعاتِ تواریخ لکھے اور نیز جناب معلی القاب عالم باعمل والا مراتب حضرت مولانا مولوی عبدالحمید
صاحب بالکلفہ خطیب و مدرس مسجد جامع بمبئی کا کہ جب حضرت منظور نے اس **تحفۂ جیوبلی**
کا تاریخی نام اونسے طلب کیا تو بڑی خوشی سے آپنے فورًا (جشنِ گلذار) فرمادیا۔ یہہ کتاب مین نے
کم و بیش چار مہینے کے عرصے مین اس حالت مین لکھی کہ اپنے معمولی آٹھ گھنٹے کے کام مین کسی روز غفلت
نہ ہونے پائی لیکن اسکی طبع نے مجھے تنگ کردیا۔ اگر ایسے وقت مین میرے قدیم مخلص جناب حاجی صدیق
صاحب صدیقانی المتخلص بہ اخلاص معاون پیشکار انجمنِ احباب اور برادر عزیز القدر منشی حاجی غلام احمد
صاحب ذاتی تکلیف نہ اُٹھاتے تو یہہ کتاب کبھی اس سال طبع نہوتی یہہ کتاب مرقومۂ ذیل پانچ علیحدہ
مطبعوںمین چھپی ہوئی ہے۔ مطبعِ علوی چنڈی بازار بمبئے۔ مطبع جگت الیشور گیرگانو بمبئی۔ دی بامبے
سٹی پریس ٹنگ بھاٹا سٹریٹ بمبئی۔ دی ہندوستانی پرنٹنگ پریس کالبادیوی بمبئی۔ اور مطبع زکریا
گرانٹ روڈ بمبئی

اب اس خاتمے کو ختم کرنے سے پہلے مجھے یہہ کہنا ضرور ہی کہ بباعث عجلت اسمین بہت سی خامیان رہی ہونگین پس ناظرین الطاف کریمانہ سے مجھے اطلاع بخشیں یہی عرض ہی

الملتمس منشی عبدالکریم مدرس ابن الحاج غلام محمد خان بہادر

اکتوبر ۱۸۸۷ء
کھوکھا بازار بمبئی

نوادرات عجوبہ



تصویرین **فوٹو** کی چاہے ویسی چھوٹی ہو اُسپر سے پورے قد کی خوشنما تصویر ٹاٹ کے موٹے کپڑے پر بنا کے آئیل پینٹینگ سے بذریعہ **لینوگراف** اُتاری جاتی ہی ــــ قیمت مع عمدہ پراز کے ۱۲۵ روپئے سے ۶۰۰ روپئے تک ــ پتہ ذیل پر تشریف فرما ہو کر نمونے ملاحظہ فرمائیے

مسرز ــ نیومن کی ــ بچون کے ــ کپڑو نکی کوٹھی :

نمبر ۶۳ ــ میڈو اسٹریٹ بمبئی ــ پی پستنجی ــ گھڑیالی ــ جیوبلی لاج ــ پونہ

حسن علی چاندا بھائی وشرکاء

اجناس ۔ آلات واشیاء متعلقہ کمسٹری ۔ دواسازی ۔ نوشت وخواند وغیرہ کے یکمشت ومتفرق فروخت کرنیوالے اشیاء مروجہ کے بڑے تجار ۔ اجناس معمولی کے وقت پر پورا کرنے والے اور حق السعی پر ہر قسم کا مال فروخت کرنیوالے

نمبر کوٹھی ۱۸۷ ۔ محلہ مسجد زکریا ۔ مقام بمبئی ۔

فروخت کے لئے دکان میں اشیاء مرقومہ ذیل ہمیشہ موجود رہتی ہیں ۔

انگلستان وہندوستان کی تمام قسم کی نباتی ادویہ

طبی وعلمی معاملوں کے لئے کمسٹری کے ...

سندی مجربات اور ولایتی اجناس کا پنساری وعطاری کے عمدہ طریقے سے مرکبات کرنا ۔

خوشبویات وروغنیات کا ذخیرہ

فن جراحت کے آلات واسباب

دوا فروشوں کی متفرقات اشیا ۔ فوٹوگراف کا اسباب

ملکی وبیرونی تجارت کثرت سے جاری ہے

فرمائشوں پر پورا خیال کیا جاتا ہے ۔ مشتریوں کے منافع کا ہر حالت میں لحاظ مدنظر رہتا ہے

اسباب کے بستہ کرنے کی اُجرت کم اور روانہ کرنیکا طریقہ سہل مقرر ٹھہرا ہے ۔

ہر چیز کی پوری صفائی اور عمدہ خاصیت کی مدام ذمہ داری ہے ۔

قیمت بہت مناسب اور بہ نسبت اوروں کے کم

انگریزی ۔ گجراتی ۔ مرہٹی ۔ فارسی ۔ عربی اور اردو زبانوں میں خط وکتابت کے لئے خاص بندوبست کیا گیا ہے

ہر قسم کا اسباب جو ہماری تجارت سے متعلق نہ ہو وہ محض ہمارا معمولی حق السعی فی صدی ۲ ½ روپئے سے جانبین کے فائدے کا لحاظ رکھکے روانہ کیا جائیگا

تجارتی معاملے میں **مبلغ نقد** ہی سے سودا ہوسکتا ہے ۔ اور جو گاہک مقررہ ہیں انسے ماہوار فیصلہ ہوا کریگا ۔

مجک پلز ۔ طبی حبوب ۔ یہہ اعلیٰ درجے کا مصفی خون اور اعضاء رئیسہ کا تنقیہ ہے ۔

سوپیریور وائین ۔ یہہ دوائی مقوی دماغ اور پٹھوں کو طاقت بخشنے والی ہے ۔ اور ہر مرد وعورت کو نقاہت دور کرنے میں کبھی خطا نہیں کرتی ۔

فاسفوسٹرک اسڈ ۔ بباعث ارزان ہونے کے یہہ اور قسم کے ٹارٹرک سیٹرک اسڈوں پر سبقت لیجاتا ہے ۔ اور یہہ بہترین شربت ہے ۔

ڈائمنڈ ڈایز ۔ یہہ پکے ۔ رونقدار ۔ اور دائمی عمدہ رنگ ہیں ۔

سٹار انکس ۔ یہہ سیاہی سٹیفن کی سیاہی کے سب طرح ہم پہلو ہے مگر اسکے نسبت قریباً پچیس ٹکے ارزاں ہے

انک پوڈرز ۔ سیاہ ۔ آسمانی ۔ اور ربر کے مہر و ملکی سیاہی موجود ہے ۔

جو لوگ کہ قوم کے ترقی خواہ ہین ایک ذرہ ادھر متوجہ ہو جائین ۔ پتہ ۔ پاے دھونی بمبئی ۔

منتخبات باقری طبع ثانی مع فرہنگ قیمت ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ چھ آنے

یہہ کتاب سلیس اُردو مین چھپی ہے ۔ اور اسمین سیکڑون کیمیا اثر نسخہ درج ہین ۔ مثلاً مصنوعی جواہرات بنانا موتی دھونا ولائتی سونا بنانا ۔ سونیکو سفید کرنا ۔ تانبے کو سفید کرنا ۔ فولاد کو مثل نقرے کے سفید کرنا ۔ جرمن سلور بنانا ۔ تلوار کو جوہر دار بنانا ۔ ہر قسم کا ملمع چڑھانا ۔ رنگ برنگی آتشبازی ۔ و لکھنے و چھاپنے کی روشنائیان ۔ ہر قسم کا وارنش ۔ روغن وفرنیچر پالش و بلاکنگ و صابون و مہر کیواسطے لاکھ تیار کرنا ۔ خضابات عمدہ ۔ و ہاتھی دانت مصنوعی ۔ و سنگ مرمر کا جوڑ و کہربا و میاچس بنانا ۔ لوہے تانبے و پیتل پر نام کندہ کرنا ۔ میناکاری کرنا ۔ ریشمی و سوتی کپڑا رنگنا و دہونا ۔ آئینون پر چاندی دوبارہ چڑھانا ۔ عطریات تیار کرنا ۔ درختونکو قلم باندھنا ۔ میوہ جات کو مہینون محفوظ رکھنا ۔ دودھ سکھلا رکھنا ۔ قلفی و آیس کریم و لیمونیڈ بنانا ۔ الحاصل ایسے بہت سے مفید و بکار آمد چیزین اس کتاب مین درج ہین کہ جنکے تفصیل کی اس مختصر اشتہار مین گنجایش نہین ۔ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا ۔ یہہ کتاب منشی محمد باقر سیکریٹری سر شہبندر خانہ دولت علیہ عثمانیہ مقیم قاضی محلہ جدید واقع شہر بمبئی سے نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیوپے ایبل پوسٹ یعنی قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔

حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد

یکمشت و متفرق اسباب فروخت کرنے والا :

قسم قسم کے فیانسی نادر اشیا ۔ کھلونے ۔ باجے ۔ صندوقین ۔ شالین ۔ کرسمس کارڈز ۔ سفر کا ضروری اسباب خوشبویات ۔ سونے چاندی کی گھڑیان و زنجیرین وغیرہ قابل دید و لایق سوغات و تحفہ ۔ نمبرہ ۲۵ شیخ عبد الرحمان سٹریٹ مقابل مسجد جامع بمبئی ۔

حضرت سید نصرت علی مالک نصرت المطابع

دہلی کے دفتر سے قرآن مجید مترجم جلی قلم مع تفسیر وحل لغات وآیات اور اسی قسم کی دوسری نہایت کار آمد کتب مہیا ہو سکتی ہین

ڈاکتر جی جی بھالی

پی ۔ نکلسن ۔ پتہ قریب پاے دہونی ۔ عبد الرحمان سٹریٹ بمبئی ۔ حکمت و طبابت کے علاوہ دانت کا نہایت عجیب علاج کرتے ہین ۔

سٹوڈنٹس مگزین

طلبا کا استاذ علوم کو مفید مضامین مع تصاویر کے اڑھائی روپئے سالیانہ قیمت پہ بہدست ہوتا ہے ۔ پتہ دفتر سٹوڈنٹس مگزین ۔ تاردیو بمبئی

جس

کسی کو بمبئی سے بمبئی کا مال منگوانا ہو تو پہلے فہرست اسباب طلب کرلین ۔ پتہ ۔ اومرکھاڑی ڈونگری ۔ محمد حیدر ۔

اطلاع ضروری

نامہ نویسی عرایض پیغام تار برقی ترجمہ کواغذات انگریزی محاسبت کواغذات مقدمات ۔ فروخت نامہ ۔ گھر کا قبالہ ۔ ہبہ نامہ ۔ شرکت نامہ وصیت نامہ ۔ وہ صلاح و مشورہ جو اوپینین وکیل یا رسٹر دے سکتے ہین سب کچھ ہمارے دفتر مین کالبا دیوی کے دیول کے مقابل ٹامسن کمپنی بمبئی کے متصل صبح کے ۹ بجے سے شام کے ۶ بجے تک ہو سکتا ہے ۔

راحت علی

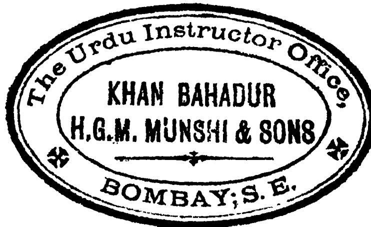
و عظمت علی تاجران بمبئی پای دھونی ۔ اردو فہرستین شایع کرنے مین یہی صاحب ہین کہ جنکی دکان مثل انگریزونکے سجی سجائی ہے ۔ ہزارونروپیونکا مال ہمیشہ دکان مین رہا کرتا ہے ۔

عبدالرحیم ۔ عبدالقادر ۔ لندن ۔ نیویارک اور برمنگہام کے تجار و ایجنٹ ۔ پتہ قدیم محلی بازار بمبئی

پسندیدۂ گورمنٹ حکیم عبدالکریم صاحب کی بلو بلاک سیاہی نے سٹیفن کی سیاہی کو مات دی ۔ اب سب طرف سے اسی ارزان مگر عمدہ سیاہی کی پی در پی درخواستین چلی آتی ہین

هوالکریم

کُتُب مرقومۂ ذیل تالیفات خان بہادر حاجی غلام محمد منشی - و - فرزندان - دفتر اُردو انسٹرکٹر واقع بھوساری محلہ نمبر ۱۶۱ مقام **بمبئی** سے بذریعہ و یلیو پے ایبل پوسٹ دستیاب ہو سکتے ہیں ؛



---

1 **تربیت نامہ ؛**

اُردو زبان کی تسہیل تعلیم کے لئے بڑی عرق ریزی سے تربیت نامے کا سلسلہ کئی حصّوں میں مرتّب ہوا ہے ؛ رسم خط و علامات وقف و سکون پر [جنکی نو آموزوں کو از حد ضرورت ہے] پورا پورا خیال کیا گیا ہے ؛ سررشتۂ تعلیم نے کے مختارِ کل نے بھی اس احاطے کے اُردو مدارس کے لئے منظور فرمایا ہے - نیز سابق گورنرِ بمبئی نے بنظر اشاعت اُسکی نظر قبول فرمائی ہے ؛ علاوہ اسکے اور کئی نامور شہروں میں اچھی طرح رائج ہو گیا ہے ؛ قیمت حصّہ اول ۱ر پایس

نسخونکا ایک روپیہ حصہ دوسم ۲ ؍ یا دس نسخونکا ایکروپیہ ؀

2 **قطعات نستعلیق** ۱۲ ؍

چشم بد دور ۔ اِس نئی طرز کے سرمشق نے تو وہ غضب ڈہایا ہی کہ آج تک خوشنویسی کے جتنے رسالے ہندوستان بھرمین طبع ہوئے ہین وہ سبکو مات دیدی ہے ۔ اس سرمشق کا رنگ ڈھنگ اور طرز جدید دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہی اسی کی تو نشان مین جناب مولانا محمد عظیم صاحب مالکِ پنجابی اخبار رقم طراز ہین کہ فن خوشنویسی کا اُستاذ ہی اور اُستاذ بھی بے منت و بے مشقت کے ہر صفحہ مین سطر اول سب سُرخی مین مطبوع ہین ۔ تاکہ مُبتدی سطر اول کے مطبوع حرفو نپر لکھے بعد سطر دوم پہ مطابق سطر اول اپنے زور طبیعت سے نقل کرین ۔ الغرض یہہ قطعات نستعلیق تین حصونمین مطبوع ہے قیمت فی حصّہ ۱؍

3 **سراج خلوت** ۱۲ ؍

جہان مثلِ زلیخا مشتری نہاجن بفا مین کا ! تماشہ ہی وہ یوسف بنکے اب بازار مین آئے اس رسالے مین میان بی بی کے لئے خلوت وجلوت مین جو جو اُمور شرعی اول سے اخیر تک ضرور ہین وہ سب بسہولیت اُردو مین لکھے گئے ہین ۔ بالغ ہونیکی علامتین مجامعت و مباشرت کے طریقے ۔ زوج و زوجہ کے حقوق ۔ حیض و غسل کے احکام اور ضروری دعائین وغیرہ جتنی باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین ۔ یا تو آیاتِ یا احادیث ۔ یا فقہا کے اقوال کی سند سے ہین ۔ لطف تو یہہ ہی کہ جسنے اُسے

شروع کیا بغیر تمام کئے ہاتھ سے چھوڑا ہی نہیں۔ دریا کو کوزے میں بھرنا جسے کہتے ہیں لاریب یہی ہے۔ اب بہت ہی کم نسخے باقی رہے ہیں۔ قیمت مع محصول ڈاک فقط ۲ ہر ایک اہل اسلام کو اوسکی ضرورت ہے خواہ سنی ہو یا شیعہ۔ مجرد ہو یا متاہل بالغ ہو یا نابالغ۔ جوان ہو یا سن رسیدہ

4 Anglo-Persian انگلو پرشین گرامر Grammar

صرف و نحو فارسی و انگریزی جسمیں طلبای امتحانات یونی ورسٹی۔ وہاے پرروفشینسی کے لئے ۲۲۳ سوالات مع تشریحوار جوابات کے درج ہیں۔ مطبع سے باہر نکلتے ہی سیکڑون جلدین اسکی ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگئین۔ قیمت ایکروپیہ مجلد سوا

5 کل جدید لذیذ۔ تذکرۃ الملوک ملک التذکرات

تمنا تھی زلیخا وار جن حالات قیصر کی ۔ تماشہ ہے وہ یوسف بنکے اب بازار مین آئے

تحفۂ جیوبلی

اس نام کی ایک اردو کتاب ابھی تیار ہوئی ہے۔ اسمین قیصر ہند ملکۂ وکٹوریہ دام اقبالہا کے خانگی حالات اور تاریخی واقعات ولادت سے تا بہ انجام جشن جیوبلی بشرح و بسط مندرج ہیں۔ شہزادۂ ولیعہد بہادر کی سوانح عمری بھی اسمین شامل ہے۔ ہند کے راجہ و نوابونکی انگلستان کی سفر اور جشن جیوبلی مین سرکار برطانیہ کا اُنسے سلوک مع تصاویر واضح تر بیان ہوا ہے۔ قیصر اور اُنکے شہزادے اور دوسرے نامورونکی تصاویر قابل دید ہیں۔ علاوہ طرز عبارات۔ صفائی طبع۔ خوبی کاغذ۔ خوشخطی کاتب وغیرہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں

ممکن نہین کہ جسنے ایک نظر اس کتاب کو دیکھا اور بیساختہ فرمائش نہ کی کیونکہ دنیا بھر کے بادشاہون کی ریاست اُنکے بحری وبری طاقت کے علاوہ بہت سے ضروری حالات اسمین داخل کیے گئے ہین۔ بعد مطالعہ کے یہہ مصرع ضرور یاد آئیگا۔ سُنا کرتے تھے دیکھا آج دریا ہینے کوزہ مین۔ ہند کی وفادار رعایا ہندو مسلمان کو ایسی ایک کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ یہہ کتاب ایک نواب نامدار والئی ریاست کے نذر کی گئی ہے۔ اسی سبب مع محصولڈاک سوا روپیہ قیمت پر کوڑیونکے مول فروخت ہوتی ہے۔ ویلیوپے ایبل پوسٹ عمدہ ذریعہ ہے مصنف منشی عبد الکریم مدرس پیشکار انجمن احباب بمبئی۔ ابن خان بہادر حاجی منشی غلام محمد۔ پتہ۔ بھو کا بزار بمبئی۔ انگریزی مین لکھین تو یہہ سرنامہ کافی ہے

6 Memo- میمو ڈایری -Diary

یہہ جیبی مگر نہایت کارآمد انگریزی جنتری دفتر اردو انسکٹر واقع بھو کا بازار بمبئی سے ہر سال شایع ہوتی ہے۔ اسمین جو واقعات یومیہ لکھنے کی گنجایش کی گئی ہے۔ اسی سبب یہہ بہت مقبول ہوگئی ہے۔ ہزار نقلین اسکی سول و ملٹری سردارون کو مفت تقسیم ہوتی ہین۔ اور پانسو نقلین بڑی بڑی نامور کوٹھیونکے گاہکونکو اُنہین تجارونکے ذریعہ سے سال نو کی مبارکبادی مین نذر کیجاتی ہین۔ اور باقی ماندہ نقلین ڈیڑہ آنہ قیمت پر عوام مین فروخت ہوتی ہین۔ یہہ ڈایری ڈسمبر کی شروع مین تیار ہوجاتی ہے۔ لہذا صاحبان اشتہارات سپٹمبر کی اخیر تک اپنے اپنے اشتہار بھیجدین۔ المشتہر مینیجر دفتر اردو انسکٹر

7 آداب خلفای راشدین

المشہور چہار مجالس جسمین صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی سوانح عمری تاریخوار اُردو فصیح نظم مین لکھی گئی ہے تمام اہل سنت جماعت کو اس متبرک مثنوی کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۶/

8 اُصول جغرافیہ

دو حصون مین مطبوع ہے یہہ کتاب سررشتۂ تعلیم مدنی کے اُردو مدارس کے لئے مقرر ہے جسکے ترجمہ کے صلے مین سرکار سے آٹھ سو ۸۰۰ روپئے کا انعام ملا ہے ہر ایک حصے کی قیمت ۸/

9 Colloquial Dialogues کلوکوئیل ڈایلاگز

انگریزی حرفون مین انگریزی و ہندوستانی روزمرہ گفتگو کے عمدہ جملون کا مجموعہ ہے عنقریب طبع ثالث کی تیاری ہے طبع ثانی کی مستعمل کتب دو روپئے قیمت سے ملتی ہین

10 Persian Self Reader

پرشین سیلف ریڈر۔ انگریزی دانونکو فارسی کی عبارت خوانی کی تسہیل کے لئے یہہ ایک نہایت عمدہ رسالہ ہلیونیین طرز پر کہ اہل ہند کی نظر مین ایک بالکل جدید و عجیب طرز ہے لکھا گیا ہے اس رسالے مین مشہور حکایات لطیف کی کئی نقلین فارسی کی گردانین و حرف کے قوانین و چند ملاقاتی جملے طرز مذکور مین مسطور ہین قیمت کوڑیون کے مول ۳/ قرار پائی ہے

11 Anglo Persian Dialogues

یعنی ؛ محاوراتِ انگریزی و فارسی ؛ یہہ کتاب ابھی تازہ تالیف ہی ؛ اُسے فارسی کی عمدہ اصطلاحات کا مخزن کہیں ؛ یا انگریزی سنجیدہ محاورات کا معدن تو بجا ہی ؛ غرض ہر دو زبان کے روزمرّہ جملوں کا یہہ ایک مجموعہ ہی ؛ فارسی خوان و انگریزی دان ہر ایک کو اُس سے علیحدہ فائدہ مدنظر ہی ؛ و اردو جاننے والوں کو دوہرہ فائدہ ہر دو زبان کی آشنائی حاصل ہی ؛ قیمت محض ۱۲ اور مع فقرات لشکری ۱۰

12 مجموعۂ عرائض فارسی

مع لغات انگریزی در خط شکستہ ۔ برای طلباء لوز ۔ ہیر سٹانڈرڈ ۔ و ہای پروفیشنسی ۔ قیمت ۲ روپیے

13 Anglo-Persian انگلو پرشین لیٹر رائٹر Letter-Writer

فارسی و انگریزی انشا ۔ یہہ چھوٹا سا و لے بہت بکار آید انشا کا رسالہ ہی ؛ قیمت ۲ دو آنے

14 فرہنگ بوستان ۔ انگریزی حصۂ اول ۔ دیباچہ و باب اول تیار ہی

قیمت ۸ ۔ طلبای ہای سکول و کالج اُسے نورِ نظر کرتے ہین ؛

15 شجرۂ صرف

فارسی و انگریزی زبانوں مین رنگین ورق پر چھپا ہوا ہی ؛ اِس شجر نے تو فی الحقیقت دریا کو کوزے مین بھر دینیکی داد دی ہی ؛ طلباء مدارس کو اس شجر کے مطالعہ سے فارسی

اور انگریزی کے صرف کا عمدہ ثمرہ ملتا ہے ۔ قیمت ۱ ؍

16 Urdu Instructor

اردو انسٹرکٹر یعنی مدرس اُردو یہہ رسالہ کامل دو سال جاری رہا جسطرح اُردو سیکھنے کے لئے انگریزونکی جان ہے یعنی حاکمانِ زمان کیا اہلِ شمشیر کیا اہلِ قلم اُسے اپنا نور دیدہ سمجھ چکے ہین اسیطرح اہلِ ہند کو بھی انگریزی تمام حاصل کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے ۔ فی جلد ۶ روپئے ۱۸۸۶ء و ۱۸۸۷ء کی ہر دو کامل جلدین ۱۰ روپئے

17 Persian Teacher.

پرشین ٹیچر ۔ یعنی مُدرس فارسی ۔ یہہ بھی ایک عجیب انگریزی و فارسی ۔ رسالہ ہے ۔ ۱۸۸۸ء کی ابتدا سے ہر ماہ مین شایع ہوا کریگا ۔ سکول کالج کے طلبا کو فارسی کی کامل استعداد بذریعہ انگریزی حاصل کرنے کیلئے یہہ ایک نادر تحفہ ہے ۔ اور نیز فارسی خوانونکو انگریزی حاصل کرنیکا عمدہ طریقہ ۔ قیمت جلد اول و دوم فی جلد ۱۲ روپئے ہر دو ۲۰ روپئے ۱۸۸۹ء ہر سہ جلد ۱۸ روپئے قرار پائی ہے ۔

18 ہندوستانی عرضیان

اُردو و ناگری حرفونمین انگریزی لغت کے ساتھہ ۔ یہہ کتاب امتحان ہائیر سٹانڈرڈ کے اُمیدوارونکو نہایت کارآمد ہے ۔ قیمت فی حصہ ۲ روپئے ہر دو حصہ ۳ روپئے

19 بیتال پچیسی ۔

انگریزی ترجمہ ۔ انگریزی دان ہندیونکو اس آسان ترجمہ کے مطالعہ سے دُونا فائدہ مدِنظر ہے ۔ ایک تو انگریزی مین بڑی مہارت پیدا ہوتی ہے ۔ دوسری عجیب دلگی کی کہانیان ہین ۔ قیمت فی نسخہ روپیہ ایک

20 **نجوم العلامات**

فی معرفت الآیات ۔ علامات وقفہ و سکون و قواعد رسم خط وغیرہ کی وقفیت کے لیئے یہہ ایک عمدہ اُردو نسخہ ہی ۔ قیمت ۴/

21 **تحفۃ الصبیان**

و نصایح اہل ایمان ۔ دو حصے ۔ بیان فضیلت علم مین یے عجیب رسالے ہین ۔ جو ہدیۃً اہل اسلام کو نذر گذرانے گئے تھے اب نایاب ہین ۔

22 **تکلم المدرسہ** School Dialogues.

انگریزی و اُردو یہہ مشہور و معروف مفید مدارس رسالہ کئی بار مطبع منشی نولکشور مین بھی طبع ہوا ہی ۔ قیمت فقط ۲/

23 **میزان و پیمایش**

اس رسالے مین دنیا بھر کے سکے ۔ اوزان ۔ اوقات ۔ پیمایش ۔ وغیرہ مفید خلایق چیزین درج ہین ۔ یہہ رسالہ اگرچہ علی العموم مدرسون کے لئے مفید ہی لیکن مخصوص ہر ایک اہل قلم کو اسکی ضرورت ہی ۔ عنقریب بہزار خوبی و اسلوبی طبع ثانی مین زینت بخش ہوگا ۔ قیمت ۲/

24 **بدھی درپن** बुद्धि दर्पण

بدھی درپن گجراتی ترجمہ آئینۂ فراست ہی عقل معاش و معاد کا مجموعہ اکس دانائی سے طی کیا ہی کہ ۔ باید و شاید ۔ گجراتی دان اہل دول کو اس رسالے کی اشد ضرورت ہی ۔ قیمت ۲/

25 **طغرای اعجاز**

حضرت قطب عالم محبوب سبحانی قدس سرہ کا ایک تازہ کرشمہ اردو مین لکھا ہوا ۔ تحفتاً تقسیم ہوتا ہی ناظرین فقط ۔ محصول ڈاک روانہ فرما کر اس متبرک مناقب کی سیر فرماوین